باب نمبر1
سنت کسے کہتے ہیں۔۔۔۔۔
جواب اور تفصیل قرآن پاک سے۔۔۔
باب نمبر2
کون سی ایات احادیث کی کتابوں کو مسترد کرتی ہیں۔
جواب اور تفصیل قرآن پاک سے۔

باب نمبر1

سنت کسے کہتے ہیں۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک میں دیکھتے ہیں۔

سنت کسے کہتے ہیں۔

قرآن پاک میں سنت کا مطلب ہے۔طریقہ یا دستور جبکہ اس کے مقابلے میں ہر فرقے نے جو اپنے اپنے فرقے کی دی ہوئی احادیث کی کتابوں کا زخیرہ جمع کرر کھا ہے۔جس میں رسول ﷺ کے حالات زندگی اور صحابہ کرام کے حالات زندگی ہیں اسے لوگ سنت کہتے ہیں۔۔ان کے متضاد ان کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں تین قسم کی سنتوں کا زکر کیا ہے۔۔لوگوں کی سنت۔اللہ تعالیٰ کی سنت۔ رسولوں کی سنت

خواتین وحضرات!

قرآن پاک میں رسولوں کی سنت کے بارے میں صرف ایک آیت ہے قرآن پاک میں لوگوں کی سنت کے بارے چند آیات ہیں۔اللہ تعالیٰ کی سنت کے بارے میں چند آیات ہیں۔ جو میں تمام کی تمام باری باری آپ کے سامنے لاؤں گی۔

لوگوں کی سنت

قرآن پاک میں لوگوں کی سنت کیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں لوگوں کا طریقہ یا دستور کیا بتایا ہے۔قرآن پاک میں لوگوں کی سنت یعنی دستور یعنی طریقہ یہ دکھایا گیا ہے۔یعنی لوگوں کی سنت کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے پیغام کو نہ ماننا۔یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو نہ ماننا۔یعنی رسول جو اللہ تعالیٰ کا پیغام لاتا ہے۔اس کو جھٹلانا۔یعنی یہ لوگوں کا ہمیشہ سے طریقہ یعنی شیوا یعنی دستور یعنی عادت رہی ہے۔کہ وہ رسول کے زریعے بھیجے گئے اللہ تعالیٰ کے پیغام کو نہیں مانتے۔جس کی وجہ سے ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آجاتا ہے ۔جب آپ قرآن پاک سے وہ ساری آیات دیکھیں گے،تو آپ کو ساری حقیقت کا پتہ چل جائے گا

خواتین وحضرات

یہی رویہ قرآن پاک کے ساتھ تمام فرقے کرر ہے ہیں۔

جیسا کہ فرقہ پرست جسے سنت کہتے ہیں۔یعنی رسول ﷺ کی نقل اُتارنا۔جس طرح رسول ﷺ لباس پہنتے تھے۔اسی طرح کا

لباس پہننا، جس طرح رسول ﷺ بیٹھتے تھے۔ اسی طریقے پر بیٹھنا، جس طرح رسول ﷺ پانی پیتے تھے اسی طریقے پر پانی پینا، جس طرح رسول ﷺ سوتے تھے اسی طریقے پر سونا، جس طرح رسول ﷺ نے داڑھی رکھی۔ اسی طریقے پر داڑھی رکھنا، یعنی اُن کے طرز کے بودوباش یعنی ان کے طریقے پر رہنا سہنا۔ یعنی اُن کے جیسے اعمال کرنا۔ اس کا پورے قرآن میں کہیں زکر نہیں ہے۔ ایک لمحے کو سوچیں کہ جس طرح عمل رسول ﷺ کرتے تھے، ویسا ہی عمل سو صحابہ نقل اُتارتے ہوں۔ تو رسول ﷺ کو ان پر پیار آنا تھا۔ یا غصہ آنا تھا، ایک لمحے کو سوچیں کہ آپ کے ساتھ کوئی بندہ ہے۔ وہ مسلسل آپ کی نقل اُتار رہا ہے۔ آپ کو اچھا لگے گا یا برا لگے گا۔ کیونکہ اس کو آپ اپنی توہین سمجھیں گے۔ لمحہ فکریہ یہ ہے کہ جس چیز کو آپ اپنی توہین سمجھتے ہیں۔ آپ نے کیسے سوچ لیا کہ دنیا کا سب سے زیادہ باشعور انسان یعنی رسول ﷺ اس عمل سے خوش ہوں گے۔ کیا سنت اسے کہتے ہیں۔ یہ وہ نام ہے، جو اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے نافرمانوں نے رکھا ہے۔ یعنی فرقے بنانے والوں نے رکھا ہے کیونکہ رسول ﷺ نے اپنی امت کو اللہ تعالیٰ کا پیغام دیا کہ اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک تم سب مل کر مظبوطی سے تھامنا اور تفرقہ نہ ڈالنا، یعنی فرقے نہ بنانا۔۔

مگر رسول ﷺ کی نافرمان اُمت نے تشریح کی آڑ میں تہتر فرقوں والی حدیث رسول ﷺ کے ساتھ منسوب کر کے رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو ماننے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ وہ رسول ﷺ کی اطاعت کے لیے فرقے بناتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کے حکم کو ماننے کے بجائے مسترد کر کے اپنے اپنے فرقے کے امام کی دی ہوئی تہتر فرقوں والی حدیث پر عمل کرتے ہیں، اس طرح اللہ تعالیٰ کے حکم کو ریجکٹ کر کے اپنے امام کے دیے ہوئے فرقے پر جیتے ہیں اور اسی پر مرتے ہیں گویا ان کے معبود ان کے یہی امام ہیں، اگر یہ لوگ رسول ﷺ پر ایمان لائے ہوتے، تو ان کے لائے ہوئے پیغام کو ماننے والے ہوتے۔ تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر اپنے نام نہاد امام کو معبود نہ بناتے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے ہوئے پیغام کو ماننے والے ہوتے۔ یعنی رسول ﷺ پر ایمان لانے والے ہوتے۔ مگر رسول ﷺ کی امت نے تشریح کی آڑ میں رسول ﷺ کو جھٹلا دیا۔ یعنی ان کے لائے پیغام کو جھٹلا دیا۔۔

خواتین وحضرات

قرآن پاک میں لوگوں کی سنت کا مطلب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو جھٹلانا۔ یعنی رسول ﷺ کا مذاق اُڑانا۔ یعنی جب لوگوں کے پاس ان کے رسول اللہ تعالیٰ کا پیغام لائے۔ ان کی سنت یعنی طریقہ یعنی رویہ یعنی دستور یعنی عادت یعنی شیوا یہی رہا کہ وہ اس پیغام کو جھٹلا دیتے تھے۔ آخر کار پھر اللہ تعالیٰ ان پر اپنی سنت یعنی دستور یعنی طریقہ پورا کر دیتے۔ یعنی ان پر اللہ تعالی کا عذاب آجاتا۔

قرآن پاک کو چھوڑ کر فرقہ پرست جس طرح کی حدیثیں اور سنت سکھاتے ہیں۔ یہ رسول ﷺ کا مذاق اُڑانا ہے۔ ایسی باتوں کو رسول ﷺ کا کلام کہنا۔ رسول ﷺ کا مذاق اُڑانا ہے۔ اور جھٹلانا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سورہ الحاقہ آیت نمبر 40 میں فرماتے ہیں۔

معزز رسول ﷺ کا کلام قرآن پاک ہے۔

یادرہے کہ پورے قرآن پاک میں رسولوں کی سنت کے بارے میں صرف ایک ایت ہے جس میں یہ کہا گیا ہے۔کہ تمام رسولوں کی یہی سنت رہی ہے کہ فجر سے عشاء تک نماز قائم کرنا اور فجر کے وقت قران پاک کی حاظری ۔۔۔۔آج ہم قرآن پاک سے وہ تمام آیات دیکھیں گے جو سنت کے حوالے سے ہیں۔

نمبر 1 رسولوں کی سنت

ان آیات میں تمام رسولوں کی سنت بیان کی گئی ہے۔اور رسول ﷺ کو اس سنت کا حکم دیا جا رہا ہے۔یہ قرآن پاک میں اکلوتی ایت ہے۔۔۔۔جو رسولوں کی سنت یعنی طریقے یعنی دستور کے حوالے سے ہے۔۔

سورہ بنی اسرائیل آیات 77 تا 82 پارہ 1

آپ ﷺ سے پہلے رسولوں کی بھی یہی سنت رہی ہے اور آپ ہماری سنت میں کوئی تبدیلی نہیں پاؤ گے۔قائم رکھیے نماز سورج کے ڈھلنے سے۔رات کے اندھیرے تک۔اور قرآن فجر کو۔بے شک فجر کا قرآن حاظری والا ہے۔اور رات کے کچھ حصے میں اس کے ساتھ تہجد۔اور یہ آپ کے لیے نفل ہے۔قریب ہے کہ تمھارا رب آپ کو مقام محمود میں داخل کرے۔اور کہیے اے میرے رب داخل کر سچا اور سچا نکال اور اپنی طرف سے غالب مدد دے۔اور کہہ دو کہ سچ آگیا اور جھوٹ مٹ گیا۔بیشک جھوٹ تو مٹ ہی جانیوالا ہے۔اور ہم قرآن پاک میں جو نازل کرتے ہیں وہ ایمان والون کے رحمت اور شفا ہے اور ظالموں کے نقصان میں اضافہ بڑھاتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے تمام رسولوں کی سنت بتائی ہے۔وہ فجر کے وقت اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے تھے۔اور فجر کے وقت کا پڑھا ہوا قرآن پاک اللہ تعالیٰ کے پاس پیش کیا جاتا ہے۔اور تہجد کے وقت بھی نماز کے ساتھ قرآن پاک پڑھتے تھے۔یہ رسول ﷺ کی بھی سنت تھی۔پھر رسول ﷺ قرآن پاک کے بارے میں اپنا پیغام دے رہے ہیں۔کہ سچ آگیا اور جھوٹ مٹ گیا۔بیشک جھوٹ تو مٹ ہی جانیوالا ہے۔اور ہم قرآن میں جو نازل کرتے ہیں وہ ایمان والون کے رحمت اور شفا ہے اور ظالموں کے نقصان میں اضافہ ہی کرتا ہے۔

خواتین وحضرات

سنت کے نام پر حدیث وہ چیز ہے۔جو لوگوں نے اپنے ہاتھوں سے تیار کی ہے۔اور کہتے ہیں۔کہ یہ چھپی ہوئی وحی ہے۔اور اس کو قرآن پاک کے مقابلے میں لے آئے ہیں۔اور اس چیز کی بدولت لوگوں کو قرآن پاک سے روکتے ہیں۔۔اور اس کے بارے میں قرآن پاک میں کہیں ایک آیت بھی موجود نہیں ہے بس یہ وہ چیز ہے۔جو ہر فرقہ لوگوں کو قرآن پاک سے دور کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے۔اس طرح لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی رسی چھوڑ رکھی ہے۔اور فرقوں کو مظبوطی سے تھام کر اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں شیطان بن کر کھڑے ہیں۔اسی کی بدولت فرقے بناتے ہیں۔

ان آیات میں ہلاکت کا لفظ اُن لوگوں کے لیے تین مرتبہ آیا ہے۔جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں۔یعنی حدیثیں بناتے ہیں۔جو اپنے ہاتھ سے تحریر لکھتے ہیں۔پھر کہتے ہیں۔کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔تاکہ اس کے عوض وہ تھوڑا سا اس کے بدلے میں لیں۔ وہ ان کے لیے ہلاکت ہے۔بس انکے جو ہاتھوں نے لکھ رکھا ہے۔ان کے لیے ہلاکت ہے۔ اس میں وہ جو کچھ اس میں کماتے ہیں۔یعنی حدیث وہ چیز نہیں جو جبرائیل کے زریعے رسول ﷺ پر نازل ہوئی ہو۔اور نہ اس کا وجود قرآن پاک میں ہے۔لہذا احادیث وہ چیز ہے جو رسول ﷺ کے تین سو سال بعد اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنایا گیا ہے۔

سورہ البقرہ آیات 77 تا 79 پارہ 1

کیا وہ علم نہیں رکھتے۔کہ اللہ تعالیٰ کو علم ہے جو وہ چھپاتے ہیں او وہ جو ظاہر کرتے ہیں۔اور ان میں سے بعض اُمی بھی ہیں جو کتاب کا علم نہیں رکھتے۔اور وہ صرف جھوٹے گمان رکھتے ہیں۔بس ہلاکت ہے۔ان لوگوں کے لیے جو اپنے ہاتھ سے تحریر لکھتے ہیں۔پھر کہتے ہیں۔کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔تاکہ اس کے عوض وہ تھوڑا سا اس کے بدلے میں لیں۔ وہ ان کے لیے ہلاکت ہے۔بس انکے جو ہاتھوں نے لکھ رکھا ہے۔اور ان کے لیے ہلاکت ہے۔ اس میں وہ جو کچھ اس میں کماتے ہیں۔اور وہ کہتے ہیں کہ ہمیں دوزخ کی آگ چند دنوں کے علاوہ نہیں چھوئے گی۔کہہ دو کہ کیا تم نے اللہ تعالیٰ سے کوئی وعدہ لے رکھا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرے گا۔یا تم اللہ تعالیٰ سے وہ

باتیں منسوب کرتے ہو۔ جنکا تم علم نہیں رکھتے۔ ہاں جس کسی نے برائی کی اور اسکے گناہ نے اسے گھیر لیا۔ تو ایسے لوگ ہی دوزخی ہیں۔ اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اُن لوگوں کا زکر ہے۔ جو اپنے ہاتھ سے باتیں لکھتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر جھوٹی باتیں لکھنے والے برائی کرنے والے لوگ ہیں۔ اِن آیات میں ایسے لوگوں کے لیے تین دفعہ ہلاکت کا لفظ آیا ہے۔ چاہے وہ آپ ﷺ کے دور میں ہوں یا قیامت تک آنے والے کسی بھی دور میں ہوں۔ ان کا یہ کام ان کو ہلاک کریگا۔

آئیں قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔ کہ جو قرآن پاک میں نہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں جو قرآن پاک سے باہر ہے وہ لوگوں کا خود ساختہ کلام ہے۔

خواتین وحضرات!

تمام رسول اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہیں اور اسی کی تعلیم دیتے ہیں۔ رسول ﷺ نے کبھی اپنی بندگی یعنی غلامی کا حکم نہیں دیا۔ یعنی وہ کبھی احادیث کے زریعے اپنی بندگی کا پیغام نہیں دے سکتے۔ کیا وہ لوگوں کو مسلم یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بنانے کے بعد پھر کفر کا حکم دیں گے۔

آئیں قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔ کہ جو قرآن پاک میں نہیں وہ اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں

سورہ آل عمرآن آیات 77 تا 80 پارہ 3

بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور اپنی قسموں کے بدلے میں تھوڑا سا معاوضہ لیتے ہیں۔ ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور نہ اللہ تعالیٰ ان سے کلام کریگا۔ اور نہ ان کی طرف دیکھے گا۔ اور نہ ان کو پاک کرے گا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

اور بے شک ان میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو اپنے بیان اور زبان سے کتاب کو اس طرح الجھا دیتے ہیں کہ تم سمجھو گے کہ یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے نہیں ہوتا اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوتا اور وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی انسان کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے بندے یعنی غلام بن جاؤ بلکہ وہ کہے گا کہ تم اللہ کے بندے یعنی غلام بن جاؤ۔ اس لیے کہ تم اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہو اور تم اس کو خود بھی پڑھتے ہو اور وہ یہ نہ کہے گا کہ تم فرشتوں اور انبیاءؑ کو اپنا رب بنالو کیا وہ تمہیں نافرمانی کا حکم دے گا فرمابرداری کے بعد یعنی کیا وہ تمہیں مسلمان ہونے کے بعد کفر کا حکم دے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔ بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور اپنی قسموں کے بدلے میں تھوڑا سا معاوضہ لیتے ہیں۔ ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور نہ اللہ تعالیٰ ان سے کلام کریگا۔ اور نہ ان کی طرف دیکھے گا۔ اور نہ ان کو پاک کرے گا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ یہ فرقہ پرست لوگ ہیں جن کی اللہ تعالیٰ وضاحت کر رہے ہیں اَللہ تعالیٰ فرقوں میں سے ایک فرقہ کے لوگوں کے رویے کے بارے میں بات کر رہے ہیں جو اپنے بیان اور زبان سے کتاب کو اس طرح الجھاتے ہیں کہ لوگ سمجھنے لگتے ہیں کہ شاید یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہے۔ اور وہ لوگوں سے کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب سے نہیں ہوتا وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں۔ حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی انسان کے لیے مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور دانائی اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے غلام بن جاؤ بلکہ وہ یہ کہے گا کہ تم اللہ کے غلام بن جاؤ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پیغمبرؑ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہیں اور وہ اس کو خود بھی پڑھتے ہیں اور وہ یہ نہ کہے گا کہ تم فرشتوں اور انبیاء کو اپنا رب بنالو کیا وہ تمہیں مسلمان ہونے کے بعد کفر کا حکم دے گا یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بنانے کے بعد نافرمان بننے کا حکم دے گا۔

خواتین وحضرات!

بہت سے فرقہ پرست لوگوں کو قرآن پاک کی دعوت دیں تو وہ بہت تکبرانہ انداز میں کہتے ہیں کہ تمام فرقے رسول کی اطاعت کر رہے ہیں اور رسول کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے کاش لوگوں نے قرآن سے اس کو سمجھا ہوتا تو وہ سمجھ جاتے کہ اس کا مطلب قرآن پاک کی اطاعت ہے۔ اور رسول کبھی اپنی غلامی کا حکم نہیں دیتے۔ کیونکہ وہ خود اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہیں۔ اور اسی کی تعلیم دیتے ہیں۔ وہ یہ کبھی نہیں کہیں گے۔ کہ تم فرشتوں اور انبیاء کو اپنا رب بنالو کیا وہ تمہیں مسلمان ہونے کے بعد کفر کا حکم دے گا یعنی اللہ تعالیٰ کا فرما بردار بنانے کے بعد نافرمان بننے کا حکم دے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ اگر ہم حدیث کی فرمابرداری قرآن پاک کی طرح کریں گے۔ یعنی رسول ﷺ کی غلامی کریں گے۔ تو یہ کفر ہے۔ اور یہ اسلام نہیں ہے۔ کیونکہ صرف اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کا نام اسلام ہے۔ اور رسول ﷺ نے ہمیں مسلم بنایا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بنایا ہے۔

خواتین وحضرات

قرآن پاک میں تین قسم کی آیات ہیں۔منسوخ آیات ۔متشابہات ۔اور واضح احکام ۔اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو تفصیل سے بنایا ہے۔

حدیث اور سنت پر عمل کے حوالے سے کوئی ایک آیت بھی موجود نہیں ہے۔بس یہ فرقہ پرستوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنایا ہے۔جس کے زریعے وہ قرآن پاک سے روکنے کا کام کرتے ہیں۔اور سارا دن ممبروں پر بیٹھ کر قرآن پاک سے ادھوری ایت سنا نے کے بعد جھوٹی کہانیاں سناتے رہتے ہیں۔!

فرقہ پرست وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں۔قرآن پاک میں ہر بات کی تفصیل موجود نہیں ہے۔اس طرح اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں۔اس طرح جھوٹ بنا کر انہوں نے حدیث اور سنت کی کتابیں قرآن پاک کے مقابلے پر بنائی ہیں ۔ان لوگوں نے رسول ﷺ اور اللہ تعالیٰ کو جھٹلایا ہے۔

فرقہ پرست قیامت والے دن مان جائیں گے کہ واقعی رسول ﷺ سچی کتاب لے کر آئے تھے۔۔جو کہانیاں آج ممبروں سے بیٹھ کر سناتے ہیں۔ان کو کوئی کہانی قیامت والے دن یاد نہیں رہے گی۔۔۔

سورہ اعراف آیات 51 تا 53 پارہ 8

جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشہ بنا رکھا تھا۔اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔لہذا آج ہم نے انہیں اسطرح بھلا دیں گے۔جیسے انہوں اس ملاقات کے دن کو بھلا رکھا تھا۔اور ہماری آیات کا انکار کرتے تھے۔ اور ہم نے ان لوگوں کے پاس ایسی کتاب پہنچا دی ہے۔جسے ہم نے علم کی بنا پر تفصیل سے بنا دیا ہے۔یہ کتاب ان لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔جو ایمان لاتے ہیں۔یہ لوگ اب اس کے انجام کا انتظار کر رہے ہیں۔جس دن ان کا انجام سامنے آجائے گا۔تو جن لوگوں نے پہلے کتاب کو بھلا رکھا تھا۔کہیں گے بیشک ہمارے رسول ﷺ سچ لے کر آئے تھے۔پھر کیا اب ہمارے لیے اب کوئی سفارشی ہیں۔جو ہماری سفارش کر سکیں۔یا ہمیں واپس بھیج دیا جائے تا کہ جو کام ہم کرتے ہیں۔اس کے برعکس دوسرے قسم کے کام کریں۔ان لوگوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈال دیا۔اور جو کچھ وہ باتیں بنایا کرتے تھے۔انہیں کچھ یاد نہ رہیں گی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ ہم نے ن لوگوں کے پاس ایسی کتاب پہنچا دی ہے۔جسے ہم نے علم کی بنا پر تفصیل سے بنا دیا ہے۔یہ کتاب ان لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔جو ایمان لاتے ہیں۔یعنی جو لوگ قرآن پاک کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔یہ ایمان والے لوگ ہیں۔اور جن لوگوں نے قرآن پاک کو بھلا رکھا ہوگا۔جس دن ان کا انجام سامنے آجائے گا۔تو جن لوگوں نے پہلے کتاب کو بھلا رکھا تھا۔کہیں گے بیشک ہمارے رسول ﷺ سچ لے کر آئے تھے۔پھر کیا اب ہمارے لیے اب کوئی سفارشی ہیں۔جو ہماری سفارش کر سکیں۔یا ہمیں واپس بھیج دیا جائے تا کہ جو کام ہم کرتے ہیں۔اس کے برعکس دوسرے قسم کے کام کریں۔ان لوگوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈال دیا۔اور جو کچھ وہ باتیں بنایا کرتے تھے۔انہیں کچھ یاد نہ رہیں گی۔

خواتین حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ قرآن پاک میں ہر بات کی تفصیل ہے۔اور یہ ہدایت اور رحمت ہے۔ایسے لوگوں کے لیے جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔یعنی جو اسے سچ سمجھتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔جو لوگ اسے بھلا کر زندگی بسر کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ بھی ایسے لوگوں کو بھول جائیں گے۔جیسے یہ دنیا میں سے بھولے رہے۔یہ لوگ قیامت والے دن مان جائیں گے۔کہ رسول ﷺ سچا قرآن پاک لائے تھے۔پھر وہ بہت پچھتائیں۔گے۔مگر ان سے وہ سارے جھوٹ غائب ہو جائیں گے جو وہ بنایا کرتے تھے۔

ہم لوگوں نے قرآن پاک کو چھوڑ کر فرقے مضبوطی سے تھام رکھے ہیں۔اور قرآن پاک کو بھلا رکھا ہے۔نظر انداز کر رکھا ہے۔ہم نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر فرقوں کی غلامی اختیار کر رکھی ہے قرآن پاک ہر بات صاف صاف بتا رہا ہے۔انجام سے خبردار کر رہا ہے۔ہمیں کب ہوش آئے گا۔

خواتین حضرات!

جو لوگ کہتے ہیں۔کہ قرآن پاک میں ہر بات کی تفصیل موجود نہیں ہے۔وہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کو جھٹلاتے ہیں۔کیونکہ جو بات اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔نبی ﷺ نے اس بات کو ہم تک پہنچایا۔جو بھی اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلاتا ہے ۔وہی کافر ہے۔ان لوگوں کے نعرے ان کو اللہ تعالیٰ سے نہیں بچا سکیں گے۔جو وہ رسول ﷺ کے لیے ہر دم لگاتے ہیں۔کیونکہ یہ جھوٹے لوگ ہیں۔

لوگوں کی سنت کیا ہوتی ہے۔نمبر1

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمیشہ سے لوگوں کی سنت یہ رہی ہے۔کہ کبھی رسول کے زریعے دیے گئے اللہ تعالیٰ کے پیغام کو نہیں مانتے۔ اوران کے پاس ایسا کوئی رسول نہیں آیا جس کا انہوں نے مذاق نہ اُڑایا ہو۔اوراس طرح ہم مجرموں کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں وہ اس قرآن پاک پر ایمان نہیں لائیں گے۔اور پہلے لوگوں کی یہی سنت گزر چکی ہے۔

سورہ حجر آیات 9 تا 15 پارہ 14

بیشک ہم نے اس قرآن پاک کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔اور بے شک ہم نے پہلے بھی لوگوں کے گروہوں میں رسول بھیجے۔اوران کے پاس ایسا کوئی رسول نہیں آیا جس کا انہوں نے مذاق نہ اُڑایا ہو۔اوراس طرح ہم مجرموں کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں وہ اس قرآن پر ایمان نہیں لائیں گے۔اور پہلے لوگوں کی یہی سنت گزر چکی ہے۔اور ہم ان پر آسمان کا کوئی دروازہ کھول دیں اوراس میں چڑھنے لگیں۔اور وہ اس میں چڑھتے رہیں۔تو کہیں گے۔کہ بے شک ہماری نظر بندی کر دی گئی ہے۔بلکہ ہم پر جادو کر دیا گیا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی سنت کا مطلب بتایا کہ سنت کا مطلب ہے۔کہ رسول کا مذاق اُڑانا۔اسے لوگوں کی سنت کہتے ہیں۔یعنی یہ سنت پہلے بھی لوگوں میں جاری رہی۔اس کام میں رسول ﷺ کی قوم بھی کسی سے پیچھے نہیں رہی۔چونکہ قرآن پاک کی حفاظت کا زمہ اللہ تعالیٰ نے لے رکھا ہے۔لہذا لوگوں نے حدیث بنا کر رسول ﷺ کا مذاق اُڑایا ہے۔۔اور قرآن پاک کی تعلیمات بدل دیں۔یا اس کے متضاد بتائیں۔کیونکہ انہوں نے بھی پہلے لوگوں کی سنت کو پورا کیا ہے اور قرآن پاک پر ایمان نہیں لائے۔اورس طرح رسول ﷺ کا مذاق اُڑایا ہے۔سب نام نہاد امام اور مولوی مجرم ہیں۔کیونکہ ان کی لکھی ہوئی احدیث کی بدولت رسول ﷺ کا مذاق اُڑایا جاتا ہے۔۔۔۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی بات کرتے ہیں۔کہ اگر لوگوں کے لیے ایسا معجزہ بھی پیش کر دیا جائے۔کہ اللہ تعالیٰ ان کے لیے ایسا دروازہ بھی کھول دیں۔ایسے دروازے میں بھی چڑھنے لگیں۔پھر بھی قرآن پاک پر بھی ایمان نہیں لائیں گے۔ قرآن پاک پر ایمان لانے کے بجائے کہیں گے۔کہ بے شک ہماری نظر بندی کر دی گئی ہے۔بلکہ ہم پر جادو کر دیا گیا ہے۔

خواتین وحضرات!

رسول ﷺ کی بے خبر نام نہاد امت جو سنتوں پر عمل کرتی ہے۔افسوس کا مقام ہے۔کہ انہیں سنت کا مطلب کا بھی نہیں پتہ۔اس کا نام سنت کہاں سے اور کیسے ایجاد ہوا۔اس بات کا فرقہ پرستوں کو جواب دینا پڑے گا۔۔پہلے ہمیں جواب دینا پڑیگا۔ہماری اولاد کو دینا پڑیگا۔پھر قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کو دینا پڑیگا۔

خواتین وحضرات!

اس بے خبر قوم نے کتنا ٹھیک اپنا نام چنا ہے۔سنت پر عمل کرنے والے یعنی رسول ﷺ کا مذاق اُڑانے والے یعنی رسول ﷺ کا احادیث کے زریعے مذاق اُڑانے والے۔ذرا احادیث کی کتابیں پڑھئں کیسے ازواج مطہرات پر اور رسول ﷺ پر کیسی باتیں لکھی گئی ہیں،

یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ انعام کی آیت نمبر 159 میں رسول ﷺ کا تعلق دین میں فرقے بنانے والوں کے ساتھ ختم کر دیا ہے۔۔۔یعنی ان کا رسول ﷺ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔۔۔یعنی ان کا رسول ﷺ کے ساتھ کوئی لینا دینا نہیں

لوگوں کی سنت کیا ہوتی ہے۔نمبر2

ان آیات میں قرآن پاک سے روکنے والے یعنی فرقہ پرستوں سے لڑائی کرنے کا حکم ہے۔یہاں تک کہ دین اسلام صرف اللہ تعالیٰ کیلیے صرف باقی رہ جائے۔۔۔۔فرقہ پرستی فتنہ ہے۔اگر وہ دین اسلام کو قبول کرلیں اور وہ اپنے فرقے سے باز آجائیں۔تو بیشک االلہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔اور اگر وہ پھر جائیں یعنی مرتد ہوجائیں۔تو جان لو۔کہ اللہ تعالیٰ تمھارا حمایتی ہے۔وہ کیا خوب حمایتی ہے۔اور اچھا مددگار ہے۔

سورہ انفال آیت 36 تا 40 پارہ 9

بے شک جنھوں نے کفر کیا۔اور وہ اپنا مال اس لیے خرچ کرتے ہیں تا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکیں۔وہ عنقریب خرچ کریں گے۔پھرانہیں حسرت ہوگی۔پھر وہ مغلوب کر دیے جائیں گے۔اور جو لوگ کافر یعنی نافرمان ہیں۔وہ جہنم کی طرف اکھٹے کیے جائیں گے۔تا کہ اللہ تعالیٰ خبیث کو پاک سے الگ کر دے پھر خبیثوں کو ایک دوسرے پر رکھ کر ان سب کو ایک ڈھیر بنا دیگا۔اس ڈھیر کو جہنم میں ڈال دیگا۔یہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

کہہ دو جو کافر یعنی نافرمان ہیں یعنی فرقہ پرست ہیں کہ اگر وہ باز آجائیں۔تو ان کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔اور اگر پھر وہ ایسا ہی کریں۔جو پہلے لوگوں کی سنت گزر چکی ہے۔تم ان سے لڑتے رہو۔یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے۔اور دین صرف اللہ تعالیٰ کیلیے باقی رہے۔اگر وہ باز آجائیں تو بیشک االلہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔اور اگر وہ پھر جائیں۔تو جان لو۔کہ اللہ تعالیٰ تمھارا حمایتی ہے۔وہ کیا خوب حمایتی ہے۔اور اچھا مددگار ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں کافر یعنی نافرمانوں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔کافر یعنی اللہ تعالیٰ کے نافرمان یعنی فرقہ پرست اپنا مال اس لیے خرچ کرتے ہیں۔تا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔کہ اب تو وہ خرچ کر رہے ہیں۔قیامت والے دن یہ حسرت کریں گے۔پھر وہ مغلوب کر دیے جائیں گے۔اور جو لوگ کافر یعنی نافرمان ہیں۔وہ جہنم کی طرف اکھٹے کیے جائیں گے۔تا کہ اللہ تعالیٰ خبیث کو پاک سے الگ کر دے پھر خبیثوں کو ایک دوسرے پر رکھ کر ان سب کو ایک ڈھیر بنا دیگا۔اس ڈھیر کو جہنم میں ڈال دیگا۔یہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں۔اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرماتے ہیں۔کہ کہہ دو یعنی لوگوں کو بتادو۔یعنی اگاہ کر دو۔جو کافر یعنی نافرمان ہیں یعنی فرقہ پرست ہیں کہ اگر وہ باز آجائیں۔تو ان کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔اور اگر پھر وہ ایسا ہی کریں۔جو پہلے لوگوں کی سنت گزر چکی ہے۔تم ان سے لڑتے رہو۔یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے۔اور دین صرف اللہ تعالیٰ کیلیے باقی رہے۔اگر وہ باز آجائیں تو بیشک االلہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔اور اگر وہ پھر جائیں۔یعنی مرتد ہو جائیں تو جان لو۔کہ اللہ تعالیٰ تمھارا حمایتی ہے۔وہ کیا خوب حمایتی ہے۔اور اچھا مددگار ہے۔

خواتین وحضرات

فرقہ پرست وہ لوگ ہیں جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے دین اسلام کو نہیں مانتے۔اور وہ فرقے بنا کر اسلام سے مرتد ہو چکے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ اگر یہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکنے سے باز آجائیں۔۔تو ان کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔اور اگر پھر وہ ایسا ہی کریں۔جو پہلے لوگوں کی سنت گزر چکی ہے۔تم ان سے لڑتے رہو۔یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے۔اور دین صرف اللہ تعالیٰ کیلیے باقی رہے۔اگر وہ باز آجائیں تو بیشک االلہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔اور اگر وہ پھر جائیں۔تو جان لو۔کہ اللہ تعالیٰ تمھارا حمایتی ہے۔وہ کیا خوب حمایتی ہے۔اور اچھا مددگار ہے۔

خواتین وحضرات

کہ فرقہ پرستوں کے ساتھ لڑنے کا حکم ہے۔کیونکہ یہ فرقے بنا کر دین اسلام سے روکنے والے لوگ ہیں۔یاد رہے کہ آج کل ہم پر فرقوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا ہوا ہے۔ کیونکہ رسول ﷺ کی امت نے فرقے بنا کر احادیث کی آڑ میں قرآن پاک کی تشریح کر کے قرآن پاک کے اصل حکموں کو جھٹلا رکھا ہے۔

خواتین وحضرات!

آج میں ان آیات کے حوالے سے تھوڑا سا دین اسلام کے بارے میں بات کرنا چاہوں گی۔تا کہ آپ کو پتہ چلے کہ کوئی بھی امام یا فرقہ دین اسلام کو نہیں مانتا۔

دین اسلام کا مختصر سا تعارف پیش کرنا چاہوں گی۔مگر اُس سے پہلے فرقہ پرستوں کے وہ کرتوت دیکھیں۔جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان پر عذاب کا حکم صادر کر رہے ہیں۔تا کہ آپ پر واضح ہو جائے کہ کہ تمام فرقوں نے قرآن پاک کو جھٹلا دیا ہے

اب جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ان آیات میں رسول ﷺ قیامت تک آنے والے تمام فرقہ پرستوں کے نام خطاب کر رہے ہیں۔چونکہ انہوں نے قرآن پاک کے سچ کو تفسیر کی آڑ میں جھٹلایا ہے۔لہذا آپ ﷺ ان کے وکیل نہیں ہیں۔لوگ قیامت والے دن سب جان لیں گے۔

سورہ انعام آیات 65 تا 67 پارہ نمبر 7

آپ ﷺ کہہ دو۔کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے۔کہ وہ تم پر تمہارے اوپر سے کوئی عذاب نازل کرے۔یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے۔یا تمہیں مختلف فرقے بنا کر ایک فرقے کو دوسرے سے لڑائی کا مزا چکھا دے۔دیکھیئے ہم کس طرح مختلف طریقوں سے آیات بیان کرتے ہیں،تا کہ وہ سمجھ جائیں۔اور آپ کی قوم نے اس قرآن کو جھٹلا دیا۔حالانکہ وہ سچ ہے۔آپ ﷺ کہیے میں تم پر وکیل نہیں۔ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور عن قریب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے۔کہ وہ تم پر تمہارے اوپر سے کوئی عذاب نازل کرے۔یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے

۔یاتمہیں مختلف فرقے بنا کرایک فرقے کو دوسرے سے لڑائی کا مزا چکھا دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم کس طرح مختلف طریقوں سے آیات بیان کرتے ہیں، تاکہ وہ سمجھ جائیں۔اورآپ کی قوم نے اسے قرآن کو جھٹلا دیا۔ حالانکہ وہ سچ ہے۔ آپ ﷺ کہیے میں تم پر وکیل نہیں۔ ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ اورعن قریب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ فرقہ پرستی اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے۔ جوقرآن پاک کو جھٹلانے کی وجہ سے ہم پر آیا ہے۔ کیونکہ قرآن پاک نے فرقے بنانے سے منع کیا تھا۔ جبکہ فرقہ پرست قرآن پاک کی سچائی کو جھٹلا کر فرقوں پر قائم ہیں۔ رسول ﷺ فرما رہے ہیں۔ میں تم پر وکیل نہیں۔ ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ اورعن قریب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

فرقہ پرستوں نے قرآن پاک کی سچائی کو جھٹلا کر امیدیں لگا رکھی ہیں۔ کہ رسول ﷺ ہمیں بخشوائیں گے۔ رسول ﷺ فرما رہیں ہیں کہ میں تم پر وکیل نہیں۔ کیونکہ رسول ﷺ تو قرآن پاک لے کر آئے ہیں۔ جسے فرقہ پرستوں نے جھٹلا دیا ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ اورعن قریب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ یعنی قیامت والے دن سب جان لو گے۔

خواتین وحضرات!

تمام فرقہ پرستوں نے ایسی ایسی تعلیمات اپنے اپنے نام نہاد مفسروں کے نام سے ایجاد کر رکھی ہیں۔ جن کا نام سنت حدیث منطق ہے۔ فقہ ہے۔ ساری توجہ ان کو دی جاتی ہے۔ اور طرح طرح سے قرآن پاک سے دور رکھا جاتا ہے۔ اور قرآن پاک کی اصل عبارت جسے اللہ تعالیٰ اپنا حکم کہتے ہیں اس کی کوئی اہمیت ہی نہیں ہوتی۔ فرقہ پرستی کا یہ حال ہے۔ کہ جوان کا نام نہاد مفسر قرآن پاک کا غلط مطلب بتا دے۔ وہی ان کا ایمان بن جاتا ہے۔

یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ انعام کی آیت نمبر 159 میں رسول ﷺ کا تعلق دین میں فرقے بنانے والوں کے ساتھ ختم کر دیا ہے۔۔۔ یعنی ان کا رسول ﷺ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں

خواتین وحضرات!

آج میں ان آیات کے حوالے سے تھوڑا سا دین اسلام کے بارے میں بات کرنا چاہوں گی۔ تاکہ آپ کو پتہ چلے کہ کوئی بھی امام یا فرقہ دین اسلام کو نہیں مانتا۔ لہذا میں تھوڑا سا دین اسلام کا تعارف پیش کر رہی ہوں۔

خواتین وحضرات!

تمام فرقے دین اسلام کو نہیں مانتے۔ ان لوگوں نے احادیث کی بدولت اس علم میں اختلاف کیا ہے یہ رسول ﷺ سے جھگڑا کرنے والے ضدی لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا جلد حساب لینے والا ہے۔

سورہ آل عمران۔ آیات 19 تا 20۔ پارہ نمبر 3

اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے اوران لوگوں نے جنہیں کتاب دی گئی تھی۔ یعنی قرآن پاک دیا گیا تھا۔ علم آجانے کے بعد جو اختلاف کیا تو اس کی وجہ محض ان کی باہمی ضد تھی۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی آیات سے کفر کرتا ہے تو بیشک اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے پھر اگر آپؐ کے ساتھ یہ جھگڑا کریں تو آپؐ کہہ دیجئے کہ میں نے تو اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں جھکا دیا ہے۔ اور میرے اطاعت گزاروں نے بھی۔ آپؐ کتاب والوں اور امیوں سے پوچھئے کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار رہتے ہو اگر وہ فرمابردار بن جائیں تو انہوں نے ہدایت پالی اور اگر پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں یعنی غلاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔ جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ رسول ﷺ اپنا دین سکھا رہے ہیں۔ قرآن پاک کا علم آنے کے بعد کفر کرنا یعنی نافرمانی یعنی فرقے بنانے کی وجہ صرف لوگوں کی ضد بازی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اسلام کہتے ہیں فرمابرداری کو یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہی دین ہے۔ نبی کریمؐ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کر لی ہے اور میری اطاعت کرنے والوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کر لی ہے۔ آپؐ قیامت تک آنے

والے تمام لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو اگر وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے یعنی قرآن پاک کی فرمابرداری اختیار کر لی۔ تو انہوں نے بھی ہدایت پالی، اگر وہ پھر جائیں تو آپؐ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے ۔رسول ﷺ کے اطاعت گزار ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہوتے ہیں ۔کیونکہ رسول ﷺ بھی ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرتے ہیں۔ جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام سے مرتد ہو کر فرقے بنا لیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔

ہم لوگوں نے قرآن پاک آنے کے بعد جو فرقے بنائے وہ صرف ضد کی وجہ سے بنائے ہیں۔ اور اطیعو اللہ اور اطیعو الرسول کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں۔ اور اپنے باپ دادا کے راستے کی اطاعت کر رہے ہیں۔ ان آیات میں رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے وہ لوگ ہیں۔ جو اسلام لانے والے ہیں۔ یعنی جو اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہیں۔ رسول ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کی فربرادری کی۔ یہ رسول ﷺ کا دین ہے۔ یہی دین رسول ﷺ کے اطاعت گزاروں کا بھی ہے۔ یعنی اسلام لانا یعنی مسلم بننا۔۔۔۔۔ اسے کہتے ہیں اطیعو اللہ واطیعو الرسول ان آیات میں قرآن پاک کی فرمابرداری کرنے والے کو ہدایت حاصل کرنے والا کہا گیا۔

خواتین وحضرات

تمام فرقے اس دین اسلام کو نہیں مانتے۔ ان لوگوں نے احادیث کی بدولت اس علم میں اختلاف کیا ہے یہ رسول ﷺ سے جھگڑا کرنے والے ضدی لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا جلد حساب لینے والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ دین اسلام کے حوالے سے آیات دیکھتے جائیں اور فرقہ پرستوں کا اختلاف اللہ تعالیٰ سے دیکھتے جائیں۔ یہ ہے رسول ﷺ کی اُمت کی سنت۔ کہ اللہ تعالیٰ کی آیات جھٹلا کر اس طرح لوگوں کو دین اسلام سے روک دیا۔۔۔

اسلام یا مسلم کا مطلب ہے۔ فرمابرداری یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنا یا اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں آجانا۔

۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کے سوا کوئی اور دین ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ خود گواہی دے چکے ۔کہ یہ رسول ﷺ سچ پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ یسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کیوں ہدایت دے سکتا ہے۔ جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔ حالانکہ وہ خود گواہی دے چکے ہیں۔ کہ یہ رسول ﷺ سچ پر ہے۔ اور ان کے پاس واضح دلائل بھی آچکی ہیں۔ یعنی قرآن پاک۔ اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا

سورہ آل عمرآن آیات 85 تا 91 پارہ 3

اور جو کوئی اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے گا۔ تو اُس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔ اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کیوں ہدایت دے سکتا ہے۔ جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔ حالانکہ وہ خود گواہی دے چکے ہیں۔ کہ یہ رسول ﷺ سچ پر ہے۔ اور ان کے پاس واضح دلائل بھی آچکی ہیں۔ یعنی قرآن پاک۔ اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ ایسے لوگوں کا بدلہ یہی ہے۔ کہ ان پر اللہ کی لعنت ہو۔ فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے ۔ اور نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی۔ اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ ہاں اس کے بعد جن لوگوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔ پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔ اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔ اور یہی لوگ گمراہ ہیں۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور اسی حالت میں مر گئے۔ اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔ تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ یہی لوگ ہیں۔ جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ اور کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں تفصیل سے بات کر رہے ہیں ۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کے سوا کوئی اور دین ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ پھر کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں کہتے ہیں۔ کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسول ﷺ کے بارے میں گواہی دی۔ کہ وہ سچ پر ہے اور ان کے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک بھی آ گیا۔ پھر اس کے باوجود انہوں نے فرقے بنائے۔ ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی ۔اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ ہاں البتہ ایسا کام کرنے کے بعد جن لوگوں نے دنیا میں توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔ پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔ اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔ اور یہی لوگ گمراہ ہیں ۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور اسی حالت میں مر گئے۔ اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔ تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ یہی لوگ ہیں۔ جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ اور کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں تفصیل سے بات کر رہے ہیں

۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کے سوا کوئی اور دین ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ پھر کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں کہتے ہیں۔کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسول ﷺ کے بارے میں گواہی دی۔کہ وہ سچ پر ہے اوران کے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک بھی آ گیا۔پھراس کے باوجود انہوں نے فرقے بنائے۔ایسے لوگوں پراللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔فرشتوں کی اورسب لوگوں کی لعنت ہو۔ وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے۔نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی ۔اورنہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ہاں البتہ ایسا کام کرنے کے بعد جن لوگوں نے دنیا میں توبہ کی اوراپنی اصلاح کر لی۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔یعنی فرقے بنائے پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔یعنی فرقہ واریت میں بڑھتے چلے گئے تو اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔اور یہی لوگ گمراہ ہیں ۔بے شک جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اوراسی حالت میں مرگئے۔اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا ۔یہی لوگ ہیں۔جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔اوران کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات سے ہم نے جانا کہ فرقے بنانے والے رسول ﷺ کو جھٹلانے والے ہیں۔اوران آیات سے ہم نے جانا کہ فرقہ بنانے والے گمراہ ہیں۔

خواتین وحضرات

اسلام یا مسلم کا مطلب ہے۔فرمابرداری یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری۔فرقے بنانے والے تو اپنے مفسروں ااور فرقہ پرستوں کی فرمابرداری کرتے ہیں۔اوراللہ تعالیٰ کی فرمابرداری نہیں کرتے۔یعنی قرآن پاک کی فرمابرادی نہیں کرتے۔اس طرح وہ کافر یعنی نافرمان بن جاتے ہیں۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔مگر فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے نافرمان بن کر فرقے بناتے ہیں۔اور کافر بن جاتے ہیں۔جوان فرقوں کی اطاعت کرے گا۔وہ بھی کافر ہوگا۔اور کافر جنت میں نہیں جا سکتا۔یعنی ایمان لانے کے بعد کفر ہوجائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے دین اسلام رسول ﷺ پر مکمل کیا ہے۔نہ کہ صحابہ پر۔اور نہ تین سو سال بعد نام نہاد اماموں پر۔۔۔۔۔

سورہ المائدہ آیت 3 کا دوسرا حصہ پارہ 6

آج کے دن ہم نے آپ ﷺ کے لیے آپ کا دین مکمل کر دیا ہے۔اوراپنی نعمت آپ ﷺ پر پوری کر دی ہے اور آپ ﷺ لیے دین اسلام یعنی فرمابرداری کے دین کو پسند کر لیا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ہمارا دین کیا ہے ہمارا دین اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔اوراللہ تعالیٰ صرف اپنی فرمابرداری کے دین کو ہی پسند کرتے ہیں۔کیا ہم اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین اختیار کیے ہوئے ہیں۔یا فرقوں کی اطاعت اختیار کیے ہوئے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دین اسلام کی بات ہو رہی ہے۔اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ آج دین مکمل ہوگیا ہے۔ قرآن پاک ہمارا دین ہے۔قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ نعمت کہہ رہے ہیں۔قرآن پاک ہمارے لیے اس طرح نعمت ہے۔کہ اس میں موجود دین کو اللہ تعالیٰ نے پسند کرلیا ہے۔قرآن پاک میں موجود دین کو اسلام کہا جاتا ہے جس کا مطلب ہے۔اللہ تعالیٰ کی فرمابردای کرنا۔ہمارا دین کیا ہے ہمارا دین اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔۔اوراللہ تعالیٰ صرف اپنی فرمابرداری کے دین کو ہی قبول کرتے ہیں۔کیا ہم اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین اختیار کیے ہوئے ہیں۔یا فرقوں کی اطاعت اختیار کیے ہوئے ہیں۔قرآن پاک ہمارا دین ہے اور یہ مکمل ہے۔اس کے ساتھ کسی بھی فرقے کی اطاعت ہمیں مشرک بنادے گی۔۔کیونکہ قرآن پاک میں مکمل دین موجود ہے۔۔جس کا اعلان اللہ تعالیٰ کر رہے ہیں۔لوگو اللہ تعالیٰ کے اعلان کو سن لو ۔ہمارا دین مکمل ہے۔اور جو کہتا ہے کہ قرآن پاک میں ہمارا دین مکمل نہیں ہے۔وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والا ہے۔جس طرح شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔وہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتا ہے۔جو بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلائے گا۔وہی کافر ہے۔ کیونکہ شیطان بھی اللہ تعالیٰ کا نافرمان اور فرقہ پرست بھی اللہ تعالیٰ کا نافرمان۔۔۔جو شیطان کے قدموں کی اطاعت کرنے والا ہے۔ یعنی شیطان کا طریقہ اختیار کریگا وہ اسلام سے پھر جانے والا ہے۔وہ مرتد ہے۔چاہے وہ ہم ہوں یا ہمارے باپ دادا ہوں۔

اللہ تعالیٰ مسلم کو اور مجرم کو برابر نہیں کریں گے۔

سورہ قلم آیت 35 تا 36 پارہ 29

کیا ہم مسلم کو مجرم کے برابر کر دیں گے۔تمھیں کیا ہوگیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ مسلم یعنی اپنے فرمابردار انسان اور مجرم انسان کے بارے میں اپنا فیصلہ سنا رہے ہیں۔اپنا حکم سنا رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ کیا میں ان دونوں کو برابر کر دوں گا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔تمھیں کیا ہوگیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔

خواتین حضرات

تمام فرقے اور فرقوں کے امام کس طرح اللہ تعالیٰ کے مجرم ہیں۔اور پہلے لوگوں کی سنت پر ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ کے پیغام کی مخالفت کر رہے ہیں۔اس سے دوسروں کو روک رہے ہیں۔

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ان میں یہ بات دو دفعہ آئی ہے۔یعنی یہ سوال دو دفعہ آیا ہے۔پہلی دفعہ یہ بات اس طرح ہے۔

بیشک آپ ﷺ کے لیے ابراہیمؑ اور اس کے ساتھیوں میں ایک بہترین نمونہ ہے۔اور دوسری دفعہ یہ بات اس طرح ہے۔

بیشک انہی لوگوں میں آپ ﷺ کے لیے اور ہر اس انسان کے لیے بہترین نمونہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت کا امیدوار ہو اور جو کوئی اس سے پھر جائے۔تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز اور تعریف کے لائق ہے۔اس آیات میں قیامت تک آنے والوں کو اسوہ حسنہ کے بارے میں مکمل جواب دیا گیا ہے۔

سورہ الممتحنہ۔آیت 4 تا 6۔پارہ نمبر 28

بیشک آپ ﷺ کے لیے ابراہیمؑ اور اس کے ساتھیوں میں ایک بہترین نمونہ ہے۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہہ دیا کہ بیشک ہم تم سے اور ان سے جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا بندگی یعنی غلامی کرتے ہو بیزار ہیں۔ہم نے تمہارا انکار کر دیا اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کیلئے دشمنی اور بغض ظاہر ہو گیا ہے۔جب تک کہ تم اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لے آؤ۔جو ایک ہے۔مگر ابراہیمؑ کا اپنے باپ سے کہنا کہ میں آپ کیلئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگوں گا۔اور میں اللہ تعالیٰ کے سامنے آپ کے لیے کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا۔اے ہمارے رب،ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا اور ہم تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں۔اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔اے ہمارے رب ہمیں کافروں کے لیے فتنہ نہ بنا اور ہمارے رب ہمیں معاف کر دے بے شک تو زبردست حکمت والا ہے۔ بیشک انہی لوگوں میں آپ ﷺ کے لیے اور ہر اس انسان کے لیے بہترین نمونہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت کا امیدوار ہو اور جو کوئی اس سے پھر جائے۔تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز اور تعریف کے لائق ہے۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کے طرز عمل کو کھول کھول کر بیان کیا گیا ہے اور نبی ﷺ اور قیامت تک آنے والے لوگوں کیلئے ان لوگوں کے طرز عمل میں بہترین نمونہ پیش کیا ہے۔ایسے لوگوں کے لیے جو اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کریں اور اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے امیدوار ہوں۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا کہ حضرت ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کے طرز عمل میں ہمارے لیے اور نبی کریمؐ کیلئے بہترین نمونہ ہے۔آئیں ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کے طرز عمل کو دیکھتے ہیں ان کا طرز عمل یہ تھا کہ انہوں نے اپنی قوم سے صاف کہہ دیا کہ تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ جن کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہو۔ہم تم سے اور ان سے بیزار ہیں۔ہماری اور تمہاری دشمنی کی یہی وجہ ہے جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ۔اور ابراہیمؑ نے اپنے والد سے کہا کہ میرے پاس کوئی اختیار نہیں البتہ میں اللہ تعالیٰ سے آپ کی بخشش کی دعا کروں گا۔اے اللہ ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع کرتے ہیں اور ہمیں تمہاری طرف ہی لوٹنا ہے اور ہمیں کافروں یعنی نافرمانوں کے لیے فتنہ نہ بنانا اور ہمارے رب ہمیں معاف کر دے۔۔

خواتین و حضرات

ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کا طرز عمل یہ تھا۔یعنی اسوہ حسنہ یہ تھا۔کہ وہ ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرتے تھے۔اسی پر بھروسہ کرتے تھے۔اور اسی سے رجوع رہتے تھے۔اور اللہ تعالیٰ کی طرف واپس جانے کا مکمل یقین تھا۔ یہ اسوہ حسنہ یعنی طرز عمل نبی کا بھی تھا اور اللہ تعالیٰ ہم سے اس اسوہ حسنہ یعنی طرز عمل کے نمونے کی ڈیمانڈ کرتا ہے کیا ہم اس طرز عمل سے واقف ہیں۔یا ہم اس طرز عمل سے پھر چکے ہیں۔یعنی مرتد ہو چکے ہیں۔یاد رہے کہ فرقہ پرست اس طرز عمل سے پھر چکے ہیں۔یعنی مرتد ہو چکے ہیں۔ اور وہ اپنے نام نہاد مفسروں کے بتائے ہوئے طریقوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کے طرز عمل یعنی اسوہ حسنہ کو قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ مِلتِ ابراہیمی کے نام سے پکارتا ہے۔یعنی ابراہیم کی ملت۔یعنی ابراہیم کے ساتھی۔ابراہیم کی قوم یا گروہ۔یعنی ابراہیمؑ کے ساتھی۔۔۔۔۔۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں یہ بات دو دفعہ آئی ہے۔بیشک تمہارے لیے ابراہیمؑ اور اس کے ساتھیوں میں ایک بہترین نمونہ ہے۔اور دوسری دفعہ یہ بات اس طرح ہے۔بیشک انہی لوگوں میں آپ ﷺ کے لیے اور ہر اس انسان کے لیے بہترین نمونہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت کا امیدوار ہو اور جو کوئی اس سے پھر جائے

۔تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز تعریف کے لائق ہے۔اس سوال نامے میں قیامت تک آنے والوں کو مکمل جواب دیا گیا ہے۔یعنی ابراہیمؑ اوران کے ساتھیوں کے اسوہ حسنہ کو بیان کیا گیا ہے۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو اس سے پھر جائے۔یعنی مرتد ہو جائے۔تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز تعریف کے لائق ہے۔یعنی تعریف کے لائق اللہ تعالیٰ کو کسی کی پرواہ نہیں ہے۔

نوٹ

یادرکھنے کی بات یہ ہے ۔کہ تمام فرقے اس اسوہ حسنہ سے پھر چکے ہیں۔یعنی مرتد ہو چکے ہیں۔انہوں نے اپنا اپنا دین ایجاد کرلیا ہے۔۔ وہ ابراہیم علیہ السلام کے ساتھیوں کے اسوہ حسنہ کو نہیں مانتے۔بلکہ رسول ﷺ کے ساتھیوں یعنی صحابہ کرام کو مانتے ہیں۔اس طرح قرآن پاک کو جھٹلایا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ ابراہیم کی ساتھیوں کی بات کر رہے ہیں ۔اورفرقہ پرست رسول ﷺ کے ساتھیوں یعنی صحابہ کی بات کرتے ہیں ۔ اور رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو نہیں مانتے۔اس طرح فرقہ پرست قرآن پاک کو جھٹلا کر پہلے لوگوں کی سنت پوری کر رہے ہیں، ان کے نام سے بنائی گئی آحادیث کو اسوہ حسنہ کہتے ہیں۔۔۔۔۔

ہمارا امام نہ ابوحنیفہ ہے۔نہ شافعی ہے۔نہ حنبل نہ مالکی ہے۔۔بلکہ ہمارا امام اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو بنایا ہے۔اس طرح تمام فرقے قرآن پاک سے اختلاف کرتے ہیں۔اوراس طرح رسول ﷺ سے اختلاف کرتے ہیں۔اور رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو نہیں مانتے۔

سورہ البقرہ 124 کا پہلا حصہ پارہ 1

اور جب ابراہیم کو اللہ تعالیٰ نے کچھ باتوں میں آزمایا۔اورانہوں نے اسے پورا کر کے دیا۔تو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں تم کو سب لوگوں کا امام بناؤں گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔جب ابراہیم کو اللہ تعالیٰ نے چند باتوں میں آزمایا۔اورانہوں نے اسے پورا کر کے دکھایا۔تو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں تم کو سب لوگوں کا امام بناؤں گا یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمارا امام حضرت ابراہیمؑ کو بنایا۔یعنی ہمارے امام ابراہیمؑ ہیں۔یعنی ہمارے پیشوا ابراہیمؑ ہیں۔

نوٹ

یاد رکھنے کی بات یہ ہے ۔کہ اللہ تعالیٰ نے خوامخواہ ابراہیم علیہ السلام کو لوگوں کا امام نہیں بنا دیا۔بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کا چند باتوں میں امتحان لیا۔جب وہ اس امتحان میں پاس ہوئے۔تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔کہ میں تجھے تمام لوگوں کا امام بناؤں گا۔۔۔یعنی ہمارے امام ابراہیم علیہ السلام ہیں۔۔۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں حنیفا دین کو قائم کرنے کا حکم دیا یہ درست دین ہے۔جبکہ فرقہ پرست اس دین کو نہیں مانتے۔

) سورہ روم۔آیت 30 تا 32۔پارہ 21

بس تم یکسو یعنی حنیفا ہو کر اپنا چہرہ اس دین کی سمت میں قائم کر دو۔۔۔۔۔یہ اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے۔جس پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔یہی درست دین ہے لیکن اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔اس کی طرف رجوع کرو اور پرہیز گار بنو اور نماز قائم کرو۔اور شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہونا جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور کئی فرقے بن گئے۔اور ہر فرقہ اسی پر خوش ہے جو کچھ اس کے پاس ہے۔

یہود و نصاریٰ کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہدایت تو بس اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے

Surat No 2 :سورة البقرة - Ayat No 120

ترجمہ!

آپ سے یہود اور نصاریٰ ہرگز راضی نہیں ہوں گے جب تک کہ آپ ان کے ملت کی اطاعت نہ کریں آپ کہہ دیجئے کہ اللہ کی ہدایت ہی ہدایت ہے اور اگر آپ نے باوجود اپنے پاس علم آجانے کے، پھر ان کی خواہشوں کی پیروی کی تو اللہ کے پاس آپ کا نہ تو کوئی ولی ہوگا

اور نہ مددگار۔

یہود ونصاری کے مقابلے میں اللہ تعالی نے ابراہیم کی ملت کو ہدایت کہا!

Ayat No 135-سورۃ البقرۃ:Surat No 2

ترجمہ

وہ کہتے ہیں کہ یہودی ہوجاؤ یا نصرانی ہوجاؤ ہدایت پا جاؤ گے۔ آپ ﷺ کہہ دو نہیں بلکہ ابراہیمؑ کی ملت جو حنیفا تھے۔ اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

صرف ایک سوال ہے۔ کہ کیا ہم درست دین یعنی دین حنیفا کو جانتے ہیں۔ اگر نہیں جانتے۔ تو اس دین کو قرآن پاک سے چیک کریں۔ بار بار اللہ تعالی کے حکم میں غور کریں۔ تا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں درست دین کی سمجھ عطا فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کی امت کو سیدھے راستے یعنی صراطِ مُستقیم کی ہدایت دی تھی۔ اور انہیں منتخب کرلیا تھا۔ جبکہ فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر صحابہ کرام اور اہل بیت کے بارے میں بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتے ہیں۔ اور اس طرح پہلی اُمتوں کی طرح ان کی سنت کو نبھا رہے ہیں۔۔ یعنی رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو جھٹلا رہے ہیں۔ اور رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو نہیں مانتے

سورہ نحل۔ آیات 120 تا 122۔ پارہ 14

بے شک ابراہیمؑ کی امت اللہ تعالیٰ کی فرمابردار یکسو یعنی حنیفا تھی۔ اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی شکرگزار تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے منتخب کرلیا اور سیدھے راستے کی ہدایت دی۔ اور ہم نے دنیا میں ان کو بھلائی دی اور بیشک وہ اخرت میں بھی صالحین میں سے ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔ بے شک ابراہیمؑ کی امت اللہ تعالیٰ کی فرمابردار اور حنیفا تھی۔ یعنی ان کا طریقہ یہ تھا کہ یکسو تھے یعنی صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہوگئے تھے۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ للہ تعالیٰ کی نعمتوں کی شکرگزار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں منتخب کرلیا اور سیدھے راستے کی ہدایت دی۔ اور ہم نے دنیا میں ان کو بھلائی دی اور بیشک وہ اخرت میں بھی صالحین میں سے ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کی امت کو سیدھے راستے یعنی صراطِ مُستقیم کی ہدایت دی تھی۔ اور انہیں منتخب کرلیا تھا۔ جبکہ فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر صحابہ کرام اور اہل بیت کے بارے میں بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتے ہیں۔ اور اس طرح پہلی اُمتوں کی طرح ان کی سنت کو نبھا رہے ہیں۔۔ یعنی رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو جھٹلا رہے ہیں۔ اور رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو نہیں مانتے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کررہی ہوں۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو وحی بھیجی کہ وہ ابراہیمؑ کی ملت کی اطاعت کریں۔ یعنی ابراہیمؑ کے ساتھیوں یعنی ابراہیمؑ کے اُمت کی اطاعت کریں۔۔ جبکہ تمام فرقے صحابہ کرام اور اہل بیت کی اطاعت کا حکم کرتے ہیں۔ اور اس کے لیے احادیث سناتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی آیت سے اختلاف کرتے ہیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی آیت کو جھٹلا کر پہلی قوموں کی سنت پوری کررہے ہیں۔

سورہ نحل۔ آیت 123۔ پارہ

پھر ہم نے آپ ﷺ کی طرف وحی بھیجی کہ ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کریں۔ جو حنیفا تھی اور مشرکوں میں سے نہ تھی۔

خواتین وحضرات!
آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کو وحی کے ذریعے حکم بھیجا کہ ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کریں۔ جو حنیفا تھی۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھی۔
خواتین وحضرات!
ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو وحی بھیجی کہ وہ ابراہیمؑ کی ملت کی اطاعت کریں۔ یعنی ابراہیمؑ کے ساتھیوں یعنی ابراہیمؑ کے اُمت کی اطاعت کریں۔۔ جبکہ تمام فرقے صحابہ کرام اور اہل بیت کی
اطاعت کا حکم کرتے ہیں۔ اور اس کے لیے احادیث سناتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی آیت سے اختلاف کرتے ہیں اور رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو نہیں مانتے۔
اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی آیت کو جھٹلا کر پہلی قوموں کی سنت پوری کر رہے ہیں۔

خواتین وحضرات!

رسول ﷺ نے اپنے درست دین کے بارے میں قیامت تک آنے والے لوگوں کو کیا بتایا،
اب آپ کے سامنے جو آیت پیش کر رہی ہوں۔ اس آیت میں رسول ﷺ نے فرمایا کہ بے شک میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کر دی ہے۔ وہ ایک درست دین ہے۔ ابراہیم کی ملت جو حنیفا تھے۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ یعنی وہ ابراہیمؑ کی ملت کی اطاعت کریں۔ یعنی ابراہیمؑ کے ساتھیوں یعنی ابراہیمؑ کے اُمت کی اطاعت کریں۔ جبکہ تمام فرقے اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں صحابہ کرام اور اہل بیت کی اطاعت کا حکم کرتے ہیں۔ اور اس کے لیے احادیث سناتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے حکم سے اختلاف کرتے ہیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی آیت کو جھٹلا کر پہلی قوموں کی سنت پوری کر رہے ہیں۔

سورہ انعام آیت 161 پارہ 8
آپ ﷺ کہہ دو۔ بے شک میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کر دی ہے۔ وہ ایک درست دین ہے۔ ابراہیم کی ملت جو حنیفا تھے۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔
خواتین وحضرات!
آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرما رہے ہیں کہ میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کر دی ہے۔ یعنی صراطِ مُستقیم کی ہدایت پر ہوں۔ جو بالکل ٹھیک دین ہے۔ ابراہیم کی ملت جو حنیفا تھی وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتی تھی۔
خواتین وحضرات!
آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ وہ ابراہیمؑ کی ملت پر ہیں۔ اور یہ سیدھے راستے کی ہدایت ہے۔ ان آیات میں اھدِ نا الصراط المستقیم کا مکمل جواب ہے۔ جبکہ فرقہ پرستوں کا ایک گروہ کہتا ہے۔ کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک قرآن اور دوسرا سنت اسی طرح دوسرا گروہ کہتا ہے۔ کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک قرآن اور دوسرا اہل بیت جبکہ قرآن پاک میں رسول ﷺ ابراہیم کے ساتھیوں یعنی ابراہیم کی ملت کے بارے میں حکم دے رہیں ہیں۔ کہ یہ درست دین ہے۔ یہ صراط مستقیم ہے۔ مگر تمام فرقے رسول ﷺ کے اس درست دین سے اختلاف کرتے ہیں اس طرح صراطِ مُستقیم سے بھٹک چکے ہیں۔ جو ٹھیک دین ہے۔ اور اس طرح رسول ﷺ کو جھٹلا کر پہلی قوموں کی سنت پوری کر رہے ہیں۔

خواتین وحضرات!

یہ رسول ﷺ کا دین حنیفا کے بارے میں ایک مکمل خطاب ہے۔ چاہے نام نہاد امام بخاری ہو، چاہے ترمذی ہو۔ جو کوئی بھی رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو جھٹلائے گا۔ اور جو لوگ ابراہیمؑ کے درست دین میں اختلاف کریں گے۔ وہ اپنا بوجھ خود اٹھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ خود انہیں بتائے گا۔ جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے تھے۔ اور جو انسان بھی عمل کرتا ہے۔ تو وہ اسی کے زمہ ہے۔

سورہ انعام آیات 161 تا 164 پارہ 8
آپ ﷺ کہہ دو۔ بے شک میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کر دی ہے۔ وہ ایک درست دین ہے ابراہیم کی ملت جو یکسو تھی۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھی۔ آپ ﷺ کہہ دو بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اُس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ اور میں سب سے پہلے خود فرمابرداروں میں سے ہوں یعنی مسلمین میں سے ہوں۔ آپ ﷺ کہہ دو کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں۔ حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے۔ اور جو انسان عمل کرتا ہے تو اسی کے زمے ہے۔ اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گا۔ پھر تم کو اپنے رب کی طرف جانا ہے۔ پھر وہ تمھیں بتا دے گا

۔جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

ہمارا رب صرف اللہ تعالیٰ ہے۔اس رب کے دیے ہوئے دین کو مان لیں۔ اللہ کے سوا امام بخاری ہو یا ترمذی ہو۔یا حنبل ہو،اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کسی کو رب نہ بنائیں۔

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔قیامت تک آنے والے لوگوں سے رسول ﷺ خطاب کر رہے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کا حکم سنا رہے ہیں۔اور یہ اللہ تعالیٰ کا سچا حکم ہے۔کہ تم بس ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرو۔جو حنیفا تھی۔اور مشرکوں میں سے نہ تھی۔جبکہ فرقہ پرستوں کا ایک گروہ کہتا ہے ۔کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک قرآن اور دوسرا سنت اسی طرح دوسرا گروہ کہتا ہے۔کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک قرآن اور دوسرا اہل بیت جبکہ قرآن پاک میں رسول ﷺ ابراہیم کے ساتھیوں یعنی ابراہیم کی ملت کے بارے میں حکم دے رہیں۔

سورہ آل عمران۔آیت 95۔پارہ نمبر 4

آپ ﷺ کہہ دو۔۔کہ اللہ تعالیٰ نے سچ کہا ہے۔کہ تم بس ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرو۔جو حنیفا تھی۔اور مشرکوں میں سے نہ تھی۔

خواتین وحضرات!

یہ رسول ﷺ کا خطاب ہے رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ تم بس ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرو۔جو حنیفا تھی اور مشرکوں میں سے نہ تھی۔

خواتین وحضرات!

اگر ہم اپنے فرقے چھوڑ کر ابراہیمؑ کی ملت یا امت کی اطاعت کریں گے۔تو ہم بھی مشرک نہیں ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

یہ طرز عمل نبی ﷺ کا بھی تھا اور حضرت ابراہیمؑ کے ساتھیوں کا بھی تھا اور اب ہمیں اس طریقے کی اطاعت کا حکم دیا جا رہا ہے۔۔۔قیامت تک آنے والے لوگوں کو ابراہیم کی ملت کی اطاعت کا حکم دیا جا رہا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اب کون ہے جو ابراہیمؑ کی ملت سے منہ موڑے سوائے اُس کے جو خود ہی احمق ہو اور بے شک ہم نے اس کو دنیا میں منتخب کر لیا ہے اور آخرت میں اس کا شمار صالحین میں سے ہوگا۔ اس طرح وہ تمام نام نہاد امام حنفی شافعی حنبلی مالکی جو ابراہیمؑ کے مقابلے پر کھڑے ہیں۔وہ اور تمام فرقہ پرست احمق یعنی بیوقوف ہیں۔اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا کر پہلی قوموں کی سنت پوری کر رہے ہیں۔یعنی عذاب کے حقدار بن گئے ہیں،

سورۃ البقرہ۔آیات 130 تا 132۔پارہ نمبر 1

اب کون ہے جو ابراہیمؑ کی ملت سے منہ موڑے سوائے اُس کے جو خود ہی احمق ہو اور بے شک ہم نے اس کو دنیا میں منتخب کر لیا ہے اور آخرت میں اس کا شمار صالحین میں سے ہوگا۔

جب ان سے ان کے رب نے کہا کہ فرمابردار ہو جا یعنی اسلام لے آ تو انہوں نے کہا کہ ہم رب العالمین کے فرمابردار ہیں۔یعنی اسلام لائے۔اسی بات کی وصیت ابراہیمؑ اور یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو کی۔کہ اے میرے بیٹو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اسی دین کو منتخب کیا ہے۔بس تم مرتے دم تک فرمابردار رہنا یعنی مسلم رہنا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اب ایسا کون بیوقوف ہوگا جو حضرت ابراہیمؑ کی ملت سے منہ موڑے۔بے شک ہم نے ان کو دنیا میں منتخب کر لیا تھا۔اور آخرت میں ان کا شمار صالح لوگوں میں سے ہوگا۔

خواتین وحضرات!

اگر ہم اس طرز عمل کے طریقے کی اطاعت کریں گے۔تو ہمارا بھی شمار صالح لوگوں میں ہوگا یاد رہے کہ ابراہیمؑ کی ملت کی اطاعت رسول ﷺ بھی کرتے تھے اور ہمیں

بھی حکم دیا گیا ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیت پیش کر رہی ہوں۔اس آیت میں اللہ تعالیٰ اُس انسان کے دین کو سب سے بہتر کہہ رہے ہیں۔یعنی تعریف کر رہے ہیں۔ جو ابراہیمؑ کی ملت کی اطاعت کرنے والا ہوگا۔یہ طرزِعمل نبی ﷺ کا بھی تھا اور حضرت ابراہیمؑ کے ساتھیوں کا بھی تھا اور اب ہمیں اس طریقے کی اطاعت کا حکم دیا جارہا ہے۔۔۔قیامت تک آنے والے لوگوں کو ابراہیم کی ملت کی اطاعت کا حکم دیا جارہا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اُس سے بہتر اور کس کا دین ہوسکتا ہے۔جس نے اللہ تعالیٰ کے آگے فرمابرداری سے اپنا چہرہ جھکا دیا ہو۔اور وہ احسان کرنے والا بھی ہو۔اور ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرے۔جو حنیفا تھی۔۔۔اور اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو اپنا دوست بنا لیا تھا۔جبکہ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے مقابلے پر ہر فرقہ کوئی حدیث سنا کر اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کو جھٹلا دیتے ہیں۔اس طرح پہلے لوگوں کی سنت پوری کر رہے ہیں،یعنی عذاب کے حقدار بن رہے ہیں

سورۃ النساء۔آیت 125۔پارہ نمبر 5

اُس سے بہتر اور کس کا دین ہوسکتا ہے۔جس نے اللہ تعالیٰ کے آگے فرمابرداری سے اپنا چہرہ جھکا دیا ہو۔اور وہ احسان کرنے والا بھی ہو۔اور ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرے۔جو حنیفا تھی۔۔۔اور اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو اپنا دوست بنا لیا تھا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کے طرزِعمل کی تعریف کی جارہی ہے۔اور اس انسان کے طرزِعمل کی بھی تعریف ہو رہی ہے جو ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرے۔اللہ تعالیٰ اس کو اپنا دوست بنالیں گے۔اور وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابرداروں میں شامل ہو جائے گا۔اور اُس سے بہتر دین کسی اور کا نہیں ہوسکتا۔یہ احسان کرنے والا انسان ہے۔

خواتین وحضرات!

یہی طرزِعمل یعنی اسوہ حسنہ نبی کریمؐ کا تھا۔اور ہمیں اس کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ جو اس طرزِعمل کو اختیار کرے گا۔وہ احسان کرنے والے لوگ ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

رسول ﷺ نے ابراہیمؑ کی اطاعت کی۔اور ایمان لانے والے صحابہ کرام نے بھی ابراہیمؑ کی اطاعت کی۔اگر ہم بھی اس طرح ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہمارا بھی دوست بن جائے گا۔ یعنی اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کا دوست ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ مومنوں کا دوست ہے۔

یہ طرزِعمل نبی ﷺ کا بھی تھا اور صحابہ کرام کا بھی تھا۔حضرت ابراہیمؑ کے ساتھیوں کا بھی تھا اور اب ہمیں اس طریقے کی اطاعت کا حکم دیا جارہا ہے۔۔۔قیامت تک آنے والے لوگوں کو ابراہیم کی ملت کی اطاعت کا حکم دیا جارہا ہے۔جبکہ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے مقابلے پر ہر فرقہ کوئی حدیث سنا کر اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کو جھٹلا دیتے ہیں۔اس طرح پہلے لوگوں کی سنت پوری کر رہے ہیں یعنی عذاب کے حقدار بن گئے ہیں، ،

سورہ آل عمران۔آیات 67 تا 68۔پارہ 3

ابراہیمؑ نہ یہودی تھے نہ نصرانی تھے بلکہ وہ تو حنیفا یعنی یکسو مسلم تھے۔اور وہ ہرگز مشرکوں میں سے نہ تھے۔بے شک سب لوگوں سے قریب تر ابراہیمؑ سے وہ لوگ ہیں۔جنھوں نے اس کی اطاعت کی اور یہ نبی ﷺ اور جو لوگ ایمان لائے۔اللہ تعالیٰ مومنوں کا ولی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ابراہیمؑ کے طرزِعمل کی وضاحت کر رہے ہیں۔کہ وہ نہ یہودی تھے نہ عیسائی تھے۔بلکہ وہ تو یکسو یعنی حنیفا تھے۔اور اللہ تعالیٰ کا فرمابردار تھا یعنی مسلم تھے۔اور وہ ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے۔ابراہیمؑ سے تعلق رکھنے کا حق ان کو پہنچتا ہے۔جنھوں نے اُس کی اطاعت کی۔یعنی ابراہیم علیہ السلام کی اطاعت کی۔۔اب یہ نبی ﷺ اور اس کے ماننے والے اس نسبت کے حق دار ہیں اللہ تعالیٰ صرف اس کا ولی ہے جو مومن ہیں۔اس ایت میں ایمان والے صحابہ کرام کو

دیکھیں۔جنھوں نے رسول ﷺ کے ساتھ ابراہیم علیہ السلام کی اطاعت کی۔۔
خواتین وحضرات!
اورآپ لوگ کیا کررہے ہیں ۔ ابراہیم علیہ السلام کی اطاعت کے بجائے صحابہ کرام کے دین کے بجائے بخاری ترمذی حنبلی مالکی کی اطاعت کررہے ہو۔اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کوجھٹلاکر پہلے لوگوں کی سنت پوری کررہے ہیں یعنی عذاب کے حقدار بن رہے ہیں،

لوگوں کی سنت کیا ہوتی ہے۔نمبر 3

ان آیات میں قیامت تک آنے والے لوگوں کو پہلے لوگوں کی سنت سے خبردار کیا گیا ہے۔کہ ایسا نہ ہو۔کہ ان پر بھی پہلے لوگوں کی سنت پوری ہوجائے۔یعنی ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آجائے۔

سورہ کہف آیات 54 تا 58 پارہ 15

اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کو سمجھانے کے لیے طرح طرح کی مثالیں بیان کی ہیں۔لیکن انسان سب سے بڑھ کر جھگڑالو ہے۔اور جب لوگوں کے پاس ہدایت آگئی۔تو ان کو کس چیز نے منع کیا۔کہ وہ ایمان نہ لائیں۔اور اپنے رب سے بخشش نہ مانگیں۔سوائے اس بات کے ان کو بھی اگلے لوگوں کی سی سنت پیش آئے۔یا ان پر عذاب آجائے۔اور ہم رسولوں کو صرف اس لیے بھیجتے ہیں۔کہ وہ لوگوں کو خوشخبری دیں اور ڈرائیں۔اور کافر لوگ جھوٹ کے ساتھ جھگڑتے ہیں۔تاکہ وہ اس سے سچ کو نیچا دکھاسکیں اور انہوں نے میری آیات اور دھمکیوں کو مذاق بنالیا ہے۔اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جس کو اس کے رب کی آیات کے ذریعے نصیحت کی جائے اور وہ ان سے منہ موڑ لے۔اور جو گناہ وہ اپنے ہاتھوں سے کرچکا ہے اسے بھول جائے۔بے شک ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں۔اور ان کے کان بند ہیں اور آپ ﷺ ان کو ہدایت کی طرف بلائیں تو جب بھی ہرگز وہ ہدایت حاصل نہ کریں گے۔اور آپ کا رب بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔اگر اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کے بدلے میں انہیں پکڑتا تو ان پر جلد عذاب لے آتا۔لیکن ان کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور وہ ہرگز اس سے کوئی پناہ کی جگہ نہ پاسکیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ جب لوگوں کے پاس ہدایت یعنی قرآن پاک آگیا تو ان کو قرآن پاک کو ماننے سے کس نے روک دیا۔کیا وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کا انتظار کررہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کافر یعنی نافرمان یعنی فرقہ پرست لوگ جھوٹ کے ساتھ جھگڑتے ہیں۔تاکہ وہ اس سے قرآن پاک کے سچ کو نیچا دکھاسکیں اور انہوں نے میری آیات اور دھمکیوں کو مذاق بنالیا ہے۔اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جس کو اس کے رب کی آیات کے ذریعے نصیحت کی جائے اور وہ ان سے منہ موڑ لے۔اور جو گناہ وہ اپنے ہاتھوں سے کرچکا ہے اسے بھول جائے۔بے شک ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں۔اور ان کے کان بند ہیں اوآپ ﷺ ان کو ہدایت کی طرف بلائیں تو جب بھی ہرگز وہ ہدایت حاصل نہ کریں گے۔اور آپ کا رب بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔اگر اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کے بدلے میں انہیں پکڑتا تو ان پر جلد عذاب لے آتا۔لیکن ان کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور وہ ہرگز اس سے کوئی پناہ کی جگہ نہ پاسکیں گے۔

فرقہ پرست رسول ﷺ کی لائی ہوئی ہدایت یعنی قران پاک کی طرف نہیں آتے۔حالانکہ آپ ﷺ ان کو قرآن پاک کی طرف بلارہے ہیں ۔مگر یہ نہیں آتے۔یہ سنت پہلے لوگوں کی بھی تھی۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کا پیغام جب نہیں مانتے تھے۔تو ان پر عذاب آجاتا۔یعنی اللہ تعالیٰ اپنی سنت پوری کردیتے۔قرآن پاک کو حدیث کے زریعے نیچا دکھانے والے اگر ایمان نہ لائے۔تو ان پر بھی اللہ تعالیٰ کی سنت ضرور پوری ہوگی۔کیونکہ فرقہ پرست بھی پہلے لوگوں کی سنت پر ہیں۔کیونکہ قرآن پاک کی ہدایت کو حدیث سے جھٹلاتے ہیں۔اسلیے فرقہ پرست عذاب کھانے والی لسٹ میں شامل ہوچکے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور ہم رسولوں کو صرف اس لیے بھیجتے ہیں۔کہ وہ لوگوں کو خوشخبری دیں اور ڈرائیں۔اور کافر لوگ جھوٹ کے ساتھ جھگڑتے ہیں۔تاکہ وہ اس سے سچ کو نیچا دکھاسکیں

خواتین وحضرات۔

صرف رسول ﷺ قرآن پاک کے زریعے خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے ہیں۔جب کہ کافر یعنی نافرمان یعنی قرآن پاک کے سچ کے متضاد تفسریں لکھنے والے لوگ جھوٹ کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ سے جھگڑتے ہیں۔تاکہ وہ اس سے قرآن پاک کے سچ کو نیچا دکھاسکیں۔۔۔اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات اور دھمکیوں کو مذاق بنالیا ہے۔اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جس کو اس کے رب کی آیات کے ذریعے نصیحت کی جائے اور وہ ان سے منہ موڑ لے۔اور جو گناہ وہ اپنے ہاتھوں سے کرچکا ہے اسے بھول جائے۔بے شک ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں۔اور ان کے کان بند ہیں اور آپ ﷺ ان کو ہدایت کی طرف بلائیں تو جب بھی ہرگز وہ ہدایت حاصل نہ کریں گے۔اور آپ کا رب بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔اگر اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کے بدلے میں انہیں پکڑتا تو ان پر جلد عذاب لے آتا۔لیکن ان کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور وہ ہرگز اس سے کوئی پناہ کی جگہ نہ پاسکیں گے۔

خواتین وحضرات۔

اوراس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔ جس کواس کے رب کی آیات کے ذریعے نصیحت کی جائے اور وہ ان سے منہ موڑ لے۔ اور جو گناہ وہ اپنے ہاتھوں سے کر چکا ہے اسے بھول جائے۔
خواتین وحضرات۔
فرقہ پرست وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات سے نصیحت حاصل کرنے کے بجائے ان سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ اور اپنے فرقے کی دی ہوئی احادیث سے قرآن پاک کی تشریح کرتے ہیں، یہ وہ گناہ ہے، جو وہ اپنے ہاتھوں سے کر کے بھول جاتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کے ذریعے قیامت تک آنے لوگوں کو پیغام بھیجا کہ تم سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مظبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ ڈالنا یعنی فرقے نہ بنانا۔ امام بخاری نے تشریح کی آڑ میں رسول ﷺ کے ساتھ جھوٹ منسوب کر کے رسول ﷺ کی امت کو تہتر فرقوں میں تقسیم کروادیا۔ اس طرح امام بخاری سمیت رسول ﷺ کی امت اس ہدایت کی طرف نہ آئی جس کی طرف رسول ﷺ نے بلایا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ بے شک ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں۔ اور ان کے کان بند ہیں اور آپ ﷺ ان کو ہدایت کی طرف بلائیں تو جب بھی ہر گز وہ ہدایت حاصل نہ کریں گے۔ اور آپ کا رب بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کے بدلے میں انہیں پکڑتا تو ان پر جلد عذاب لے آتا۔ لیکن ان کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ اور وہ ہر گز اس سے کوئی پناہ کی جگہ نہ پاسکیں گے۔ یاد رہے کہ امام بخاری اور رسول ﷺ کی تفرقہ باز اُمت اللہ تعالیٰ سے بچ نہیں سکتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کے بدلے میں انہیں پکڑتا تو ان پر جلد عذاب لے آتا۔ لیکن ان کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ اور وہ ہر گز اس سے کوئی پناہ کی جگہ نہ پاسکیں گے۔
خواتین وحضرات۔
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کو سمجھانے کے لیے طرح طرح کی مثالیں بیان کی ہیں۔ لیکن انسان سب سے بڑھ کر جھگڑالو ہے۔ اور جب لوگوں کے پاس ہدایت یعنی قرآن پاک آگیا۔ تو ان کو کس نے منع کیا۔ کہ وہ اسے نہ مانیں۔ اور اپنے رب سے بخشش نہ مانگیں۔ سوائے اس بات کے ان کو بھی اگلے لوگوں کی سی سنت پیش آئے۔ یا ان پر عذاب آجائے۔
خواتین وحضرات۔
تمام فرقہ پرست جو مدرسوں سے ہر سال اپنے اپنے اماموں کے کورس پڑھ کر فارغ ہوتے ہیں۔ یہ سب سے بڑے جھگڑالو ہیں۔ ان پر قرآن پاک کی ہر مثال بے اثر ہے۔ یہ جھگڑالو قرآن پاک کی طرف آنے نہیں دیتے۔ ان کا ایک مشرکہ فتویٰ ہے۔ جو احادیث کا انکار کرے تو اس کی سزا موت ہے۔ اس طرح جو بھی خالص قرآن پاک کی بات کرے۔ تو اس کو مار دیا جاتا ہے۔
خواتین وحضرات۔
قرآن پاک کی ہدایت سے روکنے والے لوگ یہ مدرسوں کی جہادی ہیں۔ جو اپنے فرقے کی احادیث کی خاطر لوگوں کو قرآن پاک کی ہدایت کی طرف آنے نہیں دیتے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کے مستحق بن چکے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کا انتظار کر رہے ہیں۔ اور ان پر اللہ تعالیٰ کی سنت پوری ہوگی۔ وہ سنت جو پہلے امتوں کے لوگوں پر پوری ہوئی تھی

خواتین وحضرات!
اللہ تعالیٰ نے حدیث والے لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے منع کر دیا ہے

سورہ انعام آیت 68 پارہ 7
اور جب آپ ﷺ ان لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیات میں نکتہ چینیاں کرتے ہیں۔ تو ان سے منہ موڑ لیں۔ یہاں تک کہ وہ کسی اور حدیث میں لگ جائیں۔ اور اگر تجھے شیطان بھلا دے۔ تو یاد آنے کے بعد ایسے ظالم لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو۔
خواتین وحضرات۔
آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کو حکم دے رہیں ہیں۔ کہ جو حدیثوں والے لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی کی آیات میں نکتہ چینی کرنے والے ہیں۔ ان سے منہ موڑ لو۔ اور انکے پاس بھی نہ بیٹھو۔ جب تک کہ وہ کسی اور حدیث میں نہ لگ جائیں۔ ایسے لوگوں کے پاس بیٹھنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔
خواتین وحضرات۔
فرقے والے اللہ تعالیٰ کی آیات میں نکتہ چینیاں بھی کرتے ہیں۔ ایسے ظالم لوگوں نے رسول ﷺ کے ذریعے جنت میں جانے کے پلان بنا رکھے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ایسے سخت نافرمان لوگوں سے رسول کو منہ موڑنے کا حکم دیا ہے۔ اور پاس بیٹھنے کا حکم بھی نہیں۔

خواتین وحضرات!
اللہ تعالیٰ نے حدیث والے لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے منع کر دیا ہے

سورہ نساء آیت 140 پارہ 5
اور وہ کتاب میں یہ حکم نازل کر چکا ہے۔ کہ جب تم سنو کہ اللہ تعالیٰ کی آیات کی نافرمانی اور اس کا مذاق اُڑایا جا رہا ہے۔ تو اُن کے ساتھ نہ بیٹھو ورنہ تم بھی ان جیسے ہو جاؤ گے۔ حتیٰ

کہ وہ کسی دوسری حدیث میں مشغول ہو جائیں۔ بے شک اللہ تعالی منافقوں اور کافروں کو جہنم میں اکٹھا کرنے ولا ہے۔
خواتین وحضرات!
آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرمارہے ہیں۔اور وہ کتاب میں یہ حکم نازل کر چکا ہے۔کہ جب تم سنو کہ اللہ تعالی کی آیات کی نافرمانی اور اس کا مذاق اُڑایا جارہا ہے۔تو اُن کے ساتھ نہ بیٹھو ورنہ تم بھی ان جیسے ہو جاؤ گے۔حتیٰ کہ وہ کسی دوسری حدیث میں مشغول ہو جائیں۔بے شک اللہ تعالیٰ منافقوں اور کافروں کو جہنم میں اکٹھا کرنے ولا ہے۔
خواتین وحضرات!
آپ نے حدیثوں والے لوگوں کو دیکھا۔ جو کافر اور منافق ہیں۔جو احادیث کے زریعے اللہ تعالیٰ کی آیات کی نافرمانی اور اس کا مذاق اُڑاتے ہیں ۔اُن کے ساتھ بیٹھنے سے اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا ہے، ورنہ تم بھی ان جیسے ہو جاؤ گے۔حتیٰ کہ وہ کسی دوسری حدیث میں مشغول ہو جائیں۔۔یہ کافر اور منافق جہنم میں اکھٹے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ کی سنت کیا ہوتی ہے نمبر 4

خواتین وحضرات!
واضح دلائل قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔اور قرآن پاک سے پہلے آنے والی کتابوں کا بھی صفاتی نام تھا۔ اور قرآن پاک سے پہلے آنے والے اللہ تعالیٰ کے پیغام یعنی اللہ تعالیٰ کے واضح دلائل یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام ہر دور میں رسولوں کے زریعے بھیجا۔ یہ واضح دلائل اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتے ہیں ۔اللہ تعالیٰ کے واضح دلائل کے سامنے کسی دوسرے کی دلیل کی کوئی حقیقت نہیں ۔قرآن پاک واضح دلائل ہے اور باپ دادا کا راستہ عذاب پانے والا ہے۔
اللہ تعالیٰ کی سنت یہ ہے کہ جب لوگ رسول کے زریعے دیے واضح دلائل کو نہیں مانتے بلکہ جو ان کے پاس علم ہوتا ہے اس پر خوش رہتے ہیں۔اور وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کا مذاق اُڑاتے ہیں۔جب وہ عذاب ان پر آجاتا ہے۔تو پھر کہتے ہیں۔ہم ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور جن کو اس کا شریک ٹھہراتے تھے اس کا انکار کرتے ہیں ۔پھر جب وہ ہمارا عذاب دیکھ چکے تو ان کا ایمان لانا ان کے کچھ کام نہ آیا یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے جو اس کے بندوں یعنی غلاموں میں جاری ہے ۔اور اس وقت کافروں نے بہت نقصان اٹھایا۔۔جیسا کہ رسول ﷺ کی امت نے واضح دلائل یعنی قرآن پاک کو چھوڑ کر فرقوں کی اطاعت کی۔یعنی واضح دلائل یعنی دین اسلام کو چھوڑ کر فرقوں کی اطاعت کی۔اور انہوں نے نام نہاد مفسروں کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنایا ہے۔اگر ان پر بھی عذاب آگیا تو یہ یہی کہیں گے۔ہم ایک یعنی اکیلے اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور جن چیزوں کو اس کا شریک ٹھہراتے تھے اس کا انکار کرتے ہیں ۔پھر جب وہ ہمارا عذاب دیکھ چکے تو ان کا ایمان لانا ان کے کچھ کام نہ آیا یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے جو اس کے بندوں یعنی غلاموں میں جاری ہے اور اس وقت کافروں نے بہت نقصان اٹھایا۔
خواتین وحضرات!
اللہ تعالیٰ لوگوں کا رویہ رسولوں کے ساتھ دکھارہے ہیں اور بتا رہے ہیں۔کہ جب بھی رسول واضح دلائل یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات لوگوں کے پاس لائے۔تو انہوں نے اس کا مذاق اڑایا اور جس باپ دادا کے راستے پر چل رہے تھے اسی پر قائم رہے اس طرح اللہ تعالیٰ نے پھر ان پر عذاب بھیج دیا۔پھر ان پر جب عذاب آگیا تو اُس وقت کہنے لگے۔ہم ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے یعنی واحد اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں۔اور جن کو اس کا شریک ٹھہراتے تھے اس کا انکار کرتے ہیں۔پھر جب وہ ہمارا عذاب دیکھ چکے تو ان کا ایمان لانا ان کے کچھ کام نہ آیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے جو اس کے بندوں یعنی غلاموں میں جاری ہے اور اس وقت کافروں یعنی نافرمانوں نے بہت نقصان اٹھایا۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی کتابوں سے لوگوں کو رویہ دکھایا گیا ہے۔

سورہ مومن۔آیات 83 تا 85۔پارہ نمبر 24

تو پھر جب ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آئے تو جو علم ان کے پاس تھا وہ اس میں خوش رہے۔ان پر وہ عذاب آپڑا جس کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔پھر جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تو کہنے لگے ہم ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور جن کو اس کا شریک ٹھہراتے تھے اس کا انکار کرتے ہیں ۔پھر جب وہ ہمارا عذاب دیکھ چکے تو ان کا ایمان لانا ان کے کچھ کام نہ آیا یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے جو اس کے بندوں یعنی غلاموں میں جاری ہے اور اس وقت کافروں نے بہت نقصان

اُٹھایا۔
خواتین وحضرات!
آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ان آیات میں لوگوں کا رویہ بتا رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ جب بھی رسول واضح دلائل یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات لوگوں کے پاس لائے۔ تو انہوں نے اس کا مذاق اڑایا اور جس باپ دادا کے راستے پر چل رہے تھے اسی پر قائم رہے اس طرح اللہ تعالیٰ نے پھر ان پر عذاب بھیج دیا۔ پھر ان پر جب عذاب آ گیا تو اُس وقت کہنے لگے۔ ہم ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور جن کو اس کا شریک ٹھہراتے تھے اس کا انکار کرتے ہیں۔ پھر جب وہ ہمارا عذاب دیکھ چکے تو ان کا ایمان لانا ان کے کچھ کام نہ آیا یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے جو اس کے بندوں یعنی غلاموں میں جاری ہے اور اس وقت کافروں یعنی نافرمانوں نے بہت نقصان اٹھایا۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی کتابوں سے لوگوں کو رویہ دکھایا گیا ہے۔ کہ جب بھی رسول اللہ تعالیٰ کی آیات لاتے ہیں۔ تو اُس دور میں موجود تمام کافر یعنی نافرمان ان کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ اور باپ دادا کے علم میں مگن رہتے ہیں۔ پھر جب ان پر عذاب آ جاتا ہے۔ تو ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے قائل ہو جاتے ہیں۔ مگر اُس وقت اس بات کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔
خواتین وحضرات!
تمام فرقے ایک اللہ تعالیٰ میں یقین نہیں رکھتے۔ یعنی واحد اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے۔ جب ان کو قرآن پاک سے توحید سکھانے کی بات کریں، تو یہ چیخ چیخ کر کہتے ہیں کہ ہم قرآن اور سنت یعنی حدیث کو مانتے ہیں۔ اس طرح قرآن کے ساتھ سنت ایجاد کر کے رسول ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر لے آئے ہیں۔ اور خود کو رسول کا بندہ یعنی غلام کہتے ہیں اور اس شرک پر بڑے خوش ہیں،
کیا رسول ﷺ کی امت چاہتی ہے کہ ان پر بھی پہلے لوگوں کی طرح اللہ تعالیٰ کی سنت پوری ہو جائے۔ یعنی عذاب آ جائے۔ کیونکہ انہوں نے بھی پہلے لوگوں کی سنت کو پورا کیا ہے۔ یعنی اکیلے اللہ تعالیٰ کو نہیں مانتے یعنی اکیلے قرآن پاک پر ایمان نہیں لاتے۔ بلکہ قرآن پاک کے ساتھ سنت کی آڑ میں احادیث کی کتابوں کو مانتے ہیں۔ اور اس طرح رسول ﷺ کا مذاق اُڑایا ہے۔ اب تو ان پر اللہ تعالیٰ کی سنت پوری ہونی ہے۔ اس کی سزا تو ان کو مل کر رہے گی۔ جو انہوں نے اپنے اماموں کے کہنے پر سنت ایجاد کر کے اللہ تعالیٰ کی سنت کو اپنے اوپر پورا کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی۔

تمام لوگوں نے قرآن پاک سے غفلت اختیار کر رکھی ہے۔ اور فرقوں کے مولوی ان لوگوں پر شیطان بن کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور احادیث کے زریعے تشریح کی آڑ میں قرآن پاک سے روکتے ہیں۔ اور وہ اس خوش فہمی میں مبتلا ہوتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں ایسے لوگ قیامت والے دن آرزو کریں گے کہ کاش ان کے اور شیطان یعنی مولویوں کے درمیان مشرق ومغرب کا فاصلہ ہوتا

سورہ زخرف۔ آیات 36 تا 44۔ پارہ 25
اور جو کوئی رحمٰن کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے غفلت اختیار کرتا ہے تو ہم اس کیلئے ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں اور وہ ہر وقت ان کے ساتھ رہتا ہے بلاشبہ وہ ان کو راستے یعنی قرآن سے روکتا ہے اور یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں یہاں تک کہ جب وہ ہمارے پاس آئے گا تو کہے گا کاش تیرے اور میرے درمیان مشرق اور مغرب کا فاصلہ ہوتا تو کتنا برا ساتھی ہے جب تم دنیا میں ظلم کر رہے تھے تو آج ان باتوں کا کوئی فائدہ نہیں کہ تم سب عذاب میں شریک ہو۔ بھلا کیا آپ ﷺ بہروں کو سنائیں گے یا اندھوں کو راستہ دکھا سکتے ہیں اور ان کو جو کھلی گمراہی میں پڑے ہیں پھر اگر ہم آپ ﷺ کو اس دنیا سے لے گئے تو ہم ان سے ضرور انتقام لیں گے یا ہم آپ ﷺ کو وہ عذاب دکھا دیں جس کا ہم نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے۔ تو بے شک ہم ہر طرح سے قدرت رکھتے ہیں پس آپ ﷺ اس کو جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے مضبوطی سے تھامے رہیں بے شک آپ ﷺ سیدھے راستے پر ہیں اور بے شک یہ قرآن آپ ﷺ کیلئے اور آپ کی قوم کیلئے نصیحت ہے اور عنقریب تم سے پوچھا جائے گا۔
خواتین وحضرات!
ہم لوگوں نے قرآن پاک سے غفلت اختیار کی۔ تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے ساتھ شیطان یعنی نام نہاد مفسر لگا دیے جو راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں۔
خواتین وحضرات!
آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو میری نصیحت یعنی قرآن پاک سے غفلت اختیار کرتا ہے اس گھٹیا حرکت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس قدر ناراض ہوتے ہیں کہ اس انسان کے ساتھ ایک شیطان کر دیتے ہیں جو اسے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں اور وہ اس خوش فہمی میں مبتلا ہوتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں ایسے لوگ قیامت والے دن آرزو کریں گے کہ کاش ان کے اور شیطان کے درمیان مشرق ومغرب کا فاصلہ ہوتا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت والے دن ایسی باتوں کا

کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ دنیا میں تو قرآن پاک سے ان لوگوں نے غفلت اختیار کر رکھی تھی اور فرقہ پرستوں کے ساتھی بنے ہوئے تھے۔ اور اس طرح ظلم یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے کبھی غور کیا ہے کہ ہم قرآن پاک کی تعلیمات سے صرف ان لوگوں کی وجہ سے دور ہیں جنہوں نے اسلام کا روپ دھار کر ہمیں قرآن پاک سے دور کر رکھا ہے اور اپنے اپنے فرقے کو مضبوط بنانے کیلئے تن من دھن کی بازی لگا رہے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ تو قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دے رہے ہیں اور ہم سے قیامت والے دن قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ یہ ہمارا سیدھا راستہ ہے۔ یاد رہے کہ قیامت والے دن ہم سے کسی فرقے کی کسی حدیث یا سنت یا فقہ یا منطق کی کسی کتاب کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔۔۔

خواتین وحضرات!

ہوش میں آئیں۔ فرقہ پرستوں کے چُنگل سے نکلیں۔ ان کی میٹھی میٹھی باتوں کو نظر انداز کر کے قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑیں۔ ورنہ قیامت والے دن پچھتانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ ایک دوسرے پر الزام دھرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور جو کوئی رحمٰن کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے غفلت اختیار کرتا ہے تو ہم اس کیلئے ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں اور وہ ہر وقت ان کے ساتھ رہتا ہے بلاشبہ وہ ان کو راستے یعنی قرآن سے روکتا ہے اور یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں یہاں تک کہ جب وہ ہمارے پاس آئے گا تو کہے گا کہ کاش تیرے اور میرے درمیان مشرق اور مغرب کا فاصلہ ہوتا تو کتنا برا ساتھی ہے جب تم دنیا میں ظلم کر رہے تھے تو آج ان باتوں کا کوئی فائدہ نہیں کہ تم سب عذاب میں شریک ہو۔ بھلا کیا آپ ﷺ بہروں کو سنائیں گے یا اندھوں کو راستہ دکھا سکتے ہیں اور ان کو جو کھلی گمراہی میں پڑے ہیں پھر اگر ہم آپ کو اس دنیا سے لے گئے تو ہم ان سے ضرور انتقام لیں گے یا ہم آپ کو وہ عذاب دکھا دیں جس کا ہم نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے۔ تو بے شک ہم ہر طرح سے قدرت رکھتے ہیں پس آپ ﷺ اس کو جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے مضبوطی سے تھامے رہیں بے شک آپ سیدھے راستے پر ہیں اور بے شک یہ قرآن آپ ﷺ کے لیے اور آپ کی قوم کیلئے نصیحت ہے اور عن قریب آپ سے پوچھا جائے گا۔۔

اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اختلاف کرنے والوں کے نام اللہ تعالیٰ کا پیغام

سورہ سجدہ آیات 23 تا 30 پارہ 21

اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی۔ بس آپ اِس کے ملنے میں شک نہ کریں۔ اور ہم نے اس کتاب کو بنی اسرائیل کیلیے ہدایت بنایا تھا۔ اور جب انہوں نے صبر کیا۔ تو ہم نے ان میں کئی امام بنائے۔ جو ہمارے حکم کے مطابق ہدایت کرتے تھے۔ اور وہ ہماری آیات پر یقین رکھتے تھے۔

بے شک آپ کا رب قیامت کے دن ان کے درمیان اُن باتوں میں فیصلہ کر دے گا۔ جس میں وہ اختلاف کرتے تھے۔ کیا لوگوں کو اس سے ہدایت نہ ہوئی کہ ہم نے اس سے پہلے کئی قوموں کو ہلاک کیا۔ جن گھروں میں یہ چلتے پھرتے ہیں۔ بے شک اس میں بڑے معجزے ہیں۔ تو کیا وہ سنتے نہیں۔ کیا انہوں نے غور نہیں کیا۔ کہ ہم پانی کو خشک زمین کی طرف چلاتے ہیں۔ پھر ہم اس کے زریعے کھیتی نکالتے ہیں۔ کہ اس میں سے جانور اور وہ خود بھی کھاتے ہیں۔ تو کیا وہ دیکھتے نہیں۔ اور وہ کہتے ہیں۔ کہ اگر تم سچے ہو۔ تو فیصلے کا دن کب ہوگا۔ آپ ﷺ کہہ دو کہ اس فیصلے کے دن کافروں کو ایمان لانا کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی۔ بس آپ ﷺ ان سے منہ موڑ لیجیے۔ اور انتظار کریں۔ اور بے شک وہ بھی انتظار کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اختلاف کرنے والوں کے نام اللہ تعالیٰ کا پیغام

سورہ انبیاء آیات 92 تا 93 پارہ 17

بیشک تمھاری اُمت ایک ہی اُمت ہے۔ اور میں تمھارا رب ہوں۔ صرف تم میری بندگی یعنی غلامی کرو۔ اور ان لوگوں نے اپنے کام میں اختلاف پیدا کر لیے۔ ہر ایک کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اور جو صالح عمل کرے گا۔ اور اور وہ مومن بھی ہوگا۔ تو اسکا عمل ضائع نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ کہ بیشک تمھاری امت ایک ہی امت ہے۔ اور میں تمھارا رب ہوں۔ صرف میری غلامی کرو۔

کیا ہم ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کر رہے ہیں۔ کیا ہم ایک اُمت ہیں یا فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ اور اختلاف کا شکار ہیں۔

ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی فرقوں سے نجات پا کر ہی ممکن ہے جب ہم اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیں گے تو ایک اُمت بن جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اختلاف کرنے والوں کے نام اللہ تعالیٰ کا پیغام

سورہ ہود آیت 110 پارہ 12

اور یقیناً ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی تو اس میں بھی اختلاف پیدا کرلیا گیا۔اور اگر آپ کے رب طرف سے ایک بات پہلے سے طے نہ ہوگئی ہوتی۔تو ان کے درمیان فیصلہ کردیا جاتا۔اور وہ اس قرآن پاک کی طرف سے یقیناً شک اور تذبذب میں مبتلا ہیں۔

خواتین وحضرات:

جو حال لوگوں نے تورات کے ساتھ کیا ہے۔وہی حال قرآن پاک کے ساتھ بھی کیا ہے۔ہمارے فرقہ پرستوں نے حدیث اور سنت بنا کر لوگوں کو قرآن پاک سے دور کر دیا ہے۔ شک اور تذبذب میں مبتلا کر دیا ہے۔

خواتین وحضرات:

فرقہ پرست کہتے ہیں ۔کہ اختلاف کا ہونا کوئی انہونی بات نہیں ہے۔ بلکہ اختلاف رحمت ہے۔حالانکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اختلاف کرنے والوں کا فیصلہ کردیا جاتا ہے۔یعنی ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آجاتا ہے۔

خواتین وحضرات!

ہم نے قرآن پاک ایسے ہی لوگوں کے حوالے کر رکھا ہے۔یعنی فرقہ پرستوں کے جو قرآن پاک کے بیچ میں اختلاف پیدا کرتے ہیں۔ان کا کام قرآن پاک کے بارے میں شک پیدا کرنے کے علاوہ کوئی کام نہیں۔اس کے سوا کوئی کام نہیں۔کہ قرآن پاک کو کس مقدس طریقے سے جھٹلایا جائے۔اس کام کے لیے ان کا ہتھیار حدیث ہے۔ جس کے زریعے قرآن پاک کو جھٹلایا جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بار بار کہا ہے کہ میں نے قرآن پاک کو تفصیل سے بنایا ہے۔مگر فرقہ پرست اس بات کو ماننے کے لیے ہرگز تیار نہیں۔اور اس کے لیے بڑی دلیلیں دیتے ہیں۔جس میں ایک دلیل یہ بھی ہے۔کہ کیا قرآن پاک میں نماز کا طریقہ ہے۔تو میں ایسوں کو جواب دوں گی۔کہ ایسے ہی قرآن پاک کو جھٹلانے والے نمازیوں کے لیے ہی ہلاکت ہے۔یہ ان کے دکھاوے اور ان کے فرقے کے امام کی دی ہوئی نماز ہرگز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کریں گے ۔اس نماز کے بدلے میں انکو ہلاکت ہی ملے گی۔یہ وہ نماز ہے۔جو ان کے فرقے نے ان کو دی ہے۔یہ اللہ تعالیٰ والی نماز ہرگز نہیں ہے۔اس سے ان کو ہلاکت ہی ملے گی۔کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نماز نہیں پڑھی۔

اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اختلاف کرنے والوں کے نام اللہ تعالیٰ کا پیغام

سورہ یونس آیت 19 پارہ 11

اور سب لوگ صرف ایک ہی اُمت تھے۔پھر ان میں اختلاف ہوا۔اور اگر آپ کے رب کی طرف سے ایک بات طے نہ ہو چکی ہوتی۔تو جس بات میں وہ ایک دوسرے میں اختلاف کر رہے تھے اس کا فیصلہ کر دیا جاتا۔

خواتین وحضرات:

اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن پاک کے زریعے ایک اُمت بنایا ہے۔مگر فرقہ پرستوں نے قرآن پاک میں اختلافات پیدا کر لیے۔اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔کہ اگر میں یہ بات پہلے سے طے نہ کر لیتا۔یعنی قیامت کا دن نہ مقرر ہوتا۔تو ان میں فیصلہ کر دیتا۔

سورہ صافات آیات 171 تا 172 پارہ 23

اور ہماری بات ہمارے پیغام پہنچانے والے بندوں یعنی غلاموں کے لیے پہلے سے طے ہو چکی ہے۔کہ ان کی مدد کی جائے گی۔

خواتین وحضرات

یہ آیت رسولوں کے بارے میں ہے۔کہ ان کی مدد کی جائے گی۔اب جو لوگ قرآن پاک کا پیغام پہنچائیں گے یعنی۔اب جو رسول ﷺ کے وارث بن کر قرآن پاک کا پیغام پہنچائیں گے۔اللہ تعالیٰ انشاء اللہ ان کی بھی مدد کریگا۔کیونکہ رسول ﷺ نے ہم تک قرآن پاک ہی پہنچایا ہے۔اب ان کی مخالفت کرنے کے لیے تمام نام نہاد فرقہ پرستوں کے روپ میں کافر اور مشرک موجود ہیں۔ جو قرآن پاک کی الف ب بھی نہیں جانتے۔

سورہ زمر۔آیات 17 تا 20۔پارہ نمبر 23

اور جو لوگ طاغوت کی بندگی یعنی غلامی کرنے سے بچتے رہے۔اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع رہے۔انہی کیلئے خوشخبری ہے میرے بندوں یعنی غلاموں کو خوشخبری سنا دیجئے جو کلام الٰہی کو توجہ سے سنتے ہیں پھر اس کی بہترین باتوں کی اطاعت کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور یہی وہ لوگ ہیں۔جو عقلمند ہیں۔پھر کیا جس پر عذاب کی بات سچی ثابت ہو جائے۔پھر کیا آپ ﷺ اُسے آگ سے چھڑا سکتے ہیں۔لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے۔ان کے لیے ایسے بالا خانے ہیں جن کے اوپر منزلیں بنی ہوئی ہیں۔ان کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی۔یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔ جو قیامت تک آنیوالے لوگوں کے نام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔
اور جولوگ طاغوت کی بندگی یعنی غلامی کرنے سے بچتے رہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع رہے۔ انھی کیلئے خوشخبری ہے میرے بندوں یعنی غلاموں کو خوشخبری سنا دیجئے جو کلام الٰہی کو توجہ سے سنتے ہیں پھر اس کی بہترین باتوں کی اطاعت کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور یہی وہ لوگ ہیں۔ جو عقلمند ہیں۔ پھر کیا جس پر عذاب کی بات سچی ثابت ہو جائے۔ پھر کیا آپ ﷺ اُسے آگ سے چھڑا سکتے ہیں۔ لیکن جولوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے۔ ان کے لیے ایسے بالا خانے ہیں جن کے اوپر منزلیں بنی ہوئی ہیں۔ ان کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ ان آیات میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی غلامی اور اطاعت کا حکم ہے جو صرف قرآن پاک کی بہترین باتوں کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ طاغوت اس چیز کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کسی اور کی غلامی کی جائے چاہے وہ فرقے ہوں بت ہوں یا لوگ ہوں۔ یا نام نہاد مفسر ہوں۔

خواتین وحضرات

فرقہ پرستوں نے قرآن پاک کے مقابلے میں حدیث اور سنت کو ایجاد کیا۔ وہ اس جھوٹ سے قرآن پاک کو جھٹلا کر اُن حدیث اور سنت پر عمل کرتے ہیں۔ اور جو اس جھوٹ کو نہ مانے اور ایمان والا بننا چاہے۔ اس کو مرتد کہہ کر مروا دیتے ہیں۔ آئیں دیکھتے ہیں۔ فرقے بنانے والے یعنی کفر کرنے والے جھوٹ کی اطاعت کرنے والے ہیں جبکہ ایمان والے محمد ﷺ پر نازل ہونے والے قرآن پاک کی اطاعت کرتے ہیں۔ آئیں آیات میں دیکھتے ہیں۔

سورہ محمد۔ آیات 1 تا 3 پارہ 26

جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے اور جو کچھ محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے اس پر ایمان لائے وہی ان کے رب کی طرف سے سچ ہے اللہ تعالیٰ ان کی برائیاں دور کر دے گا اور ان کا حال درست کر دے گا یہ اس لئے کہ کافروں نے تو جھوٹ کی اطاعت کی اور ایمان والوں نے اُس سچ کی اطاعت کی جو ان کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔

خواتین وحضرات !!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ایمان والا اُسے کہہ رہے ہیں جس نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ مٹا دے گا اور اس کی حالت سنوار دے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والے یعنی قرآن کو سچ سمجھنے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے کی حالت بتائی۔
آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں کفر اور ایمان کی مکمل تشریح کی گئی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے یعنی جن لوگوں نے قرآن پاک جیسے سچ کی اطاعت نہیں کی یعنی نافرمانی کی اور دوسروں کو بھی قرآن پاک سے روکا اللہ تعالیٰ ان کے اعمال ضائع کر دیں گے اور جو لوگ ایمان لائے یعنی جنھوں نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والے سچ یعنی قرآن کی اطاعت کی۔ اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو مٹا دے گا اور ان کی حالت درست کر دے گا اس کی وجہ اللہ تعالیٰ یہ بیان کرتے ہیں کہ کافروں یعنی فرقہ پرستوں نے تو جھوٹ کی اطاعت کی اور ایمان والوں نے اُس سچ کی اطاعت کی۔ جو ان کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دونوں کی حالت کو ٹھیک بیان کر دیا تا کہ کوئی وہم یا شک نہ رہے۔

خواتین وحضرات

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے۔ کہ فرقہ پرست کس طرح اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں۔
جب آپ اپنے کسی متعلقہ فرقے کی تفسیر پڑھتے ہیں۔ تو آپ ذرا غور کریں کہ کسی آیت کو بھی خود پر لاگو نہیں کرتے۔ کبھی کسی کا نام لیں گے۔ اور کبھی کسی کا نام لے دیں گے۔ اور اس طرح قرآن پاک سے روکتے ہیں۔ حالانکہ قرآن پاک قیامت تک آنے والے ہر انسان کی ہدایت کے لیے آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ البقرہ کے آغاز میں فرما دیا۔ کہ اس کتاب میں کوئی شک نہیں اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے

خواتین وحضرات

قرآن پاک میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔ فرقہ پرستوں کے لیے تو ہدایت نہیں ہے۔ کیونکہ وہ تو قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ تو قرآن پاک کے سچ کو نہیں مانتے۔ وہ تو قرآن پاک کی ایک بات کو بھی نہیں مانتے۔ ان کا کام اللہ تعالیٰ کو جھٹلانے کے سوا اور کوئی کام نہیں ہے۔ رسول ﷺ کو جھٹلانے کے سوا کوئی کام نہیں ہے۔ ان لوگوں نے اپنے نام نہاد مفسروں کو سچا کر دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کو جھٹلا دیا ہے۔ اسی لیے قرآن پاک انہیں کافر کہہ رہا ہے۔
اِن آیات سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک کے سچ کو سمجھنے کے لیئے تعلیم کتنی ضروری ہے اور اردو میں سمجھنا کتنا ضروری ہے اور قرآن پاک کے سچ کی اطاعت کے بغیر ہم

ایمان والے نہیں بن سکتے بلکہ کافر ہیں ان آیات میں دوٹوک جواب ایمان والوں کے بارے میں موجود ہے کہ یہ ایمان والے لوگ ہیں۔

خواتین وحضرات!

فرقے بنانے والے قرآن پاک کے سچ میں اختلاف کرتے ہیں۔اس لیے انہیں جہنم کی آگ پر صبر کرنا ہی پڑے گا۔آئیں آیات میں دیکھتے ہیں۔

سورہ البقرہ۔آیات 174 تا 176۔پارہ 2

جولوگ اُن باتوں کو چھپاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل کی ہیں اور اس کام کے بدلے میں تھوڑا سا دنیاوی فائدہ اٹھالیتے ہیں یہ لوگ دراصل اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ تو ان سے کلام کرے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور انہیں دکھ دینے والا عذاب ہوگا یہی لوگ ہیں جنہوں نے مغفرت کے بدلے عذاب اور ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی یہ لوگ دوزخ کی آگ پر کتنا صبر کرنے والے ہیں یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے کتاب سچ نازل کی تھی مگر جن لوگوں نے کتاب میں اختلاف کیا وہ ضد میں دور جا پہنچے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے قرآن پاک میں جو باتیں نازل کی ہیں جو لوگ اس کو اپنے دنیاوی مطلب کی خاطر چھپاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ قیامت والے دن نہ تو ان سے بات کرے گا نہ ان کو پاک کرے گا یعنی ان کے گناہ ان سے چمٹے رہیں گے۔ان کے گناہ دور نہیں کرے گا یہ لوگ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں اس کی وجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی کہ ان لوگوں نے قرآن پاک سے ہدایت لینے کے بجائے گمراہی خرید لی اور اس قرآن کے بدلے میں ان کی بخشش ہو جانی تھی مگر انہوں نے عذاب خرید لیا ان لوگوں نے جہنم کی آگ پر صبر کیا ہے یہ سب کچھ اس لئے ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تو کتاب کو سچ نازل کیا تھا مگر جن لوگوں نے قرآن میں اختلاف کیا۔وہ ضد میں بہت دور چلے گئے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ ہم نے قرآن پاک کو سچ نازل کیا تھا۔مگر جن لوگوں نے اس کتاب میں اختلاف کیا وہ ضد میں بڑی دور نکل گئے ہیں۔جو لوگ قرآن پاک کے سچ میں اختلاف کر کے فرقے بنا کر خوش ہے۔وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ضد میں کھڑے ہیں۔ان آیات میں وہ اپنا حشر دیکھ لیں۔کیونکہ وہ جہنم کی آگ پر بہت صبر کرنے والے ہیں۔

ان آیات میں جہنم کی آگ پر صبر کرنے والے لوگ وہ ہوں گے۔جنہوں نے قرآن پاک کے بتائے ہوئے سچ میں اختلاف کیا ہوگا۔یعنی ان لوگوں نے قرآن پاک سے ہدایت لینے کے بجائے گمراہی خرید لی اور اس قرآن کے بدلے میں ان کی بخشش ہو جانی تھی مگر انہوں نے عذاب خرید لیا ان لوگوں نے جہنم کی آگ پر صبر کیا ہے یہ سب کچھ اس لئے ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تو کتاب کو سچ نازل کیا تھا مگر جن لوگوں نے قرآن میں اختلاف کیا۔وہ ضد میں بہت دور چلے گئے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ہم نے قرآن پاک ایسے ہی لوگوں کے حوالے کر رکھا ہے۔یعنی فرقہ پرستوں کے جو قرآن پاک ک سچ میں اختلاف پیدا کرتے ہیں۔ان کا کام قرآن پاک کے بارے میں شک پیدا کرنے کے علاوہ کوئی کام نہیں۔اس کے سوا کوئی کام نہیں۔کہ قرآن پاک کو کس مقدس طریقے سے جھٹلایا جائے۔

اگر یہ لوگ یعنی فرقہ پرست جو عذاب خرید رہے ہیں۔اگر یہ اللہ تعالیٰ کے آگے توبہ کر کے قرآن پاک کا سچ بیان کرنے لگیں۔تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف کر دیں گے۔ آئیں آیات میں دیکھتے ہیں۔

سورہ البقرہ۔آیت 159 تا 162۔پارہ نمبر 2

بے شک جو لوگ ہمارے واضح دلائل اور ہدایت کو چھپاتے ہیں جبکہ ہم اپنی کتاب میں سب لوگوں کیلئے کھول کر بیان کر چکے ہیں۔تو ایسے ہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ بھی لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں البتہ وہ لوگ جنہوں نے توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی اور بیان کرنے لگے تو یہی لوگ ہیں جنہیں میں معاف کر دوں گا اور میں تو توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہوں بے شک وہ لوگ جنہیں نے کفر کیا اور کافر ہی مر گئے یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس لعنت میں وہ ہمیشہ رہیں گے ان سے عذاب کم نہیں کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں کفر کرنے والے یعنی فرقہ پرستوں کے بارے تفصیل سے بتا رہے ہیں۔بے شک جو لوگ ہمارے واضح دلائل اور ہدایت کو چھپاتے ہیں جبکہ ہم اپنی کتاب میں سب لوگوں کیلئے کھول کر بیان کر چکے ہیں۔تو ایسے ہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ بھی لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں البتہ وہ لوگ جنہوں نے توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی اور بیان کرنے لگے تو یہی لوگ ہیں جنہیں میں معاف کر دوں گا اور میں تو توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہوں بے شک وہ لوگ جنہیں نے کفر کیا اور کافر ہی مر گئے یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس لعنت میں وہ ہمیشہ رہیں گے ان سے عذاب کم نہیں کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔

فرقہ پرستوں نے ایک حدیث سنائی۔کہ رسول ﷺ نے فرمایا ہے کہ میری امت کا اختلاف رحمت ہے۔اس ایک بات نے یعنی حدیث نے سارے قرآن پاک کو منسوخ کر دیا۔جس میں رسول ﷺ نے قرآن پاک کو لوگوں کے لیے رحمت کہا تھا۔اور اختلاف کرنے والوں کے بارے میں کہا تھا۔کہ اللہ تعالیٰ ان میں فیصلہ کرے گا۔

کون سی ایات احادیث کی کتابوں یعنی سنت کو مسترد کرتی ہیں۔

خواتین وحضرات

سارا قرآن پاک احادیث کو رد کرتا ہے۔ یعنی مسترد کرتا ہے۔ ریجکٹ کرتا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ احادیث کا بائیکاٹ کرتے ہیں ۔احادیث کی اطاعت کرنے والوں کو طرح طرح کے القابات سے نوازتے ہیں۔ ہر فرقہ قرآن پاک کو زبانی یاد کرانے کی فضیلت پر زور دیتا ہے۔اور اپنے فرقے کی دی ہوئی احادیث کی کتابوں کو سات سال ہپناٹائز کرواتے ہیں۔اور قرآن پاک کو پس پشت ڈالتے ہیں۔اس طرح بچے بڑے ہو کر اپنے فرقے کے نمائندہ بنتے ہیں۔اس کے لیے آپ سنی شعیہ کے بیان سن سکتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے بجائے اپنے بڑوں کی بڑائی بیان کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب کے لیے بہت ہی بری سزائیں منتخب کرتا ہے۔کیونکہ یہ مشرک لوگ ہیں۔جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے نام نہاد اماموں کو رب کا درجہ دے رکھا ہے۔اور ان کی لکھی ہوئی احادیث کی کتابوں کو قرآن پاک کے برابر کر رکھا ہے۔ بلکہ ہر فرقہ اپنی فرقے والی احادیث کی کتاب سے تشریح کی آڑ میں قرآن پاک پر حاکم بنا رکھا ہے۔اس کے لیے مثال دینا چاہوں گی کہ اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کر دیا ہے تو ہر فرقہ تہتر فرقوں والی حدیث سنا کر اپنے باپ دادا کے فرقے پر ڈٹ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔مولوی اس طرح بات کرتا ہے۔یعنی لوگوں کو اس طرح بے وقوف بناتا ہے۔کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں تہتر فرقے بنیں گے۔ صرف ایک فرقہ حق پر ہوگا باقی بہتر فرقے جہنم میں جائیں گے۔پھر شعیہ یہ حدیث سناتے ہیں۔کہ وہ لوگ گمراہ نہیں ہوں گے۔جو میری اور اہل بیعت کی اطاعت کریں گے۔اور سنی یہ حدیث سناتے ہیں۔کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ جو میری اور صحابہ کی اطاعت کریں گے۔۔۔

اس طرح شعیہ فرقہ اہل بیت کے فضائل بیان کرتا ہے۔اور سنی صحابہ کرام کے فضائل بیان کرتے ہیں۔اس طرح ان میں فساد اور جھگڑے چلتے ہیں۔افسوس کی بات صرف اتنی سی ہے۔کہ تہتر فرقوں والی حدیث تو سب کو یاد ہے۔مگر اللہ تعالیٰ نے اپنا حکم جس رسول ﷺ کے زریعے فرقے نہ بنانے کا اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مظبوطی سے تھامنے کا دیا تھا۔وہ کسی کو یاد نہیں یعنی اللہ اور اس کا رسول کے پیغام کو رد کر دیا۔مسترد کر دیا۔ریجکٹ کر دیا۔بائیکاٹ کر دیا۔اور اس کے لیے دلیل وہی تہتر فرقوں والی حدیث ہے۔اور ساتھ فتویٰ بھی جاری کر رکھا ہے۔کہ جو حدیث کو نہ مانے وہ مرتد ہے۔اس کو قتل کر دو یعنی جو فرقہ نہ بنائے اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مظبوطی سے تھام لے۔اس کو قتل کر دو یعنی جو اللہ تعالیٰ کے حکم کو ماننے والا ہے اس کو قتل کر دو۔۔یاد رہے کہ فرقے صرف احادیث اور سنت کی بنا پر وجود میں آتے ہیں۔۔جبکہ قرآن پاک ان لعنتیوں کے بارے میں کیا کیا سزائیں تجویز کرتا ہے۔آج میں آپ کو کچھ آیات کے زریعے دکھاوں گی۔یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کیا کہتے ہیں۔

خواتین وحضرات

سارا قرآن پاک ہم سے اس طرح بات کرتا ہے۔کہ آپ ﷺ کہہ دو یعنی رسول ﷺ ہم سے کہتے ہیں۔ یعنی ہمیں بتاتے ہیں۔ یعنی ہمیں آگاہ کرتے ہیں۔ہمیں خبردار کرتے ہیں۔اس طرح قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔اور اس قرآن پاک کے زریعے رسول ﷺ ہمارے درمیان قیامت تک رہیں گے۔۔

یہ ایات احادیث کی کتابوں یعنی سنت کو مسترد کرتی ہیں۔۔

قرآن پاک جاننے کا کلیہ نمبر 1

فرقہ پرست کہتے ہیں۔کہ احادیث کے زریعے قرآن پاک کی تشریح ہوگی تب ہمیں قرآن پاک کی سمجھ آئے گی۔جبکہ ان کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قرآن اور ایمان کی سمجھ قرآن پاک سے ہی آئے گی۔باہر سے نہیں اس طرح یہ ایات احادیث کو مسترد کرتیں ہیں۔

قرآن پاک کیا ہے اور ایمان کیا ہے۔ان کو جاننے کا کیا طریقہ ہے۔۔۔۔۔

ان ایات میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے کہ اگر ہم نے جاننا ہے۔یعنی سمجھنا ہے۔کہ قرآن پاک کیا ہے یعنی اس کو نازل کرنے کا کیا مقصد ہے اور ایمان کسے کہتے ہیں۔اس کے لیے ہمیں قران پاک کی روشنی میں آنا پڑے گا۔اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے گا ہدایت دے گا۔

اس طرح یہ ایات احادیث کو مسترد کرتیں ہیں۔

جیسا کہ مولوی کہتے ہیں کہ احادیث قرآن پاک کی تشریح کریں گی تو ہمیں قرآن پاک کی سمجھ آئے گی۔جبکہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔کہ قرآن پاک کی روشنی میں آپ کو پتہ چلے گا کہ ایمان کیا ہے اور قرآن پاک کیا ہے۔۔۔۔۔اس طرح اللہ تعالیٰ اور مولوی اپس میں اختلاف کرتے ہیں۔

:سورہ شوریٰ آیات 52 تا 53 پارہ 25

اور اسطرح ہم نے اپنے حکم سے ایک روح آپ ﷺ کی طرف وحی کی۔اس سے پہلے آپ ﷺ نہیں جانتے تھے۔کہ کتاب اور ایمان کیا ہوتا ہے۔لیکن اس قرآن کو ہم نے روشنی بنا دیا۔اس سے ہم اپنے غلاموں میں جیسے چاہتے ہیں۔ہدایت دیتے ہیں۔اور بے شک آپ ﷺ سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتے ہیں۔اُس اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف جو آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز کا مالک ہے۔یادرکھو کہ سارے معاملات اللہ تعالیٰ کی طرف ہی لوٹائے جاتے ہیں۔

خواتین وحضرات:

انہی آیات میں غور کرتے ہیں کہ ایمان کیا ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ قرآن پاک کی وحی سے پہلے آپ ﷺ ایمان کے بارے میں نہیں جانتے تھے۔پھر اللہ تعالیٰ نے روح یعنی قرآن پاک کو روشنی بنا دیا۔یعنی قرآن پاک کی تعلیمات کو روشنی بنا دیا۔جس سے جانا کہ ایمان کیا ہوتا ہے اب ہم میں سے جو انسان ایمان کو جاننا چاہتا ہے وہ قرآن پاک کی روشنی یعنی تعلیمات سے رہنمائی حاصل کرسکتا ہے۔صرف قرآن پاک کی روشنی میں ہی جان سکتا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور ایمان کیا ہوتا ہے۔بے شک نبی ﷺ سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کررہے ہیں۔اُس اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف جو زمین اور آسمان کی تمام چیزوں کا مالک ہے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے اِن آیات سے جانا۔کہ قرآن پاک کی روشنی سے پہلے نبی ﷺ بھی ایمان کے بارے میں نہیں جانتے تھے۔قرآن پاک کی تعلیمات کی روشنی میں جانا۔کہ ایمان کیا ہوتا ہے۔کتاب کیا ہوتی ہے۔ایمان اور کتاب کے مطلب اور مقصد کو جانا۔ہم لوگ جو قرآن پاک کو بغیر سمجھے پڑھ رہیں ہیں۔ہمیں قرآن پاک کی روشنی کیسے نصیب ہوگی۔ہم ایمان کو کیسے سمجھیں گے۔

ہم قرآن پاک کو سمجھے بغیر ایمان حاصل نہیں سکتے۔ان آیات سے ثابت ہوا۔کہ قرآن پاک سے باہر ہمیں ایمان مل ہی نہیں سکتا۔جب رسول ﷺ نے اس قرآن پاک کے ذریعے ایمان کو جانا۔تو ہم بھی اسی قرآن کے زریعے جانیں گے۔ بیشک رسول ﷺ اسی سیدھے راستے یعنی قرآن پاک کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ اسی قرآن پاک سے ہماری ہدایت کرتے ہیں۔اور رسول ﷺ بھی بالکل ٹھیک اسی سیدھے راستے کی طرف ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے

اس طرح یہ ایات احادیث کو مسترد کرتیں ہیں۔

جیسا کہ مولوی کہتے ہیں کہ احادیث قرآن پاک کی تشریح کریں گی تو ہمیں قرآن پاک کی سمجھ آئے گی۔جبکہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔کہ قرآن پاک کی روشنی میں آپ کو پتہ چلے گا کہ ایمان کیا ہے اور قرآن پاک کیا ہے۔۔۔۔۔اس طرح اللہ تعالیٰ اور مولوی اپس میں اختلاف کرتے ہیں۔

قرآن پاک جاننے کا کلیہ نمبر 2

جو لوگ صبح اور شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں۔انہیں اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی سمجھ دے دیتے ہیں۔۔

خواتین وحضرات!

میں نے جب پہلی دفعہ قرآن پاک کو سمجھنے کی کوشش میں روشنی والی آیات دیکھیں تو میں حیران رہ گئی ان آیات نے مجھے مجبور کر دیا اور تجسس پیدا کر دیا کہ یہ کون لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ اتنی مہربانی اور پیار کا اظہار کر رہے ہیں یہ کون سے لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت درود بھیجتے ہیں اللہ تعالیٰ جس روز ان لوگوں

سے ملیں گے تو ان کا استقبال سلام سے ہوگا اور ان کے لیے باعزت اجر رکھا ہوا ہے۔

خواتین وحضرات!

آئیں چونکا دینے اور حیران کر دینے والی آیات دیکھتے ہیں۔

سورۃ احزاب آیات 41 تا 44۔ پارہ نمبر 22

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ کو کثرت سے یاد کیا کرو اور صبح شام اس کی تسبیح کرتے رہو۔ وہی تو ہے جو تم پر درود بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تا کہ وہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائے اور وہ مومنوں پر بہت مہربان ہے۔ جس روز وہ اس سے ملیں گے ان کا استقبال سلام سے ہوگا اور ان کے لیے باعزت اجر تیار ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا وہ لوگ جو ایمان والے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنے والے ہیں اور صبح اور شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے والے ہیں یعنی ان تین خصوصیات والے لوگوں کے جواب میں یا ان تین کاموں والے کے جواب میں اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت کی دعا کرتے ہیں کہ یہ اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آ جائیں اور روشنی میں آئے ہوئے لوگ جب اللہ تعالیٰ سے ملیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کا استقبال سلام سے کرے گا اور ان کے لیے باعزت اجر تیار کر رکھا ہے

آپ جب یہ کتاب پڑھ چکیں گے تو جو ان آیات کا خلاصہ نکالیں گے وہ میں آپ کو ابھی سنائے دیتی ہوں وہ لوگ جو ایمان لائے ایمان والوں کو دیکھیں سورہ محمد کی پہلی دو تا تین آیات کے مطابق وہ لوگ جو قرآن کو سچ مانتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں وہ لوگ ایمان والے ہیں ایسے لوگ جب اللہ کی صبح وشام تسبیح کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے دعائے رحمت کرتے ہیں کہ ان پر قرآن پاک روشنی کی طرح واضح ہو جائے اور جب یہ قرآن ان پر روشنی کی طرح واضح ہو جاتا ہے۔ یعنی اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آ جاتے ہیں۔ تو یہی لوگ ہیں جب یہ اللہ تعالیٰ سے ملیں گے تو ان کا استقبال سلام سے ہوگا اور نعمتوں بھری جنت میں ٹھکانہ ہوگا اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن پاک کی روشنی دے آمین ثم آمین

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو روشنی کہا۔

سورۃ تغابن۔ آیت 8 تا 10۔ پارہ نمبر 28

ترجمہ: پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس روشنی پر جو تم پر نازل کی ہے جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے جس دن وہ تم کو جمع ہونے کے دن اکٹھا کرے گا اور جو کوئی اللہ پر ایمان لائے گا اور نیک کام کرے گا اس کی خطائیں دور کر دے گا اور اس کو ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہے اور جنھوں نے کفر کیا۔ اور ہماری آیات کو جھٹلایا یہی لوگ جہنمی ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو روشنی کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ کو مانو اور اس کے رسول کو مانو اور اس روشنی یعنی قرآن پاک کو مانو پھر اللہ اپنے علم کی طاقت اور قدرت بتاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تم لوگ جو کچھ بھی کر رہے ہو اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے یہ ایک پیکج پر مبنی پیغام ہے جو انسان کے نام ہے۔ تا کہ وہ قیامت کے دن کی تیاری کر سکے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ ہار جیت کا دن ہوگا۔ جیتنے والے لوگ وہ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہونگے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ مانا ہوگا۔ اور اسکی اطاعت کی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ان کے گناہ مٹا دے گا یعنی معاف کر دے گا اور جنتوں میں داخل کرے گا یہ ہے جیت، یہ ہے کامیابی اور جنھوں نے کفر کیا ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا ہوگا یہی لوگ جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ہیں یہ ہے ہار۔ یہ ہے ناکامی کیونکہ جہنم رہنے کا ایک بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنا پورا پیغام سنایا قرآن پاک کو روشنی کے نام سے پکارا ہم نے اس قرآن کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی آیات کو ماننا ہے قرآن کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو ماننا ہے قرآن کی روشنی میں رسول کو ماننا ہے اور قرآن کی روشنی میں قرآن کو جاننا ہے یہ ہے ایک چار دیواری جس میں اعمال کرنے والے کے اعمال جنت کی طرف لے جاتے ہیں کامیابی کی طرف لے جاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آئیں قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔ کہ کفر کرنے والے لوگ کون ہیں۔ جو جہنمی ہیں اور ہارنے والے ہیں۔ اور انکا ٹھکانہ جہنم ہے۔

سورہ آل عمران آیات 100 تا 103 کا پہلا حصہ پارہ نمبر 4

اے ایمان والو! اگر تم کسی ایک فرقے کی اطاعت کرو گے۔ اُن لوگوں میں سے جنھیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد

تمہیں دوباہ کافر بنادیں گے۔اور تم کفر کر بھی کیسے سکتے ہو۔جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔اور اللہ کا رسول ﷺ تمہارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لے گا۔وہ ضرور سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا ۔اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔اور تمہیں فرمابرداری کی حالت میں موت آنی چاہیے ۔اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔یعنی ہم سے خطاب کر رہے ہیں۔یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننے والا اور اس کی اطاعت کرنے والا۔اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔جن کو کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔اگر تم کسی گروہ کی اطاعت کرو گے ۔تو وہ تمھیں ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر بنا دیں گے۔اور تم کسطرح کفر کر سکتے ہو۔جبکہ اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھی جاتیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ بھی تمھارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑے گا۔وہ سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔اور تمھیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے۔جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔اور فرقے نہ بنانا۔ یعنی اگر ہم فرقے کی حالت میں مرے تو کفر کی حالت میں موت آئے گی۔نہ رسول ﷺ کی زندگی میں کسی کو فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔تب بھی آیات کے زریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔اور مرتے دم تک یعنی قیامت تک قرآن پاک کے زریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے، تاکہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی حالت میں موت آئے۔اور فرقہ بنانے سے منع کر دیا گیا ہے۔

خواتین وحضرات

واپس اپنی آیات کی طرف چلتے ہیں۔

جو لوگ فرقے بنائیں گے۔وہ کفر کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانے والے ہیں۔یہ جہنمی لوگ ہیں۔جو ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔یہ ایک انسان کی ہار ہے۔کیونکہ جہنم رہنے کا ایک بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔جبکہ ایمان والوں کے گناہ معاف کر کے جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔یہ جیت ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو روشنی کہا۔

سورۃ ابراہیم۔آیات نمبر 1 تا 4۔پارہ نمبر 13

ترجمہ: الف لام را یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے آپ ﷺ کی طرف نازل کیا ہے۔

تاکہ آپ لوگوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لائیں ۔ان کے رب کی اجازت سے ۔ان کے خدا کے راستے پر لائیں۔جو زبردست خوبیوں والا ہے اور زمین اور آسمانوں کی ساری موجودات کا مالک ہے۔اور تباہی ہے۔کافروں کے لیے سخت عذاب کی وجہ سے وہ جو دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں جو اللہ کے راستے یعنی قرآن پاک سے لوگوں کو روکتے ہیں۔اور چاہتے ہیں۔کہ یہ راستہ ٹیڑھا ہو جائے۔یہ لوگ گمراہی میں بہت دور نکل گئے ہیں۔ہم نے جب بھی کوئی رسول بھیجا ہے۔اس نے اپنی قوم کی زبان میں ہی پیغام دیا ہے۔تاکہ وہ انہیں وضاحت سے سمجھائے۔پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہتے ہیں گمراہ کر دیتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں اور وہ زبردست دانا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو روشنی کہہ رہے ہیں اور رسول ﷺ سے فرماتے ہیں کہ اس قرآن کے ذریعے لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاؤ یعنی اللہ کے راستے پر لاؤ کافر کہتے ہیں فرقہ پرست کو۔اور فرقہ پرستوں کے لیے تباہی ہے۔ جو دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں اور لوگوں کو اللہ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں اور اس میں پیچیدگیاں پیدا کرنا چاہتے ہیں یہ لوگ گمراہی میں بڑی دور نکل گئے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے جب بھی کوئی رسول بھیجا۔اُسے اُس کی قوم کی زبان میں پیغام دے کر بھیجا تاکہ وہ انہیں ہر بات وضاحت سے سمجھا سکے پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے۔گمراہ کرتا ہے۔اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ زبردست عقل مند ہے۔

فرقہ پرست کافر ہیں اس کے لیے پچھلے بیان میں سورہ آل عمران کی آیات 100 تا 103 کے پہلے حصے کا ترجمہ دیکھیں۔تاکہ یہ آیات آپ پر اچھی طرح واضح ہو جائیں۔

خواتین وحضرات ان آیات سے بھی تعلیم کی اہمیت معلوم ہوتی ہے قرآن پاک کو ہم صرف اردو زبان میں سمجھ کر ہی اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آسکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ میں ہی تو ہوں جو اپنے بندے یعنی غلام یعنی رسول ﷺ پر واضح دلائل والی آیات نازل کرتا ہوں۔تاکہ ان

آیات کے ذریعے تمہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائے۔

سورہ الحدید۔آیت نمبر 9۔پارہ نمبر 27

ترجمہ:۔ وہ اللہ تعالیٰ ہی تو ہے جو اپنے بندے یعنی غلام پر واضح دلائل والی آیات نازل کرتا ہے۔تاکہ تمہیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لائے اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر نہایت شفیق مہربان ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو روشنی کہا اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ میں ہی تو ہوں جو اپنے غلام یعنی رسول ﷺ پر واضح دلائل والی آیات نازل کرتا ہوں۔تاکہ ان آیات کے ذریعے تمہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائے اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حقیقت ہے کہ میں تم پر شفقت کرنے والا مہربان ہوں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی محبت دیکھی اللہ تعالیٰ کی شفقت اور مہربانی دیکھی کہ اس نے ہمارے لیے آیات بھیجیں ہیں تاکہ ہم اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آجائیں اور ہم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی شفقت اور مہربانی سے یہ سلوک کر رہے ہیں کہ صرف اس کو عربی میں پڑھتے ہیں اور بس سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرلیا کیا ہم اندھیروں میں نہیں ہم نے اسے اردو میں سمجھ سمجھ کر روشنی میں آنا ہے کبھی اندھیرے پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا جب کبھی ہم کمرے میں بیٹھے ہوں اور لائیٹ چلی جائے تو آپ دیکھتے ہیں کہ ہمیں کچھ بھی نظر نہیں آتا جب ایک دم لائٹ آتی ہے تو ہمیں روشنی میں ایک ایک چیز الگ الگ نظر آتی ہے قرآن پاک بھی اللہ تعالیٰ کی وہ روشنی ہے جس کو پانے کے بعد انسان کو ہر بات صاف صاف نظر آتی ہے وہ جان جاتا ہے کہ قرآن پاک سمجھنے سے پہلے وہ اندھیروں میں تھا۔

خواتین وحضرات!

ان آیات سے بھی تعلیم کی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ ایک تعلیم یافتہ انسان قرآن پاک کو اردو ترجمے کے ذریعے سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی روشنی میں آسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ ایک رسول ﷺ جو تم کو واضح آیات پڑھ کر سناتا ہے تاکہ ایمان لانے والوں اور صالح عمل کرنے والوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لائے۔

سورۃ طلاق۔آیت 11۔پارہ نمبر 28

ایک رسول ﷺ جو تم کو اللہ تعالیٰ کی واضح آیات پڑھ کر سناتا ہے تاکہ ایمان لانے والوں اور صالح عمل کرنے والوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لائے جو کوئی اللہ پر ایمان لائے اور صالح عمل کرے گا۔اللہ تعالیٰ اسے ایسی جنت میں داخل کریں گے جن میں نہریں بہتی ہوئی ہونگی یہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا ۔بے شک اللہ تعالیٰ نے اس کو بہترین رزق دیا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو روشنی کہہ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔رسول ﷺ جو تم کو اللہ تعالیٰ کی صاف صاف آیات پڑھ کر سناتا ہے تاکہ ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لائے جو کوئی اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی جنت میں داخل کریں گے جن میں نہریں بہتی ہوئی ہونگی۔

غور کریں کہ رسول ﷺ ایمان لانے والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاتے ہیں۔

تاکہ وہ قرآن پاک کے ذریعے اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آجائیں اور اس روشنی میں وہ جو اعمال کرے گا وہ نیک اعمال ہونگے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی روشنی میں ہونگے اور ایسے ہی لوگوں کے لیے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں قرآن پاک کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی باتوں کو ماننے والے ان جنتوں میں رہیں گے یہاں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے بڑی عزت والی روزی کا انتظام کیا ہوا ہے۔

یہ ایات احادیث کو مسترد کرتیں ہیں۔

آج میں پہلے بتاؤں گی۔کہ مولوی حضرات رسول ﷺ کی اطاعت کے لیے اور احادیث کو وحی ثابت کرنے کے لیے بطور دلیل یہ ادھوری ایت سناتے ہیں۔اور وہ

اپنی خواہش سے نہیں بولتا ۔یہ اور کچھ نہیں ہے۔بس وحی ہے جو وحی کیا گیا ہے۔
۔جبکہ پوری ایت بھی ساتھ پیش کر رہی ہوں۔

سورہ نجم آیات 3 تا5 پارہ 27

اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتا ۔یہ اور کچھ نہیں ہے۔بس وحی ہے جو وحی کیا گیا ہے جسے بڑی قوتوں والے نے سکھایا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ یہ قرآن پاک اس کے سوا کچھ نہیں ہے۔کہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدوحی ہے۔اس میں رسول ﷺ نے اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولا۔یعنی یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کیا گیا ہے۔جسے بڑی قوتوں والے نے سکھایا ہے۔

آئیں دیکھیں کہ قرآن پاک کس نے سکھایا

سورہ رحمان آیات 1 تا 2 پارہ 27

رحمٰن نے قرآن پاک سکھایا ۔یعنی بڑے ہی مہربان نے قرآن سکھایا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ رحمٰن نے قرآن پاک سکھایا ۔یعنی بڑے ہی مہربان نے قرآن سکھایا۔یعنی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک سکھایا۔

تمام فرقہ پرست رسول ﷺ کی اطاعت کے لیے دلیل کے طور پر یہ مکمل ایت کے بجائے ادھوری ایت سنا کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔آج میں پہلے بتاؤں گی۔کہ مولوی حضرات رسول ﷺ کی اطاعت کے لیے اور احادیث کو وحی ثابت کرنے کے لیے بطور دلیل یہ ادھوری ایت سناتے ہیں۔ اور جو کچھ تمہیں رسولؐ دیں وہ لے لو جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔۔

۔آج پوری ایت دیکھیں اور قرآن پاک سے چیک کریں۔آپ دیکھیں گے کہ یہ آیت صحابہ کے بارے میں تھی۔اس مال فے کے بارے میں تھی جو اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کو دلوایا تھا۔آج اس آیت کا مکمل ترجمہ دیکھیں۔ تا کہ فرقہ پرستوں کا جھوٹ آپ کے سامنے آجائے۔

سورہ حشر۔آیت 7۔پارہ نمبر 28

جو مال فے یعنی مال مفت اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو بستیوں والوں سے دلوایا تو وہ اللہ تعالیٰ اور رسولؐ اور رشتہ دار اور یتیموں مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے تا کہ جو لوگ تم میں سے دولت مند ہیں ان ہی کے درمیان نہ گھومتا رہے۔اور جو کچھ تمہیں رسولؐ دیں وہ لے لو جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس مال کی بات ہو رہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے رسولؐ کو بغیر لڑے بستیوں سے دلوایا اللہ تعالیٰ صحابہ سے کہہ رہے ہیں کہ یہ سارا مال تمہارا نہیں ہے بلکہ اور بھی بہت سے اس میں حصہ دار ہیں۔جو رسول تمہیں مال دیں وہ لے لو اور جس مال سے روک دیں اس سے رک جاؤ یعنی رسولؐ کو پریشان نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔

خواتین وحضرات

سارا قرآن پاک ہم سے اس طرح بات کرتا ہے۔کہ آپ ﷺ کہہ دو یعنی رسول ﷺ ہم سے کہتے ہیں۔ یعنی ہمیں بتاتے ہیں۔ یعنی ہمیں آگاہ کرتے ہیں۔ہمیں خبردار کرتے ہیں۔اس طرح قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔اور اس قرآن پاک کے زریعے رسول ﷺ ہمارے درمیان قیامت تک رہیں گے۔۔

آئیں قرآن پاک کا ایک اور فیصلہ دیکھتے ہیں۔کہ فرقے بنانے والے کافر ہیں۔اور اس قرآن پاک کے ذریعے رسول ﷺ ہمارے درمیان قیامت تک رہیں گے۔اور ہم میں سے ہر انسان کو مرتے دم تک مسلم یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بن کر رہنا ہے اور فرقوں سے الگ تھلگ رہنا ہے۔کیونکہ کسی فرقے کی اطاعت کرنے سے ہم دوبارہ کافر بن جائیں گے۔

سورہ آل عمران آیات 100 تا 103 کا پہلا حصہ پارہ نمبر 4

اے ایمان والو! اگر تم کسی فرقے کی اطاعت کرو گے۔ اُن لوگوں میں سے جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں دوباہ کافر بنا دیں گے۔اور تم کفر کر بھی کیسے سکتے ہو۔جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔اور اللہ کا رسول ﷺ تمہارے درمیان ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لے گا۔وہ ضرور سیدھے راستے کی ہدایت پا لے گا ۔اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔اور تمہیں مسلم یعنی فرمابرداری کی حالت میں موت آنی چاہیے ۔اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔اور فرقے نہ بنانا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو رسول ﷺ کی آواز کہا ہے۔احادیث کو رسول ﷺ کی آواز نہیں کہا۔

قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔جس کے ذریعے رسول ﷺ نے ہمیں خبردار کیا۔مگر جو بہرے لوگ ہیں۔وہ رسول ﷺ کی آواز نہیں سنتے احادیث رسول ﷺ کی آواز ہرگز نہیں

سورہ انبیاء آیات 45 پارہ 17

آپ ﷺ کہہ دو کہ بے شک میں تمھیں وحی کے ذریعے خبردار کر رہا ہوں۔اور بہرے پکار کو نہیں سنا کرتے جب انہیں خبردار کیا جاتا ہے۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ بے شک میں تمھیں وحی کے ذریعے خبردار کر رہا ہوں اور بہرے پکار کو نہیں سنا کرتے جب انہیں خبردار کیا جاتا ہے۔

خواتین و حضرات

یہ قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔رسول ﷺ نے قیامت تک اس وحی کے ذریعے خبردار کیا ہے۔مگر مرتد یعنی فرقہ پرست رسول ﷺ کی پکار نہیں سنتے۔یعنی قرآن پاک کو نہیں سنتے۔

خواتین و حضرات

جب رسول ﷺ نے قرآن پاک کے ذریعے ہمیں خبردار کیا کہ فرقے نہیں بنانے۔اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن کو مظبوطی سے تھامنا ہے۔۔تو فرقہ ایک جھوٹی تہتر فرقوں والی حدیث رسول ﷺ سے منسوب کر کے رسول ﷺ کی آواز سننے کے بجائے بہرے بن گئے۔جس پیغام سے رسول ﷺ نے انہیں خبردار کیا تھا۔

یہ قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔جو قرآن پاک کی نہیں سنتا وہ اندھا بہرہ اور مردہ ہے۔اور جو قرآن پاک کی آیات کو مانے گا۔وہ ایمان والا اور مسلم ہے۔

سورہ نمل آیات 79 تا 81 پارہ 20

بس اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔بے شک آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے ہیں۔جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔اور نہ آپ اندھوں کو ہدایت دے کر کر گمراہی سے بچا سکتے ہیں۔آپ ﷺ صرف اسے سنا سکتے ہیں۔جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔بس وہی فرمانبردار ہیں۔یعنی مسلم ہیں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔کہ آپ تو صرف ان کو سنا سکتے ہیں۔جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔یعنی ہماری آیات کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔جسے صرف ایمان والے سن کر فرمابردار بن جاتے ہیں۔یعنی مسلم بن جاتے ہیں۔اور جو مرتد ہیں یعنی فرقہ پرست ہیں ۔وہی اندھے بہرے اور مردہ ہیں۔

خواتین وحضرات

ان ایات میں اللہ تعالی نے قران پاک نازل کرنے کے مقصد کو بیان کیا ہے اللہ تعالی فرماتے ہیں تا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے اختلافات کی وضاحت اس کتاب کے زریعے کریں۔جن میں لوگ اختلاف کرتے ہیں۔قران پاک قیامت تک آنے والے لوگوں کے اختلافات کی وضاحت کرنے والا ہے۔ااور یہ اختلاف کی وضاحت قرآن پاک کے زریعے رسول ﷺ قیامت تک کرتے رہیں گے۔

سورہ النحل ایت نمبر 64 پارہ نمبر 14

ترجمہ!

اور ہم نے اپ ﷺ پر یہ کتاب صرف اس لیے نازل کی ہے کہ اپ لوگوں کو وضاحت کردیں۔جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں اور یہ ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

خواتین وحضرات!

ان ایات سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک کے زریعے رسول ﷺ قیامت تک انے والے لوگوں اختلافات دور کریں گے۔۔یعنی قرآن پاک قیامت تک آنے والے لوگوں کے اختلافات کی وضاحت کرنے والا ہے۔یہ ایات بذات خود احادیث کا رد کرتی ہیں۔کیونکہ قرآن پاک اختلاف دور کرے گا نہ کہ احادیث۔۔۔۔جو مولوی ہر وقت سناتے رہتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

جو لوگ قرآن پاک سے اپنے اختلاف دور کریں گے۔اوران کو مانیں گے۔یعنی ایمان لائیں گے۔ایسے ایمان والوں کے لیے قرآں پاک ہدایت اور رحمت ہے۔۔۔۔۔

خواتین وحضرات

آج ہم احادیث کیا چیز ہے اس کے بارے میں اختلاف قرآن پاک سے دور کریں گے کیونکہ اس اختلاف کو واضح کرنے کا حق اللہ تعالی نے رسول ﷺ کو قرآن پاک کے زریعے دیا ہے ۔

خواتین وحضرات

آئیں رسول ﷺ کے زریعے جو کتاب یعنی قرآن پاک ہمیں اللہ تعالی کی طرف سے ملا ہے۔اس کے زریعے احادیث کے بارے میں جو اختلاف پایا جاتا ہے اس کو پہلے وضاحت سے سمجھیں اور پھر اپنا اختلاف دور کریں۔۔۔

خواتین وحضرات

سارا قرآن پاک ہی احادیث کے خلاف ہے۔مگر آپ کی تسلی کے لیے

آج میں آپ کو چند آیات قرآن پاک سے دکھاؤں گی۔جو احادیث کو رد کرتی ہیں۔اوران احادیث والوں کے لیے کیا کیا سزائیں تجویز کرتیں ہیں۔

تو کیا آپ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی اطاعت کریں گے۔

فرقہ پرست قرآن پاک کی عظیم الشان باتوں کو حدیثوں سے جھٹلاتے ہیں۔اس طرح بے حیائی کا حکم دیتے ہیں۔اس طرح یہ حدیث جو ان کے باپ دادا نے اللہ تعالی پر جھوٹ بنائی ہے۔اسے قرآن پاک کے برابر سمجھتے ہیں۔ بلکہ تشریح کی آڑ میں قرآن پر حاکم بنا رکھی ہے۔یہ وہ چیز ہے جس سے قرآن پاک کو جھٹلایا جاتا ہے۔

یہ آیات احادیث کو مسترد کرتیں ہیں۔

ان آیات میں میں اللہ تعالیٰ نے تین قسم کے لوگوں کو دکھایا ہے۔جو کسی کلام کو قرآن پاک کے برابر کرتے ہیں۔قیامت والے دن یہ سب سے زیادہ زلیل ہوں گے۔۔

سورہ انعام آیات 93 تا 94 پارہ 8

اور اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے۔یا کہے کہ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے۔اور جس نے کہا۔کہ میں بھی اس جیسا کلام پیش کر سکتا ہوں۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔اور کاش آپ دیکھیں۔کہ جب یہ ظالم موت کی سختیوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔اور فرشتے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہتے ہیں۔نکالو اپنی جانیں۔آج تمھیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا۔جو تم کہتے تھے۔اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ۔اور اس کی آیات کے بارے میں تکبر کرتے تھے۔اور ہمارے پاس اُسی طرح تنہا آگئے۔جیسا کہ پہلی بار ہم نے

تمھیں پیدا کیا تھا۔اور تمھارے ساتھ وہ سفارشی نہیں دیکھ رہے۔جنہیں تم خیال کرتے تھے۔کہ وہ تمھارے درمیان شریک ہیں۔بیشک تمھارے آپس کے تعلقات ٹوٹ گئے۔جو تم خیال کرتے تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے قرآن پاک سے تین ایک جیسے ظالموں کو دیکھا۔ پہلا وہ ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتا ہے۔ دوسرا وہ ہے جو کہتا ہے اُس پر وحی نازل ہوتی ہے۔حالانکہ اس پر وحی نازل نہیں ہوتی۔تیسرا کہے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے کلام کی طرح کلام پیش کرسکتا ہے۔یعنی قرآن پاک کے برابر کسی کلام کو کرے۔تو وہ ایسے ظالم ہیں۔کہ اُن پر موت سے پہلے ہی تکالیف کا آغاز شروع ہوجاتا ہے۔

خواتین وحضرات۔

اللہ تعالیٰ کی ان آیات کو مندرجہ زیل مثال سے واضح کرنا چاہتی ہوں۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے تین قسم کے لوگوں کو دکھایا۔ایسا خیال کریں کہ تین مرد ہیں۔تینوں مردوں کے پاس ایک ایک کتاب ہے۔پہلا اپنی کتاب پیش کرتا ہے۔جس میں اس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے ہیں یعنی وہ باتیں قرآن پاک میں موجود نہیں ہوتی۔مگر وہ اللہ تعالیٰ کا نام لگاتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا ہے۔دوسرا مرد بھی ایک کتاب پیش کرتا ہے وہ کہتا ہے۔کہ میرے اوپر وحی نازل ہوئی ہے۔ حالانکہ اُس پر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی۔تیسرا انسان کوئی فرقہ پرست ہے۔وہ بھی ایک کتاب پیش کرتا ہے۔اُس پر اُس کے فرقے کی کوئی حدیثیں لکھی ہوئی ہیں۔وہ کہتا ہے۔کہ یہ قرآن پاک کے برابر ہے۔یہ تینوں ایک جیسے گناہ میں مبتلا ہیں۔یہ تینوں ایک جیسے ظالم ہیں۔حالانکہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں۔کہ تمام انسان اور جن ملکر قرآن پاک کی طرح کلام نہیں بنا سکتے۔اب جو لوگ اس طرح کی بات کریں گے۔وہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلانے والے ہیں۔کہ ان کے پاس کوئی قرآن کی طرح کی چیز موجود ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ تینوں نے ایک جیسی چیزیں ایجاد کیں۔جو قرآن پاک کے برابر سمجھیں گئیں۔اب مرتے ہی ان کا حشر شروع ہونے والا ہے۔

ہمارا المیہ یہ ہے۔کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے کلام کو نظر انداز کردیا ہے۔اور قرآن پاک کی جگہ یا اسکے برابر اپنے فرقوں کو کرلیا ہے۔یا قرآن پاک سے بھی بڑھا دیا ہے۔نعوز باللہ میں نے خود ایک عالم کو یہ کہتے سُنا۔کہ ہم بخاری شریف کو قرآن پاک پر ترجیح دیتے ہیں۔ایسے فرقہ پرست نام نہاد عالم ان آیات میں اپنا حشر دیکھ لیں۔ہر فرقے والے اپنی حدیثوں کو ٹھیک اور دوسروں کی حدیثوں کو ناقبل عمل سمجھتے ہیں۔بلکہ کافر سمجھتے ہیں۔حالانکہ اللہ تعالیٰ کا تمام فرقہ پرستوں کے نام قرآن پاک میں پیغام موجود ہے۔جو لوگ بھی حدیثوں کو قرآن پاک کے برابر سمجھتے ہیں۔وہ ظالم ہیں۔اور ان کا بہت برا حشر شروع ہوگا۔

خواتین وحضرات۔

اس کتاب میں وضاحت کررہی ہوں۔کہ جو لوگ حدیثوں کو قرآن پاک کے برابر سمجھتے ہیں۔ان میں اور غلام احمد قادیانی میں کوئی فرق نہیں ہے۔وہ کہتا تھا کہ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے۔یعنی اس نے اپنی باتوں کو قرآن پاک کے برابر کیا۔اور تمام فرقوں نے بھی اسی جیسا ہی کام کیا۔کہ رسول ﷺ کے دیے ہوئے قرآن پاک کے برابر اپنی حدیثوں کو قرآن پاک کے برابر سمجھتے ہیں۔ان میں اور غلام احمد قادیانی میں کوئی فرق نہیں ہے۔اسی طرح کوئی ایک ایسی کتاب لائے۔جس میں باتیں لکھی ہوں۔جیسا کہ موت کا منظر نامی ایک کتاب ہے۔اور کوئی کہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی باتیں ہیں۔خبردار ہوجاؤ۔کہ یہ تینوں ایک جیسے ملزم اور مجرم ہیں۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کلام صرف اور صرف قرآن پاک ہے۔اس کے علاوہ کوئی دوسرا کلام اللہ تعالیٰ کا نہیں ہے۔اور ہم نے صرف رسول ﷺ کو اپنا پیغام پہنچانے والا تسلیم کیا ہے۔اس کے علاوہ کسی اور کو تسلیم نہیں کرتے۔اور نہ کسی دوسرے پر یقین کرتے ہیں۔

کیا رسول ﷺ ہمارے پاس قرآن پاک نہیں لائے۔ ہم نے آیات سنی ہیں اور سنائی ہیں۔کیونکہ رسول ﷺ نے ہمیں مقدس آیات سنائی ہیں۔

یہ آیات احادیث کو مسترد کرتیں ہیں۔

فرقہ پرست بڑے خوش ہیں کہ وہ دین کا کام کررہے ہیں۔حالانکہ رسول ﷺ جو قرآن پاک لائے ہیں۔ اس کو تو انہوں وضاحت سے بیان نہیں کیا۔ان لوگوں سے اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کے زریعے قرآن پاک میں کیا کہہ رہے ہیں۔آئیں دیکھتے ہیں۔

آل عمرآن آیات 187 تا 188 پارہ 4

اور اللہ تعالیٰ نے ان سے وعدہ لیا جو کتاب یعنی قرآن پاک انہیں دیا گیا تھا۔کہ تم نے اسے ضرور وضاحت سے بیان کرنا ہے۔اور اسے چھپانا نہیں ہے۔تو انہوں نے اس عہد کو پسِ پشت ڈال دیا۔اور انہوں نے بہت تھوڑی قیمت کے بدلے بیچ دیا۔بہت برا ہے جو وہ لیتے ہیں ۔آپ ہرگز خیال نہ کریں۔ان کو جو خوش ہوتے ہیں جو اس بات سے جو وہ کرتے ہیں۔پسند کرتے ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے۔وہ کام جو انہوں نے نہیں کیا۔تو آپ یہ خیال نہ کریں۔کہ یہ لوگ عذاب سے نجات پائیں گے۔اور انکے لیے دردناک عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔جو قیامت تک آنیوالے لوگوں کے نام ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے ان سے وعدہ لیا جو کتاب یعنی قرآن پاک انہیں دیا گیا تھا۔کہ تم نے اسے ضرور وضاحت سے بیان کرنا ہے۔اور اسے چھپانا نہیں ہے۔تو انہوں نے اس عہد

کو پسِ پشت ڈال دیا۔اور انہوں نے بہت تھوڑی قیمت کے بدلے بیچ دیا۔ بہت برا ہے جو وہ لیتے ہیں ۔
آپ ہرگز خیال نہ کریں۔ان کو جو خوش ہوتے ہیں جو اس بات سے جو وہ کرتے ہیں۔ پسند کرتے ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے۔ وہ کام جو انہوں نے نہیں کیا۔تو آپ یہ خیال نہ کریں۔کہ یہ لوگ عذاب سے نجات پائیں گے۔اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔
خواتین وحضرات!
ان آیات میں پیغام اُن لوگوں کے نام بھی ہے۔ جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔جنہوں نے قرآن پاک کو چھپایا مثلاً اہل کتاب جو چھپانے کے ساتھ ساتھ آیات کو سمجھنے کے بعد بدل دیتے تھے اور یہ پیغام قیامت تک آنے والے نام نہاد مفسروں اور فرقہ پرستوں کے نام بھی ہے۔کہ وہ خود کو بہت مبارک خیال کرتے ہیں۔حالانکہ ان کو جس کام کا حکم دیا گیا تھا۔وہ انہوں نے کیا ہی نہیں۔یہ بڑے خوش ہیں۔حالانکہ انہوں نے اطیع الرسول کی آڑ میں قرآن پاک کو پس پشت ڈال دیا ہے۔اور وضاحت سے قرآن پاک بیان ہی نہیں کیا۔تو آپ یہ خیال نہ کریں۔کہ یہ لوگ عذاب سے نجات پائیں گے۔بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔
خواتین وحضرات!
نام نہاد مفسر اور فرقہ پرست بڑے خوش ہیں کہ وہ دین کی خدمت کر رہے ہیں۔حالانکہ رسول ﷺ نے انہیں قرآن پاک دیا تھا قرآن پاک کا پیغام دیا تھا انہوں نے یہ پیغام تو لوگوں تک پہنچایا ہی نہیں پھر وہ کس کارنامے پر خوش ہوتے ہیں۔جو فرقوں کی غلامی پر وہ لوگوں کو مجبور کرتے ہیں۔اور قرآن پاک کو پس پشت ڈال رکھا ہے۔اس کام پر خوش ہیں
ایسے لوگوں کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کا تعلق ہی ختم کر دیا ہے۔ان لوگوں کا تو رسول ﷺ کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں۔خامخواہ ہی اپنی نظروں میں مبارک بنے بیٹھے ہیں۔

یہ آیات احادیث کو مسترد کرتیں ہیں۔

جو قرآن پاک کی تعلیمات رسول ﷺ کو دی گئیں۔وہی پہلے رسولوں کو بھی دی گئیں۔۔
کیا پہلے رسولوں کو بھی احادیث دی گئی تھی کیا تب بھی سنی شعیہ دیوبندی بریلوی تھے ۔اگر آپ کا جواب نہیں میں ہے۔تو پھر اس آیت پر ایمان لے آئیں۔جو رسول ﷺ کے زریعے ہمیں نصیحت یعنی قرآن پاک دیا ہے کہ یہی قرآن پاک پہلے رسولوں کو بھی دیا گیا۔رسول ﷺ کی آواز پر ایمان لے آئیں۔جو رسول ﷺ ہمیں بتا رہے ہیں ۔یعنی رسول ﷺ کو وحی خفی نہیں دی گئی۔۔۔

سورہ انبیاء آیت 25 پارہ 17
کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اور معبود بنا رکھے ہیں۔کہہ دو۔کہ تم اپنی دلیل تو لاؤ۔یہ نصیحت یعنی قرآن اُن کا ہے۔جو میرے ساتھ ہیں۔اور اُنکی نصیحت ہے جو مجھ سے پہلے تھے۔بلکہ ان میں اکثر سچ کو جانتے ہی نہیں۔اس لیے وہ اس سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔اور آپ ﷺ سے پہلے کوئی رسول ایسا نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس کو یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔صرف میری بندگی یعنی غلامی کرو۔
خواتین وحضرات
آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کہہ رہے ہیں۔یہ قرآن پاک اُن کا ہے۔جو میرے ساتھ ہیں۔اور یہی قرآن پاک اُن لوگوں کے لیے بھی تھا جو مجھ سے پہلے تھے۔یعنی قرآن پاک کی تعلیمات ہی ہر دور میں آئیں۔اور ہر دور میں ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کا حکم ہر رسول کے زریعے دیا گیا۔

یہ آیات احادیث کو رد کرتیں ہیں۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو وحی کے سوا کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے منسوب کرنے پر پابندی لگا دی تھی۔پھر وحی خفی کا اللہ تعالیٰ پر بہتان کس نے باندھا ہے۔

) سورہ بنی اسرائیل آیات 73 تا 75 پارہ 15
جو وحی ہم نے آپ ﷺ پر نازل کی ہے۔اور قریب تھا کہ یہ لوگ آپ ﷺ کو فتنے میں ڈال کر اس وحی سے بہکا دیں۔تاکہ تم اسکے علاوہ ہم پر جھوٹ بناؤ۔اور اس صورت میں تمھیں وہ دوست بنا لیتے۔اور اگر ہم تمھیں ثابت قدم نہ رکھتے۔یقیناً قریب تھا۔کہ آپ ﷺ ضرور اُن کی طرف تھوڑا سا جھک جاتے۔اس صورت میں ہم آپ ﷺ کو زندگی میں بھی دوگنی عذاب کا مزہ چکھاتے اور موت کے بعد بھی دوگنی سزا دیتے۔پھر آپ ﷺ کو ہمارے مقابلے میں کوئی مددگار نہ ملتا۔
خواتین وحضرات۔
آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کو وحی کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی بات منسوب کرنے کی اجازت نہیں تھی۔
خواتین وحضرات۔
لوگوں نے آپ ﷺ کو بھی نہیں چھوڑا۔لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی وحی کے ساتھ جھوٹ شامل کرنے کی کوشش کی۔لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ثابت قدم رکھا۔اگر ہم نے بھی ثابت قدم رہنا ہے۔تو ہمیں بھی وحی کیساتھ اور کسی کی طرف جھکنے کی ضرورت نہیں۔ورنہ یہ سزا ہمارا مقدر بن جائے گی۔

یہ آیات احادیث کو مسترد کرتیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے صحابہ کو حدیثوں کے لیے بیٹھنے سے منع کر دیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا تو پھر بعد میں آنے والوں نے کس طرح صحابہ کے بارے میں جھوٹ بولا اور ان کے نام سے احادیث منسوب کیں ۔وجہ وجہ ؟

سورہ احزاب آیت 53 کے پہلے چار حصے کا ترجمہ پارہ 22

اے ایمان والو۔ تم نبی کے گھروں میں مت داخل ہوا کرو۔ مگر جب تمھیں اجازت دی جائے۔ کھانے کے لیے۔ کہ اس کے پکنے کا انتظار کرو۔ اور لیکن جب تمھیں بلایا جائے ۔تو اُس وقت داخل ہو جاؤ۔ پھر جب کھانا کھا لو تو اُٹھ کر چلے جاؤ۔ اور حدیثوں کے لیے مت بیٹھو۔ بیشک تمھاری یہ بات نبی کو تکلیف دیتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سچ سے نہیں شرماتا۔ اور تمھیں کوئی چیز مانگنی ہو تو پردے کے باہر سے مانگو۔ تمھاری یہ بات تمھارے لیے اور ان کے دلوں کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے۔

خواتین وحضرات!

یاد رہے۔ کہ فرقے بنانے والے اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے منع کرنے کے باوجود فرقے بنائے ہیں۔ اور صحابہ کے نام پر احادیث کی تشہیر کرتے ہیں۔ اور نہ ماننے والوں کو مرتد کہتے ہیں۔

یہ آیات احادیث کو مسترد کرتیں ہیں۔

کفر کرنے والے یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والے یعنی مولوی قیامت دن اپنی حدیثیں چھپاتے پھریں گے۔ کیونکہ دنیا میں ہر فرقہ اسی کے ذریعے قرآن پاک کو جھٹلاتا ہے۔ آئیں آیات دیکھتے ہیں

سورہ النسا۔ آیت 40 تا 42۔ پارہ نمبر 5

بے شک اللہ تعالیٰ کسی پر زرہ برابر ظلم نہیں کرتا اگر کسی نے نیکی کی ہوگی تو اللہ تعالیٰ اسے دگنا کر دے گا اور اپنے پاس سے بہت بڑا اجر دے گا پھر کیا ہوگا اس دن جبکہ ہم ہر امت میں سے ایک گواہ کھڑا کریں گے اور آپ ﷺ کو ان پر گواہ لائیں گے تو جن لوگوں نے کفر کیا ہوگا اور رسول ﷺ کی نافرمانی کی ہوگی وہ اس دن تمنا کریں گے ۔کہ کاش ان پر زمین ہموار کر دی جائے اور اللہ تعالیٰ سے وہ کوئی حدیث چھپا نہ سکیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اس دن پھر کیا ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ یعنی رسول لائیں گے۔ اور ہم پر گواہی دینے کیلئے آپ ﷺ کو ہم پر گواہ لائیں گے تو جن لوگوں نے کفر کیا ہوگا یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہوگی اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی ہوگی وہ اس دن تمنا کریں گے کاش زمین پھٹ جائے اور وہ اس میں سما جائے۔ اور اُس دن وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی حدیث چھپا نہ سکیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ جب رسول ﷺ کو ہم پر گواہ بنا کر لائیں گے۔ تو رسول ﷺ کی نافرمانی کرنے والے یعنی کفر کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے اپنی اپنی حدیثوں کو چھپا نہ سکیں گے۔ جس کے بل پر آج وہ قرآن پاک کو جھٹلاتے ہیں۔ فرقہ پرست تمنا کریں گے۔ کاش زمین پھٹ جائے اور وہ اس میں سما جائے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے حدیث کے ذریعے قرآن پاک کو جھٹلانے والوں کا انجام دیکھا۔ قیامت والے دن کوئی راوی یا صحابی ہم گواہ نہیں ہوگا۔ بلکہ رسول ﷺ گواہ ہوں گے ۔اسی طرح ہر امت پر ان کا رسول گواہ ہوگا۔۔۔۔

یہ آیات احادیث کو مسترد کرتیں ہیں۔

آئیں قرآن پاک سے دیکھتے ہیں کہ حدیث کے ذریعے قرآن پاک سے روکنے والے والے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ بے ہودہ احادیث خرید کر بغیر علم والے لوگوں کو قرآن پاک سے گمراہ کرتے ہیں۔ جیسا کہ مولوی قرآن پاک کی کوئی ادھوری ایت پڑھ کر احادیث سنانا شروع ہو جاتے ہیں۔ جیسا کوئی پوچھے کہ مولوی صاحب اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔ تو پھر آپ لوگوں نے فرقے کیوں بنائے ہیں۔ تو وہ جواب میں تہتر فرقوں والی حدیث سنا دیتے ہیں۔ کہ رسول ﷺ

نے فرمایا تھا۔کہ تہتر فرقے بنیں گے ۔۔۔۔۔اس طرح حدیث سنا کر لوگوں کو قرآن پاک سے گمراہ کر دیتے ہیں ۔اور اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔انہی لوگوں کیلئے قیامت میں رسوا کر دینے والا عذاب ہوگا اور جب اس کو ہماری آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ منہ پھیر کر تکبر کرتا ہوا ایسے چل دیتا ہے گویا کہ جیسے اس نے سنا ہی نہیں گویا کہ اس کے دونوں کانوں میں بہرہ پن ہے پس اس کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے۔

سورہ لقمان۔آیات 2 تا 9۔پارہ 21

یہ حکمت والی کتاب کی آیات ہیں جو احسان کرنے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں اور لوگوں میں وہ بھی ہیں جو فضول حدیث خریدتا ہے۔تا کہ وہ لوگوں کو بغیر علم کے اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیں اور اس کا مذاق اڑائے انہی لوگوں کیلئے قیامت میں رسوا کر دینے والا عذاب ہوگا اور جب اس کو ہماری آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ منہ پھیر کر تکبر کرتا ہوا ایسے چل دیتا ہے گویا کہ جیسے اس نے سنا ہی نہیں گویا کہ اس کے دونوں کانوں میں بہرہ پن ہے پس اس کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے۔بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کئے ان کیلئے نعمتوں والے جنتیں ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے لوگ دکھائے ہیں۔ایک قسم اُن لوگوں کی ہے۔جو ایمان والے ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو ماننے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو احسان کرنے والا کہہ رہے ہیں۔ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔یہ حکمت والی کتاب کی آیات ہیں جو احسان کرنے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کئے ان کیلئے نعمتوں والے جنتیں ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔دوسری قسم اُن لوگوں کی ہے۔جن کے لیے زلیل کر دینے والا عذاب ہے۔یہ وہ انسان ہے ۔ جو فضول حدیث خریدتا ہے۔تا کہ وہ لوگوں کو بغیر علم کے اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیں اور اس کا مذاق اڑائے انہی لوگوں کیلئے قیامت میں رسوا کر دینے والا عذاب ہوگا اور جب اس کو ہماری آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ منہ پھیر کر تکبر کرتا ہوا ایسے چل دیتا ہے گویا کہ جیسے اس نے سنا ہی نہیں گویا کہ اس کے دونوں کانوں میں بہرہ پن ہے پس اس کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ بہرہ اس شخص کو کہہ رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات سن کر اکڑ کر منہ پھیر کر چل دیتا ہے ایسے شخص کے لئے دردناک عذاب کی خوشخبری ہے یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کرتے ہیں اور مذاق اڑاتے ہیں جو فضول حدیث خریدتے ہیں۔تا کہ بغیر علم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیں ایسے لوگوں کیلئے دردناک عذاب کی خوشخبری ہے بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کئے ان کے لئے نعمتوں والے باغ ہوں گے جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے یہ وعدہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے کر رہے ہیں جنہوں نے حکمت والی کتاب کی آیات کے مطابق عمل کیا ہوگا جو احسان کرنے والوں کیلئے ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کیلئے جو نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں یہ لوگ اپنے رب کیطرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی باتوں کو ماننے والے جنت میں جائیں گے یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ فرقہ پرستوں کے پاس قرآن پاک کا علم تو ہوتا نہیں۔ فرقہ پرست بغیر علم کے لوگوں کو حدیث کے زریعے قرآن پاک سے روکتے ہیں۔اور گمراہ کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آئیں اس بات کا جواب تلاش کرتے ہیں ۔سوال ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کا راستہ کس کو کہتے ہیں

جواب۔۔سورہ مزمل آیت نمبر 19 پارہ 29 میں اللہ تعالیٰ جواب دیتے ہیں:

’’بے شک یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ بنالے۔‘‘

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والا راستہ کہہ رہے ہیں۔یعنی قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔

آئیں قرآن پاک سے پھر اللہ تعالیٰ کے راستے کا جواب تلاش کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ سورہ ’دہر‘‘ آیت نمبر 29 پارہ نمبر 29 میں جواب دیتے ہیں:

’’بے شک یہ قرآن تو نصیحت ہے بس جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ بنالے۔‘‘

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کا راستہ کہہ رہے ہیں۔

سورہ فرقان۔آیات 56 تا 57۔پارہ 19

اور ہم نے آپ ﷺ کو صرف خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے کہ دیجیے کہ میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا سوائے اس کے کہ جو کوئی چاہے وہ اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ بنالے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ کا قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام خطاب ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں میں قرآن کی تبلیغ پر تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا سوائے اس کے کہ جو کوئی چاہے وہ اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ اختیار کرلے۔

ان آیات میں راستہ قرآن پاک کو کہا گیا ہے جس میں ہمارے لیے خوشی کی باتیں اور ڈرانے والی باتیں ہیں تاکہ ہم خوشی والی باتوں کو جان کر جنت میں جاسکیں اور ڈرانے والی باتوں سے دور رہ کر جہنم سے بچ سکیں۔یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والا راستہ ہے جو انسان بھی چاہے اسے اختیار کرلے۔

یہ آیات احادیث کو مسترد کرتیں ہیں۔

حکم اور علم اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے کو کہتے ہیں۔دیکھیں۔

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا وہ علم ہے جو ہمارے لیے حکم کی حیثیت رکھتا ہے اگر ہم نے قرآن پاک کے علم کے علاوہ کسی اور خواہشات کی اطاعت کی تو ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی ولی ملے گا نہ بچانے والا۔

یعنی اگر ہم قرآن پاک کے علم اور حکم کو چھوڑ کر اپنے فرقوں کے خواہشات کی اطاعت کرتے رہے۔تو ہمیں اللہ تعالیٰ سے بچانے والا کوئی نہیں ہوگا۔

سورہ رعد آیت 37 پارہ 13

اور اس طرح ہم نے اس قرآن کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے جب کہ آپ کے پاس علم آچکا ہے اگر آپ نے ان کی خواہشات کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی آپ کا ولی ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا۔

خواتین وحضرات!

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا وہ علم ہے جو ہمارے لیے حکم کی حیثیت رکھتا ہے اگر ہم نے قرآن پاک کے علم کے علاوہ کسی اور خواہشات کی اطاعت کی تو ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی ولی ملے گا نہ بچانے والا۔

یعنی اگر ہم قرآن پاک کے علم اور حکم کو چھوڑ کر اپنے فرقوں کے خواہشات کی اطاعت کرتے رہے۔تو ہمیں اللہ تعالیٰ سے بچانے والا کوئی نہیں ہوگا۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے اگر ہم اپنے فرقوں کے اماموں کی خواہشات کی اطاعت کریں گے۔تو ہمیں اللہ تعالیٰ سے بچانے والا کوئی نہیں ہوگا۔

یہ آیات احادیث کو مسترد کرتیں ہیں۔

قرآن پاک کی شان دیکھیے کہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے نازل کیا۔یاد رکھیں کہ احادیث کا اللہ تعالیٰ کے علم سے کوئی لینا دینا نہیں۔۔۔

سورہ نساء۔آیت 166۔پارہ 6

اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ اس نے جو کچھ آپ ﷺ پر نازل کیا ہے اپنے علم کی بنا پر نازل کیا ہے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں اگرچہ اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔

خواتین حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے علم کے بارے میں گواہی دے رہے ہیں۔اور فرشتے بھی گواہی دے رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ اس نے جو کچھ آپ ﷺ پر نازل کیا ہے اپنے علم کی بنا پر نازل کیا ہے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں اگرچہ اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔یعنی قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا علم ہے۔
قرآن پاک کی شان دیکھیے کہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے نازل کیا۔یاد رکھیں کہ احادیث کا اللہ تعالیٰ کے علم سے کوئی لینا دینا نہیں۔۔۔جیسا کہ ایک حدیث ہے۔کہ کسی نمازی کے آگے سے گدھا کتا یا عورت گزر جائے تو اس کی نماز باطل ہوجائے گی۔اس حدیث میں گدھا کتا اور عورت کو برابر کیا گیا ہے۔اس طرح کی حدیثیں سن

کرلوگوں کے منہ کھلے رہ جاتے ہیں۔یعنی ہکا بکا رہ جاتے ہیں۔تو یاد رکھیں کہ ہر قسم کی احادیث کے ساتھ رسول ﷺ اور اللہ تعالیٰ کے علم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔۔

یہ ایات احادیث کا مسترد کرتیں ہیں۔۔
ان ایات میں اللہ تعالی نے اللہ تعالی نے دو قسم کے لوگوں کو دکھایا ہے ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والے قران پاک کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں ان کی برائیاں ان سے اللہ تعالی دور کردے گا اور ان کی حالت کو سنوار دے گا۔اس لیے کہ یہ اس چیز کی اطاعت کرتے ہیں جو اللہ تعالی کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ان کے مقابلے میں دوسرے وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالی کے نافرمان ہیں جو جھوٹ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔
سورہ محمد ایت نمبر 2 اور 3
ترجمہ۔!
اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے اور اس پر ایمان لائے جو محمد پر نازل کیا گیا۔اور وہی ان کے رب کی طرف سے سچ ہے۔اللہ تعالی ان کی برائیاں دور کردے گا۔اور ان کی حالت سنوار دے گا۔
یہ اس لیے کہ کافروں یعنی نافرمانوں نے جھوٹ کی اطاعت کی۔اور جو لوگ ایمان لائے انہوں نے اس کی اطاعت کی جو ان کے رب کی طرف سے سچ نازل ہوا ہے۔اس طرح اللہ تعالی لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے۔
خواتین وحضرات!
ان ایات سے ثابت ہوا کہ سچ صرف وہی ہے۔جو محمد ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے نازل کیا،
یعنی قرآن پاک۔۔۔اس کے علاوہ احادیث یا کوئی دوسری چیز سچ نہیں۔۔۔۔۔۔

یہ آیات احادیث کو مسترد کرتیں ہیں۔
ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے۔کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی رسول کو غیب کا علم دینا چاہتے ہیں۔ تو اسے گن رکھا ہوتا ہے۔۔یعنی کسی پیغام پہنچانے والے کو غیب کا علم دیتے ہیں۔ تو اس کے آگے اور پیچھے محافظ لگا دیتے ہیں۔تا کہ محافظ معلوم کریں کہ پیغام پہنچانے والے نے غیب کا علم لوگوں تک پہنچا دیا ہے۔جو وحی کا علم ہوتا ہے۔اور لوگوں تک پہنچانے کے لیے ہوتا ہے۔جو رسولوں کے پاس ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ کے احاطہ میں ہوتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے اسے گن کر رکھا ہوتا ہے۔۔۔جبکہ احادیث کے بارے میں ہرگز ایسا نہیں ہے۔ہر نام نہاد امام جنہوں نے احادیث کی کتابیں لکھی ہیں۔ہر امام نے پانچ پانچ چھ چھ لاکھ احادیث میں سے چند ہزار منتخب کیں۔اور باقی کو مسترد کیا۔جبکہ اللہ تعالیٰ جو وحی رسول کو دیتا ہے اسے گن کر رکھا ہوتا ہے۔اور رسول ﷺ کے ساتھ فرشتے بھی ہوتے ہیں۔اس ایت سے یہ بات ڈکلیئر ہو جاتی ہے۔کہ احادیث کوئی چھپی ہوئی وحی نہیں۔جسے اماموں نے اپنی مرضی سے ضائع کیا۔۔۔
خواتین وحضرات!
ان ایات سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے علاوہ رسول ﷺ کو کوئی وحی نہیں دی۔۔۔اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے غیب کا علم گن کر رکھا ہوا ہے۔
) سورہ جن آیات 26 تا 28 پارہ 29
اللہ تعالیٰ غیب کا علم جاننے والا ہے۔۔۔پس وہ اپنے غیب کو کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔مگر سوائے اپنے پسندیدہ رسول کے۔تو بیشک اس کے آگے اور پیچھے محافظ یعنی فرشتے لگا دیتا

ہے۔تا کہ وہ معلوم کریں۔کہ اُنہوں نے اپنے رب کے پیغام پہنچا دیے ہیں۔اور جو ان کے پاس ہے۔ اس کے احاطہ علم میں ہے۔اور اُس نے ہر چیز کو گن رکھا ہے۔
خواتین وحضرات۔
تمام دنیا میں اس بات کے لیے جھگڑا ہوتا ہے۔کہ درست کتاب کون سی ہے۔یہ ایک غیب کا علم ہے۔کہ درست کتاب کون سی ہے۔اللہ تعالیٰ اپنے بندوں یعنی غلاموں میں سے جسے چاہتے ہیں۔یہ علم اُسے دیتے ہیں۔یہ آیات اسی بارے میں ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔
کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی رسول کو غیب کا علم دینا چاہتے ہیں۔یعنی کسی پیغام پہنچانے والے کو غیب کا علم دیتے ہیں۔ تو اس کے آگے اور پیچھے محافظ لگا دیتے ہیں۔تا کہ محافظ معلوم کریں کہ پیغام پہنچانے والے نے غیب کا علم لوگوں تک پہنچا دیا ہے۔جو وحی کا علم ہوتا ہے۔اور لوگوں تک پہنچانے کے لیے ہوتا ہے۔جو رسولوں کے پاس ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ کے احاطہ میں ہوتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے اسے گن کر رکھا ہوتا ہے۔

یہ ایات احادیث کو مسترد کرتی ہیں

پوسٹ نمبر 14

ان ایات میں اللہ تعالی قران پاک کے بارے میں فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم قران پاک کے ساتھ اگر کوئی بات خود سے شامل کرتے تو اللہ تعالی ان کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے اور ان کی گردن کی رگ کاٹ دیتے۔۔۔پھر اللہ تعالی قران پاک کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ قران پاک تو اللہ تعالی کے نصیحت ہے۔۔پھر اللہ تعالی اپنے نافرمانوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جو میرے نافرمان قران پاک کو جھٹلاتے ہیں ان کے لیے حسرت کا باعث ہوگا کیونکہ کہ یہ قران پاک یقینی سچائی ہے۔
ان ایات سے ثابت ہوتا ہے کہ نصیحت صرف قران پاک ہے اس کے علاوہ باقی کچھ نہیں ہے فرقہ پرست یعنی اللہ تعالی کے نافرمان جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جھوٹ منسوب کر کے قران پاک کو جھٹلاتے ہیں تو یہ ان کے لیے حسرت کا باعث ہوگا. اللہ تعالی فرماتے ہیں یہ قران پاک یقینی سچائی ہے۔یہ قران پاک پرہیزگاروں کے لیے اللہ تعالی کی نصیحت ہے۔اپنے رب کی تسبیح کرو جو عظمت والا ہے۔

) سورہ الحاقہ آیات 43 تا 48 پارہ 29

اور یہ قرآن پروردگار عالم کا نازل کیا ہوا ہے۔اور اگر وہ کوئی بات خود سے بنا کر ہمارے زمہ لگا تا تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے۔اور اس کی گردن کی رگ کاٹ دیتے۔پھر تم میں سے کوئی ہمیں روکنے والا نہ ہوتا۔اور بیشک یہ تو پرہیزگاروں کے لیے نصیحت ہے۔اور ہم خوب جانتے ہیں کہ تم میں سے بعض جھٹلانے والے ہیں۔اور بلاشبہ یہ کافروں یعنی فرمانوں کے لیے حسرت کا باعث ہوگا۔اور بیشک یہ قرآن تو یقینی سچائی ہے۔پس آپ ﷺ اپنے رب کی تسبیح کرتے رہیے۔جو بڑی عظمت والا ہے۔
خواتین وحضرات!
ان ایات سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالی نے قرآن پاک کے بارے میں فرمایا کہ بے
شک یہ قرآن پاک ُتو یقینی سچائی ہے۔۔۔۔جس میں رسول ﷺ کو اپنی بات شامل کرنے کی اجازت نہیں

یہ ایات احادیث کو مسترد کرتی ہیں

پوسٹ نمبر 13

ان ایات میں اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش سے نہیں بولتے یہ قران پاک وہی ہے جو اس کی طرف وحی کیا گیا ہے جسے بڑی قوتوں والے نے سکھلایا ہے یعنی اللہ تعالی نے سکھلایا ہے
سورہ نجم آیات 3 تا 5 پارہ 27
اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتا۔یہ اور کچھ نہیں ہے۔بس وحی ہے جو وحی کیا گیا ہے۔جسے بڑی قوتوں والے نے سکھایا ہے۔
خواتین وحضرات
آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرماتے ہیں۔کہ یہ قرآن پاک اس کے سوا کچھ نہیں ہے۔کہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ وحی ہے۔اس میں رسول ﷺ نے اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولا۔یعنی یہ قرآن پاک اللہ تعالی کی طرف سے وحی کیا گیا ہے۔جسے بڑی قوتوں والے نے سکھایا ہے۔یعنی اللہ تعالی نے سکھایا ہے

خواتین وحضرات

مزید دیکھتے ہیں کہ قران پاک سکھانے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے

) سورہ رحمٰن آیات 1 تا 2 پارہ 27

رحمٰن نے قرآن پاک سکھایا۔یعنی بڑے ہی مہربان نے قرآن سکھایا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ رحمٰن نے قرآن پاک سکھایا۔یعنی بڑے ہی مہربان نے قرآن سکھایا۔یعنی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک سکھایا۔

یہ ایات احادیث کو مسترد کرتی ہیں۔۔

قرآن پاک کیا ہے اور ایمان کیا ہے۔ان کو جاننے کا کیا طریقہ ہے۔۔۔۔۔

ان ایات میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے کہ اگر ہم نے جاننا ہے۔یعنی سمجھنا ہے۔کہ قرآن پاک کیا ہے یعنی اس کو نازل کرنے کا کیا مقصد ہے اور ایمان کسے کہتے ہیں۔اس کے لیے ہمیں قران پاک کی روشنی میں آنا پڑے گا۔اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے گا ہدایت دے گا۔

اس طرح یہ ایات احادیث کو مسترد کرتیں ہیں۔

جیسا کہ مولوی کہتے ہیں کہ احادیث قرآن پاک کی تشریح کریں گی تو ہمیں قرآن پاک کی سمجھ آئے گی۔جبکہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔ کہ قرآن پاک کی روشنی میں آپ کو پتہ چلے گا کہ ایمان کیا ہے اور قرآن پاک کیا ہے۔۔۔۔اس طرح اللہ تعالیٰ اور مولوی اپس میں اختلاف کرتے ہیں۔

:سورہ شوریٰ آیات 52 تا 53 پارہ 25

اور اسطرح ہم نے اپنے حکم سے ایک روح آپ ﷺ کی طرف وحی کی۔اس سے پہلے آپ ﷺ نہیں جانتے تھے۔کہ کتاب اور ایمان کیا ہوتا ہے۔لیکن اس قرآن کو ہم نے روشنی بنا دیا۔اس سے ہم اپنے غلاموں میں جیسے چاہتے ہیں۔ہدایت دیتے ہیں۔اور بے شک آپ ﷺ سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتے ہیں۔اُس اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف جو آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز کا مالک ہے۔یادرکھو کہ سارے معاملات اللہ تعالیٰ کی طرف ہی لوٹائے جاتے ہیں۔

خواتین وحضرات:

انہی آیات میں غور کرتے ہیں کہ ایمان کیا ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ قرآن پاک کی وحی سے پہلے آپ ﷺ ایمان کے بارے میں نہیں جانتے تھے۔پھر اللہ تعالیٰ نے روح یعنی قرآن پاک کو روشنی بنا دیا۔یعنی قرآن پاک کی تعلیمات کو روشنی بنا دیا۔جس سے جانا کہ ایمان کیا ہوتا ہے اب ہم میں سے جو انسان ایمان کو جاننا چاہتا ہے وہ قرآن پاک کی روشنی یعنی تعلیمات سے رہنمائی حاصل کرسکتا ہے۔صرف قرآن پاک کی روشنی میں ہی جان سکتا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور ایمان کیا ہوتا ہے۔بے شک نبی ﷺ سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کررہے ہیں۔اُس اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف جو زمین اور آسمان کی تمام چیزوں کا مالک ہے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے اِن آیات سے جانا۔کہ قرآن پاک کی روشنی سے پہلے نبی ﷺ بھی ایمان کے بارے میں نہیں جانتے تھے۔قرآن پاک کی تعلیمات کی روشنی میں جانا ۔کہ ایمان کیا ہوتا ہے۔کتاب کیا ہوتی ہے۔ایمان اور کتاب کے مطلب اور مقصد کو جانا۔ہم لوگ جو قرآن پاک کو بغیر سمجھے پڑھ رہیں ہیں۔ہمیں قرآن پاک کی روشنی کیسے نصیب ہوگی۔ہم ایمان کو کیسے سمجھیں گے۔

ہم قرآن پاک کو سمجھے بغیر ایمان حاصل نہیں سکتے۔ان آیات سے ثابت ہوا۔کہ قرآن پاک سے باہر ہمیں ایمان مل ہی نہیں سکتا۔جب رسول ﷺ نے اس قرآن پاک کے ذریعے ایمان کو جانا۔تو ہم بھی اسی قرآن کے ذریعے جانیں گے۔ بیشک رسول ﷺ اسی سیدھے راستے یعنی قرآن پاک کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ اسی قرآن پاک سے ہماری ہدایت کرتے ہیں۔اور رسول ﷺ بھی بالکل ٹھیک اسی سیدھے راستے کی طرف ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے

اس طرح یہ ایات احادیث کو مسترد کرتیں ہیں۔

جیسا کہ مولوی کہتے ہیں کہ احادیث قرآن پاک کی تشریح کریں گی تو ہمیں قرآن پاک کی سمجھ آئے گی۔جبکہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔کہ قرآن پاک کی روشنی میں آپ کو پتہ

چلے گا کہ ایمان کیا ہے اور قرآن پاک کیا ہے۔۔۔۔۔اس طرح اللہ تعالیٰ اور مولوی اپس میں اختلاف کرتے ہیں۔

یہ ایت احادیث کا مسترد کرتی ہیں۔

خواتین وحضرات!

اس ایت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے۔کہ جو اللہ تعالیٰ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا وہی پہلے رسولوں سے بھی کہا۔۔۔۔اس ایت کے ذریعے تمام احادیث کا رد ہوتا ہے۔جسے فرقہ پرست وحی خفی کہتے ہیں

) سورہ حمٰ السجدہ آیت 43 پارہ 24

اور جو کچھ آپ ﷺ سے کہا جاتا ہے۔وہ وہی ہے۔جو پہلے اور رسولوں سے کہا گیا۔بیشک آپ کا رب بڑا معاف کرنے والا ہے اور دردناک عذاب دینے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

اس ایت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے۔کہ جو اللہ تعالیٰ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا وہی پہلے رسولوں سے بھی کہا۔۔۔۔اس ایت کے ذریعے تمام احادیث کا رد ہوتا ہے۔جسے فرقہ پرست وحی خفی کہتے ہیں۔یا احادیث کہتے ہیں۔۔۔

خواتین وحضرات!

میرا سوال فرقہ پرستوں سے ہے کہ کیا پہلے رسولوں کے پاس بھی وحی خفی تھی یا صرف رسول ﷺ کے پاس تھی۔

پہلے رسولوں کے پاس بھی وحی خفی نہیں تھی۔اسی طرح رسول ﷺ کے پاس بھی وحی خفی نہیں تھی۔

یہ ایات احادیث کو رد کرتی ہیں

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے قران پاک کی حفاظت پر تفصیل کے ساتھ بات چیت کی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ یہ ایسی زبردست کتاب ہے جس میں نہ جھوٹ پیچھے سے شامل ہوسکتا ہے نہ اگے سے اسکتا ہے۔۔۔یہ وہ کلام ہے جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کہا گیا اور یہی کلام رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے رسولوں سے بھی کہا گیا۔۔۔مگر فرقہ پرست وہ بدبخت لوگ ہیں جو تشریح کی اڑ میں قران پاک کی سائیڈوں پر۔یا ایات کے نیچے لکھتے ہیں اور صفحوں کے صفحے کالے کرتے ہیں۔۔۔

) سورہ حمٰ السجدہ آیت 40 تا 43 پارہ 24

بیشک جو لوگ ہماری ہماری آیات سے گمراہی اختیار کرتے ہیں وہ ہم سے پوشیدہ نہیں پھر کیا وہ جو آگ میں ڈالا جائے گا وہ بہتر ہے۔یا وہ جو قیامت کے دن امن کے ساتھ آئے گا۔تم جو چاہتے ہو کرو۔بیشک جو کچھ تم کرتے ہو۔اللہ اسے خوب دیکھتا ہے۔بے شک جو لوگ نصیحت یعنی قرآن پاک کے نافرمان ہوئے۔جب وہ ان کے پاس آیا۔اور بے شک وہ تو ایک بڑی زبردست کتاب ہے۔جس میں جھوٹ نہ آگے سے آسکتا ہے۔اور نہ پیچھے سے۔یہ حکمت والے لائق ستائش اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔اور جو کچھ آپ ﷺ سے کہا جاتا ہے۔وہ وہی ہے۔جو پہلے اور رسولوں سے کہا گیا۔بیشک آپ کا رب بڑا معاف کرنے والا ہے اور دردناک عذاب دینے والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ قرآن پاک وہ کتاب ہے۔جو پہلے رسولوں کو بھی دی گئی ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور جو کچھ آپ ﷺ سے کہا جاتا ہے۔وہ وہی ہے۔جو پہلے اور رسولوں سے کہا گیا۔اس بات سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک کے بارے میں معلومات ہمیں رسولوں والے واقعات سے ملیں گی۔کہ جب وہ رسول یہی کلام اپنی قوم کے پاس لے جاتے تھے۔تو وہ کیا سلوک کرتے تھے۔اور ہم نے کیا سلوک کیا ہے۔ہم میں اور اُن قوموں میں کیا فرق ہے۔ہم غور کریں گے۔کہ اس پیغام کے ساتھ چودہ سو سال ہم کیا سلوک کرتے رہے۔کیا ہم ایمان کے مطلب کو قرآن پاک سے سمجھ پائے۔کیا ہم مسلم کے مطلب کو قرآن پاک سے سمجھ پائے۔کیا ہم اللہ اور رسول کی اطاعت کا مطلب قرآن پاک سے سمجھ پائے۔

احادیث کومسترد کرنے والی ایت

ان آیات میں ان لوگوں کا زکر ہے۔ جو اپنے ہاتھ سے تحریر لکھتے ہیں۔۔۔اور کہتے ہیں۔کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ۔۔۔جن لوگوں نے احادیث لکھیں اور اسے وحی خفی کا نام دیا۔کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔۔ان کا قیامت والے دن کیا حشر ہوگا۔۔۔ان سب اماموں کا حال دیکھیں۔۔۔یہ تمام امام برائی کرنے والے ہیں۔جو ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

سورہ البقرہ آیات 77 تا79 پارہ1

کیا وہ علم نہیں رکھتے۔کہ اللہ تعالیٰ کو علم ہے۔جو وہ چھپاتے ہیں۔اوورہ جو ظاہر کرتے ہیں۔اوران میں سے بعض اُمی بھی ہیں۔جو کتاب کا علم نہیں رکھتے۔سوائے جھوٹی آرزؤں کے۔اوروہ صرف جھوٹے گمان رکھتے ہیں۔۔۔بس ہلاکت ہے۔ان لوگوں کے لیے جو اپنے ہاتھ سے تحریر لکھتے ہیں۔پھر کہتے ہیں۔کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔تاکہ اس کے بدلے میں وہ تھوڑا سا لیں۔ ان کے لیے ہلاکت ہے۔بس انکے جو ہاتھوں نے لکھ رکھا ہے۔اوران کے لیے ہلاکت ہے۔ اس میں وہ جو کماتے ہیں۔اور وہ کہتے ہیں کہ ہمیں دوزخ کی آگ چند دنوں کے علاوہ نہیں چھوئے گی۔آپ ﷺ کہہ دو کہ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کے پاس سے کوئی وعدہ لے رکھا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرے گا۔یا تم اللہ تعالیٰ سے وہ باتیں منسوب کرتے ہو۔جنکا تم علم نہیں رکھتے۔ہاں جس کسی نے برائی کی اور اسکے گناہ نے اسے گھیر لیا۔تو ایسے لوگ ہی دوزخی ہیں۔اوروہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اُن لوگوں کا زکر ہے۔جو اپنے ہاتھ سے باتیں لکھتے ہیں اور کہتے ہیں۔کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔اللہ تعالیٰ پر جھوٹی باتیں لکھنے والے برائی کرنے والے لوگ ہیں۔اِن آیات میں ایسے لوگوں کے لیے تین دفعہ ہلاکت کا لفظ آیا ہے۔چاہے وہ آپ ﷺ کے دور میں ہوں یا قیامت تک آنے والے کسی بھی دور میں ہوں۔ان کا یہ کام ان کو ہلاک کریگا۔تباہ و برباد کردے گا۔۔۔

خواتین وحضرات

حدیث اورسنت وہ چیز ہے۔جولوگون نے اپنے ہاتھوں سے تیار کی ہے۔اور کہتے ہیں۔کہ یہ چھُپی ہوئی وحی ہے۔اوراس کو قرآن پاک کے مقابلے میں لے آئے ہیں۔اور اس چیز کی بدولت لوگوں کو قرآن پاک سے روکتے ہیں۔اوراس کے بارے میں قرآن پاک میں کہیں ایک آیت بھی موجود نہیں ہے بس یہ وہ چیز ہے۔جو ہر فرقہ لوگوں کو قرآن پاک سے دور کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے۔اس طرح لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی رسی چھوڑ رکھی ہے۔اور فرقوں کو مظبوطی سے تھام کر اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں شیطان بن کر کھڑے ہیں۔

احادیث کومسترد کرنے والی ایت

یادرہے ک فرقہ پرست قرآن پاک کے تین سوسال بعد والی لوگوں کی لکھی کتابوں پر ایمان لاتے ہیں ان کے زریعے قرآن پاک کی تشریح کرتے ہیں۔جبکہ اللہ تعالیٰ قرآن اور قرآن سے پہلی کتابوں پر ایمان لانے کا حکم کرتا ہے۔نہ کہ لوگوں کی لکھی ہوئی احادیث کی کتابوں کی۔۔۔جبکہ نافرمانوں کے لیے عذاب کا اعلان کرتا ہے۔

) سورہ النسآء آیت 47 پارہ5

اے لوگو! جنہیں کتاب دی گئی ہے۔اس پر ایمان لاؤ۔جو ہم نے نازل کی ہے۔جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔۔اس سے پہلے کہ ہم تمہارے چہرے بگاڑ کر تمہاری پشت یعنی پچھلی طرف پھیر دیں۔یا ان پر اس طرح لعنت کردیں جیسے اہل سبت والوں پر کی تھی۔اور اللہ تعالیٰ کا حکم پورا ہونے والا ہے۔

احادیث کورد کرنے والی ایات

خواتین وحضرات

اج میں نے اپنے بیان کے لیے جس ایت کا انتخاب کیا ہے اس ایت میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یہ حق نہیں کہ میں قران پاک کے سوا کوئی اور قران دوں یا قران پاک کو بدل دوں۔۔یادرہے کہ تمام فرقہ پرست قران پاک کے مقابلے میں موٹی موٹی احادیث

کی کتابیں بنا رکھی ہیں اور اسے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منسوب کرتے ہیں۔ حالانکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کتابوں سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا کہ میں نہ قران کو بدل سکتا ہوں نہ قران پاک کے ساتھ کسی دوسرے قران کو دے سکتا ہوں۔۔

سورہ جن ایت نمبر 23

اور جب ان پر ہماری واضح آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہنے لگتے ہیں جنہیں ہم سے ملنے کی امید نہیں کہ اس قرآن کے سوا اور قرآن لے آیئے یا اسی کو بدل دیجیے اپ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دو مجھے حق نہیں کہ میں اسے اپنی طرف سے بدل دوں میں تو اسی کی بات کرتا ہوں ہوں جو میری طرف وحی ہوتی ہے میں اگر اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے

خّواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ نے قرآن پاک میں اعلان کر دیا ہے۔ کہ نہ میں قرآن پاک کے علاوہ کوئی دوسرا قرآن دے سکتا ہوں نہ قرآن پاک میں تبدیلی کر سکتا ہوں۔

یہ آیات ثابت کرتی ہیں کہ رسول ﷺ نے صرف قرآن پاک دیا ہے وحی خفی کے نام سے کوئی چیز نہیں دی۔ تہتر فرقوں والی حدیث کے زریعے اللہ تعالی کے حکم فرقے نہ بنانے کو تبدیل کر دیا گیا۔ اسطرح یہ احایث کو ریجکٹ کرتی ہیں۔۔۔

یہ ایت احادیث کو رد کرتی ہے۔

جس میں اللہ تعالی نے صحابہ کرام کو حدیثوں کے لیے بیٹھنے سے منع کر دیا

خّواتین وحضرات

اج میں نے اپنے بیان کے لیے جس ایت کا انتخاب کیا ہے۔ اس ایت میں اللہ تعالی نے صحابہ کرام کو منع کر دیا کہ حدیثوں کے لیے مت بیٹھو۔۔۔۔ یقینی بات ہے کہ صحابہ کرام اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کر سکتے۔ پھر سوال یہ ہے۔ کہ احادیث کے لیے کون بیٹھا ہے اور کس نے لکھیں۔

سورہ احزاب آیت 53 کے پہلے چار حصے کا ترجمہ پارہ 22

اے ایمان والو۔ تم نبی کے گھروں میں مت داخل ہوا کرو۔ مگر جب تمھیں اجازت دی جائے۔ کھانے کے لیے۔ کہ اس کے پکنے کا انتظار کرو۔ اور لیکن جب تمھیں بلایا جائے۔ تو اُس وقت داخل ہو جاؤ۔ پھر جب کھانا کھا لو تو اُٹھ کر چلے جاؤ۔ اور حدیثوں کے لیے مت بیٹھو۔ بیشک تمھاری یہ بات نبی کو تکلیف دیتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سچ سے نہیں شرماتا۔ اور تمھیں کوئی چیز مانگنی ہو تو پردے کے باہر سے مانگو۔ تمھاری یہ بات تمھارے لیے اور ان کے دلوں کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے۔

احادیث کو رد کرنے والی ایت

خواتین وحضرات

اج میں نے اپنے بیان کے لیے جس ایت کا انتخاب کیا ہے۔ اس میں ان لوگوں کا ذکر ہے جن کو اللہ تعالی نے قران پاک دیا ہے۔ تو وہ تو اس پر خوش ہوتے ہیں اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ ان میں کچھ فرقے ہیں جو قران پاک کی بعض باتوں کو نہیں مانتے۔۔ اپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو بتا دیں۔ کہ بے شک مجھے تو صرف یہی حکم ہوا ہے کہ ایک رب کی بندگی کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤں۔ اسی کی طرف بلاتا ہوں۔ اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے

سورہ رعد ایت 36

اور جن کو ہم نے کتاب دی ہے۔ وہ اس پر خوش ہوتے ہیں۔ جو آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے اور ان فرقوں میں وہ بھی ہیں۔ جو اس کی بعض باتوں کے منکر ہیں، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کہہ دو بیشک مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ اللہ تعالی کی بندگی کروں اور اس کا شریک نہ ٹھہراؤں، میں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ ایک رب کی بندگی کرتے تھے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناتے تھے۔ صرف ایک رب کی طرف بلایا۔۔۔
: یہ آیات احادیث کو رد کرتیں ہیں۔ کیونکہ رسول ﷺ نے صرف ایک رب کی طرف بلایا۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی نام نہاد امام کی طرف نہیں بلایا۔ یا راویوں کی طرف نہیں بلایا۔۔۔۔

: یہ آیات احادیث کو رد کرتیں ہیں۔
ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے۔ کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی رسول کو غیب کا علم دینا چاہتے ہیں۔ تو اسے گن رکھا ہوتا ہے۔۔ یعنی کسی پیغام پہنچانے والے کو غیب کا علم دیتے ہیں۔ تو اس کے آگے اور پیچھے محافظ لگا دیتے ہیں۔ تا کہ محافظ معلوم کریں کہ پیغام پہنچانے والے نے غیب کا علم لوگوں تک پہنچا دیا ہے۔ جو وحی کا علم ہوتا ہے۔ اور لوگوں تک پہنچانے کے لیے ہوتا ہے۔ جو رسولوں کے پاس ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احاطہ میں ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسے گن کر رکھا ہوتا ہے۔۔۔

خواتین وحضرات!

ان ایات سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے علاوہ رسول ﷺ کو کوئی وحی نہیں دی۔۔۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے غیب کا علم گن کر رکھا ہوا ہے

) سورہ جن آیات 26 تا 28 پارہ 29

اللہ تعالیٰ غیب کا علم جاننے والا ہے۔۔۔ پس وہ اپنے غیب کو کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔ مگر سوائے اپنے پسندیدہ رسول کے۔ تو بیشک اس کے آگے اور پیچھے محافظ یعنی فرشتے لگا دیتا ہے۔ تا کہ وہ معلوم کریں۔ کہ اُنہوں نے اپنے رب کے پیغام پہنچا دیے ہیں۔ اور جو ان کے پاس ہے۔ اس کے احاطہ علم میں ہے۔ اور اُس نے ہر چیز کو گن رکھا ہے۔

خواتین وحضرات۔

تمام دنیا میں اس بات کے لیے جھگڑا ہوتا ہے۔ کہ درست کتاب کون سی ہے۔ یہ ایک غیب کا علم ہے۔ کہ درست کتاب کون سی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں یعنی غلاموں میں سے جسے چاہتے ہیں۔ یہ علم اُسے دیتے ہیں۔ یہ آیات اسی بارے میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی رسول کو غیب کا علم دینا چاہتے ہیں۔ یعنی کسی پیغام پہنچانے والے کو غیب کا علم دیتے ہیں۔ تو اس کے آگے اور پیچھے محافظ لگا دیتے ہیں۔ تا کہ محافظ معلوم کریں کہ پیغام پہنچانے والے نے غیب کا علم لوگوں تک پہنچا دیا ہے۔ جو وحی کا علم ہوتا ہے۔ اور لوگوں تک پہنچانے کے لیے ہوتا ہے۔ جو رسولوں کے پاس ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احاطہ میں ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسے گن کر رکھا ہوتا ہے۔ یہ ایات احادیث کا رد کرتیں ہیں

پوسٹ نمبر 16

ان ایات میں اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے لوگوں کو دکھایا ہے ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والے قران پاک کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں ان کی برائیاں ان سے اللہ تعالی دور کر دے گا اور ان کی حالت کو سنوار دے گا۔ اس لیے کہ یہ اس چیز کی اطاعت کرتے ہیں جو اللہ تعالی کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ ان کے مقابلے میں دوسرے وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالی کے نافرمان ہیں جو جھوٹ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔

سورہ محمد ایت نمبر 2

ترجمہ۔!

اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے اور اس پر ایمان لائے جو محمد پر نازل کیا گیا۔ اور وہی ان کے رب کی طرف سے سچ ہے۔ اللہ تعالی ان کی برائیاں دور کر دے گا۔ اور ان کی حالت سنوار دے گا۔

سورہ محمد ایت نمبر 3

ترجمہ!

یہ اس لیے کہ نافرمانوں نے جھوٹ کی اطاعت کی۔ اور جو لوگ ایمان لائے انہوں نے اس کی اطاعت کی جو ان کے رب کی طرف سے

سچ ہے۔اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے۔:یہ آیات احادیث کورد کرتیں ہیں۔
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سچ وہی ہے جو محمد ﷺ پر نازل ہوا اس کے سوا سب جھوٹ ہے

یہ آیات احادیث کو مسترد کرتیں ہیں۔

جو لوگ کہتے ہیں کہ احادیث کے ذریعے قرآن پاک کی سمجھ آئے گی۔انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر نام نہاد اماموں کو اپنا ولی یعنی دوست بنا رکھا ہے۔۔۔لوگ کہتے ہیں ۔کہ ہم ان کی بندگی یعنی غلامی اس لیے کرتے ہیں۔وہ ہمیں للہ تعالیٰ کے بہت قریب کر دیں۔بیشک جن باتوں میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے گا۔بیشک اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نہیں دیتے۔جو جھوٹا اور کافر ہو۔

سورہ ذمر آیات ا تا 3 پارہ 23

یہ کتاب بڑے غالب حکمت والے اللہ تعالیٰ کیطرف سے نازل ہوئی ہے۔بیشک ہم نے اس کتاب کو آپ ﷺ کی طرف سچ کے ساتھ نازل کیا ہے۔صرف دین کو خالص اللہ تعالیٰ کیلیے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو۔سنو خالص دین اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے اولیاء بنا رکھے ہیں۔کہ ہم انکی بندگی یعنی غلامی صرف اس لیے کرتے ہیں۔کہ وہ ہمیں للہ تعالیٰ کے بہت قریب کر دیں۔بیشک جن باتوں میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے گا۔بیشک اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نہیں دیتے۔جو جھوٹا اور کافر ہو۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں خالص اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔کیونکہ ہم نے یہ کتاب آپ کی طرف سچائی کے ساتھ نازل کی ہے۔غلامی صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔اور جو دوسروں کی غلامی اس لیے کرتے ہیں۔کہ وہ اُنہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک کر دیں۔ایسی باتوں کا فیصلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کرے گا۔کیونکہ یہ لوگ کافر ہیں۔یعنی فرقہ پرست ہیں۔جھوٹے اور کافر اس طرح ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تو اپنی غلامی کا حکم دیا تھا۔اور یہ جھوٹ بول کر اور کافر بن کر کسی دوسرے کی اطاعت کر رہے ہیں۔

ان آیات میں وہ لوگ بھی آتے ہیں۔جو اپنے فرقے کے نام نہاد مفسر کی غلامی کرتے ہیں۔اور سمجھتے ہیں۔کہ اس طرح ان کو قرآن پاک سمجھنا ان پر فرض ہے۔بلکہ وہ نام نہاد مفسر اس کو اپنے فرقے کا حصہ بنا لیتے ہیں۔اور ایک انسان ایک فرقے کا غلام بن جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ کا غلام بننے کے بجائے انسان ایک نام نہاد مفسر کا غلام بن جاتا ہے۔یہ شرک ہے اور یہ جھوٹے لوگ ہیں۔۔ایسے کافروں کو اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا۔فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے قریب قرآن پاک کے ذریعے نہیں ہونا چاہتے۔بلکہ نام نہاد مفسروں کے ذریعے ہونا چاہتے ہیں۔یہی لوگ جھوٹے اور کافر ہیں۔

یہ آیات احادیث کو رد کرتیں ہیں۔

) سورہ بنی اسرائیل آیات 73 تا 75 پارہ 15

جو وحی ہم نے آپ ﷺ پر نازل کی ہے۔اور قریب تھا کہ یہ لوگ آپ ﷺ کو فتنے میں ڈال کر اس وحی سے بہکا دیں۔تا کہ تم اسکے علاوہ ہم پر جھوٹ بناؤ۔اور اس صورت میں تمھیں وہ دوست بنا لیتے۔اور اگر ہم تمھیں ثابت قدم نہ رکھتے۔یقیناً قریب تھا۔کہ آپ ﷺ ضرور اُن کی طرف تھوڑا سا جھک جاتے۔اس صورت میں ہم آپ ﷺ کو زندگی میں بھی دوگنی عذاب کا مزہ چکھاتے اور موت کے بعد بھی دوگنی سزا دیتے۔پھر آپ ﷺ کو ہمارے مقابلے میں کوئی مددگار نہ ملتا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کو وحی کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی بات منسوب کرنے کی اجازت نہیں تھی۔

خواتین وحضرات۔

لوگوں نے آپ ﷺ کو بھی نہیں چھوڑا۔لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی وحی کے ساتھ جھوٹ شامل کرنے کی کوشش کی۔لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ثابت قدم رکھا۔اگر ہم نے بھی ثابت قدم رہنا ہے۔تو ہمیں بھی وحی کیساتھ اور کسی کی طرف جھکنے کی ضرورت نہیں۔ورنہ یہ سزا ہمارا مقدر بن جائے گی۔

) سورہ المائدہ آیت 43 پارہ 6

اور وہ آپ ﷺ کو کیسے منصف بنا رہے ہیں۔حالانکہ اُن کے پاس تورات موجود ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا حکم موجود ہے۔پھر وہ اس کے بعد پھر جاتے ہیں۔اور یہ لوگ ایمان والے نہیں ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اُن لوگوں کی بات ہو رہی ہے۔جو تورات میں کسی حکم کے ہوتے ہوئے بھی رسول ﷺ کو حاکم بنا رہے تھے۔منصف بنا رہے تھے۔ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ وہ ایمان والے نہیں ہیں۔ہمارے پاس قرآن پاک موجود ہے۔ہم کس طرح فرقوں کو اپنا منصف بناتے ہیں۔حاکم بناتے

ہیں۔اس لیے کہ ہم ایمان والے نہیں ہیں۔آپ نے دیکھا کہ کتاب منصف ہوتی ہے۔جو رسول لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔

) سورہ جن آیات 21 تا 23 پارہ 29

آپ ﷺ کہہ دیجیے۔کہ میرے اختیار میں نہ تم کو نقصان پہنچانا ہے۔اور نہ بھلائی دینا ہے۔آپ ﷺ کہہ دیجیے۔کہ مجھے کوئی اللہ تعالیٰ سے نہیں بچا سکتا۔اور نہ میں اس کے سوا کہیں پناہ کی جگہ پا سکتا ہوں۔صرف میرا کام اللہ تعالیٰ کے حکم اور پیغام پہنچا دینا ہے۔اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے گا۔تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے۔جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی دراصل قرآن پاک کی نافرمانی کو کہتے ہیں۔یعنی اطیعو اللہ اور اطیعو اللہ کا مطلب ہے۔قرآن پاک کی اطاعت کرنا

خواتین وحضرات!

تمام رسول اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہیں اور اسی کی تعلیم دیتے ہیں۔رسول ﷺ نے کبھی اپنی بندگی یعنی غلامی کے لیے نہیں کہا۔

کیا وہ لوگوں کو مسلم یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بنانے کے بعد پھر کفر کا حکم دیں گے۔

آئیں قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔کہ تمام رسول اپنی زات کی غلامی کا پیغام نہیں دیتے۔بلکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کا پیغام دیتے ہیں۔اور اس کو اطیع اللہ واطیع الرسول کہتے ہیں۔

سورہ آل عمرآن آیات 77 تا 80 پارہ 3

بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور اپنی قسموں کے بدلے میں تھوڑا سا معاوضہ لیتے ہیں۔ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور نہ اللہ تعالیٰ ان سے کلام کریگا۔اور نہ ان کی طرف دیکھے گا۔اور نہ ان کو پاک کرے گا۔اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

اور بے شک ان میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو اپنے بیان اور زبان سے کتاب کو اس طرح الجھا دیتے ہیں کہ تم سمجھو گے کہ یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے نہیں ہوتا اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوتا اور وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی انسان کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے غلام بن جاؤ بلکہ وہ کہے گا کہ تم اللہ والے بن جاؤ اس لیے کہ تم اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہو اور تم اس کو خود بھی پڑھتے ہو اور وہ یہ نہ کہے گا کہ تم فرشتوں اور انبیاءؑ کو اپنا رب بنا لو کیا وہ تمہیں نافرمانی کا حکم دے گا فرمابرداری کے بعد یعنی کیا وہ تمہیں مسلمان ہونے کے بعد کفر کا حکم دے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور اپنی قسموں کے بدلے میں تھوڑا سا معاوضہ لیتے ہیں۔ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور نہ اللہ تعالیٰ ان سے کلام کریگا۔اور نہ ان کی طرف دیکھے گا۔اور نہ ان کو پاک کرے گا۔اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔یہ فرقہ پرست لوگ ہیں جن کی اللہ تعالیٰ وضاحت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرقوں میں سے ایک فرقہ کے لوگوں کے رویے کے بارے میں بات کر رہے ہیں جو اپنے بیان اور زبان سے کتاب کو اس طرح الجھاتے ہیں کہ لوگ سمجھنے لگتے ہیں کہ شاید یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہے۔اور وہ لوگوں سے کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب سے نہیں ہوتا وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں۔حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی انسان کے لیے مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور دانائی اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے غلام بن جاؤ بلکہ وہ یہ کہے گا کہ تم اللہ کے غلام بن جاؤ۔اس کی وجہ یہ ہے کہ پیغمبرؑ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہیں اور وہ اس کو خود بھی پڑھتے ہیں اور وہ یہ نہ کہے گا کہ تم فرشتوں اور انبیاءؑ کو اپنا رب بنا لو کیا وہ تمہیں مسلمان ہونے کے بعد کفر کا حکم دے گا یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بنانے کے بعد نافرمان بننے کا حکم دے گا۔

خواتین وحضرات!

بہت سے فرقہ پرست لوگوں کو قرآن پاک کی دعوت دیں تو وہ بہت تکبرانہ انداز میں کہتے ہیں کہ تمام فرقے رسولؐ کی اطاعت کر رہے ہیں اور رسول کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے کاش لوگوں نے قرآن سے اس کو سمجھا ہوتا تو وہ سمجھ جاتے کہ اس کا مطلب قرآن پاک کی اطاعت ہے۔اور رسول کبھی اپنی غلامی کا حکم نہیں دیتے۔کیونکہ وہ خود اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہیں۔اور اسی کی تعلیم دیتے ہیں۔وہ یہ کبھی نہیں کہیں گے۔کہ تم فرشتوں اور انبیاء کو اپنا رب بنا لو کیا وہ تمہیں مسلمان ہونے کے بعد کفر کا حکم دے گا یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بنانے کے بعد نافرمان بننے کا حکم دے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ اگر ہم حدیث کی فرمابرداری قرآن پاک کی طرح کریں گے۔یعنی رسول ﷺ کی غلامی کریں گے۔تو یہ کفر ہے۔اور یہ اسلام نہیں ہے۔کیونکہ صرف اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کا نام اسلام ہے۔

خواتین وحضرات!

رسول ﷺ نے ہمیں قرآن پاک کا پیغام دیا اور اللہ تعالیٰ کا پیغام ہمیں سنایا۔ کہ قرآن پاک تمھاری آنکھیں ہیں

خواتین وحضرات!

قرآن پاک ہماری وہ آنکھیں ہے۔ جس پر نام نہاد مفسروں اور فرقہ پرستوں نے حدیث اور سنت کی آڑ میں ہاتھ رکھا ہوا ہے۔ جب تک ہم ان ہاتھوں کو قرآن پاک سے نہیں ہٹائیں گے۔ ہم قرآن پاک کو نہیں سمجھ سکتے۔ ہم ہدایت حاصل نہیں کر سکتے۔

سورہ انعام۔ آیت 105۔ پارہ 7

بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں آ گئی ہیں اب جو آنکھوں سے کام لے گا تو اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو اندھا بنے گا خود نقصان اٹھائے گا اور میں کوئی تمھاری حفاظت کرنے والا نہیں ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کہہ رہے ہیں۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں آ گئی ہیں۔ یعنی قرآن پاک آ گیا ہے۔ اب جو آنکھوں سے کام لے گا تو اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو اندھا بنے گا خود نقصان اٹھائے گا اور میں کوئی تمھاری حفاظت کرنے والا نہیں ہوں۔

سورہ اعراف آیات 202 تا 203 پارہ 9

آپ ﷺ کہیے۔ میں تو صرف اس کی اطاعت کرتا ہوں۔ جو میرے رب کی طرف سے مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔ یہ تمھارے رب کی طرف سے آنکھیں ہیں۔ اور ہدایت اور رحمت ہے اُن لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔

آپ نے دیکھا۔

کہ ان آیات میں رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ میں تو صرف اس کی اطاعت کرتا ہوں۔ جو میرے رب کی طرف سے مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔ یہ تمھارے رب کی طرف سے آنکھیں ہیں۔ اور ہدایت اور رحمت ہے اُن لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔ یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ قرآن پاک ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ جو قرآن پاک کو اپنی آنکھیں سمجھتے ہیں۔

آپ نے دیکھا۔

کہ رسول ﷺ قرآن پاک کی اطاعت کرنے والے تھے۔ اور قرآن پاک کو ان لوگوں کی آنکھیں کہا۔ جو اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ یعنی قرآن پاک کو سچ مانتے اور اسکی اطاعت کرتے ہیں۔ قرآن پاک ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ آئیں اسی طرح کی آیات دیکھتے ہیں۔

سورہ الجاثیہ۔ آیات 19 تا 20۔ پارہ نمبر 25

بے شک وہ آپ کے لیے اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کچھ بھی کام نہیں آ سکتے۔ اور بیشک ظالم لوگ ایک دوسرے کے ولی ہیں اور اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کا ولی ہے۔ یہ قرآن لوگوں کے لیے آنکھیں ہیں۔ اور جو لوگ اس پر یقین رکھتے ہیں ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ یہ قرآن لوگوں کے لیے آنکھیں ہیں۔ اور جو لوگ اس پر یقین رکھتے ہیں ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

سورہ کہف۔ آیات 100 تا 102۔ پارہ 15

اور وہ دن ہو گا جب ہم جہنم کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے بلکل سامنے لائیں گے۔ جن کی آنکھوں پر میری نصیحت یعنی قرآن پاک سے پردہ پڑا ہوا تھا اور وہ کچھ سننے کو تیار ہی نہ تھے۔ تو کیا یہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے۔ یہ خیال کرتے ہیں کہ مجھے چھوڑ کر میرے غلاموں کو ہی ولی بنا لیں گے ہم نے ایسے ہی کافروں کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ قیامت والے دن جہنم کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے بلکل سامنے لائیں گے۔ جن کی آنکھوں پر میری نصیحت یعنی قرآن پاک سے پردہ پڑا ہوا تھا اور وہ کچھ سننے کو تیار ہی نہ تھے۔ تو کیا یہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے۔ یہ خیال کرتے ہیں کہ مجھے چھوڑ کر میرے غلاموں کو ہی ولی بنا لیں گے ہم نے ایسے ہی کافروں کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے۔

خواتین وحضرات!

فرقہ پرستوں پر قرآن پاک بے اثر ہے۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی بات ماننے کے بجائے اپنے نام نہاد مفسر کی بات مانتے ہیں۔ اور اگر ان کو قرآن پاک سے کچھ دکھایا جائے۔ تو سنتے ہی نہیں۔ اور قرآن پاک کی طرف سے ان کی انکھوں پر پردہ ہے۔ جہنم ان کا انتظار کر رہی ہے۔

سورہ انبیاء آیت 24 پارہ 17

اور آپ ﷺ سے پہلے ہم نے جو بھی رسول بھیجا اس کی طرف صرف یہی وحی کی۔ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ بس میری بندگی یعنی غلامی کرو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ رسول ﷺ سے پہلے جتنے رسول آئے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف بھی صرف یہی وحی کی۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں

ہے۔صرف ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔
مگر ہم نے ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کے بجائے نام نہاد مفسروں کی غلامی کر لی۔جنہوں نے ہمیں مختلف فرقوں کی غلامی سکھائی۔
خواتین وحضرات
رسولوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت یعنی پیغام ہوتا ہے۔رسولوں کے لیے اس امانت میں خیانت کرنا ناممکن ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نبی ﷺ سمیت تمام رسولوں کے لیے گواہی دے رہے ہیں۔

سورہ آل عمران آیات 161 پارہ 4
اور نہیں ہے نبی کے لیے کہ وہ خیانت کرے۔پھر جو کوئی خیانت کرے گا۔تو قیامت کے دن اپنی خیانت سمیت حاضر ہوگا۔پھر ہر انسان کو پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔اور اُن پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔
خواتین وحضرات
آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔کہ کسی نبی کے لیے ممکن نہیں ہے کہ وہ خیانت کرے۔پھر جو کوئی خیانت کرے گا۔تو قیامت کے دن اپنی خیانت سمیت حاضر ہوگا۔پھر ہر انسان کو پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔اور اُن پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔
خواتین وحضرات
آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔کہ کسی نبی کے لیے ممکن نہیں ہے کہ وہ خیانت کرے۔
خواتین وحضرات
رسول ﷺ نے ہم تک اللہ تعالیٰ کی امانت پہنچادی۔اس کے بعد حدیث اور سنت کے نام پر لوگوں نے اس امانت کو خیانت سے داغ دار کر دیا۔ایسے تمام انسانوں کو پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔اور اُن پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔
خواتین وحضرات آئیں اسی آیت کو زرا تفصیل سے دیکھتے ہیں۔
سورہ آل عمران آیات 161 تا 164 پارہ 4
اور نہیں ہے نبی کے لیے کہ وہ خیانت کرے۔پھر جو کوئی خیانت کرے گا۔تو قیامت کے دن اپنی خیانت سمیت حاضر ہوگا۔پھر ہر انسان کو پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔اور اُن پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔
تو کیا جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کی۔اُس جیسا ہو سکتا ہے۔جس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو۔اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہو۔اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کے درجے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو دیکھتا ہے
یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے۔کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔جو اُنہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔اور ان کو پاک کرتا ہے۔اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔اگر چہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔
خواتین وحضرات!
آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے تمام رسولوں کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔
اور نبی کے لیے ممکن نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے خیانت کرے۔پھر اس کے بعد جو کوئی خیانت کرے گا۔تو قیامت کے دن اپنی خیانت سمیت حاضر ہوگا۔پھر ہر انسان کو پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔اور اُن پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔تو کیا جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کی۔اُس جیسا ہو سکتا ہے۔جس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو۔اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہو۔اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کے درجے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو دیکھتا ہے۔
یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے۔کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔جو اُنہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔اور ان کو پاک کرتا ہے۔اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔اگر چہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔
خواتین وحضرات!
رسول ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی امانت مکمل ایمانداری کے ساتھ پہنچائی۔مگر رسول ﷺ کے دشمنوں نے حدیث اور سنت کے نام پر ایجاد کردہ چیزیں قرآن پاک سے روکنے کے لیے استعمال کیں۔یہ سب لوگ جس مشن پر کام کرتے رہے۔یہ سب انسان اپنی خیانت سمیت اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر ہوں گے۔پھر سب کو پورا بدلہ ملے گا۔اور کسی پر ظلم نہیں ہو گا۔اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا یعنی قرآن پاک کی اطاعت کی ہوگی ان کے لیے درجے ہوں گے۔اور خیانت کی اطاعت کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔اس لیے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔
یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے۔کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔جو اُنہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔اور ان کو پاک کرتا ہے۔اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔اگر چہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔
خواتین وحضرات!

رسول ﷺ کی امت خیانت میں پھنس چکی ہے۔یعنی حدیث اور سنت نامی ایجاد میں پھنس چکی ہے۔اگر ہم نے قرآن پاک کی حکمت بھری تعلیم سے خود کو پاک نہ کیا۔تو گمراہ ہی رہیں گے۔اور ہم پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوگا۔

سورہ فرقان۔آیت 25 تا 31۔پارہ نمبر 19

اور جس دن آسمان پھٹ جائے گا اور ایک بادل نمودار ہوگا اور فرشتوں کو لگاتار اتارا جائے گا اس دن حقیقت میں بادشاہی اللہ تعالیٰ کی ہوگی اور وہ دن کافر کیلئے بے حد سخت ہوگا اور اس دن ظالم اپنے ہاتھ چبائے گا۔اور کہے گا۔کاش میں نے رسول ﷺ کا راستہ اپنایا ہوتا۔ہائے میری کمبختی کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا اس نے مجھے نصیحت یعنی قرآن پاک مل جانے کے بعد گمراہ کر دیا اور شیطان تو انسان کو رسوا کرنے والا ہے اور رسول ﷺ کہیں گے۔کہ اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا اس طرح ہم نے ہر نبی کیلئے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں۔اور آپ کا رب ہدایت کرنے اور مدد کرنے کو کافی ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہیں ہیں۔ان آیات میں کافر اور ظالم فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت والے دن کافر اور ظالم پچھتائیں گے اور ہاتھ چبائیں گے کہ کاش میں نے رسول کا راستہ اختیار کیا ہوتا کہ کاش فلاں شخص میرا دوست نہ ہوتا۔اس نے تو میرے پاس نصیحت آجانے کے بعد مجھے گمراہ کر دیا اور رسول گواہی دیں گے اور اللہ تعالیٰ سے شکایت کریں گے۔اے میرے رب میری قوم نے قرآن پاک کو چھوڑ رکھا تھا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے ہر نبی کے لیے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں۔

خواتین و حضرات۔

جو لوگ حدیثوں کو قرآن پاک کے ساتھ پیش کر کے قرآن پاک کی بات کو بدلتے ہیں۔یہ رسول ﷺ کے دشمن ہیں۔اور مجرم ہیں۔جن کے خلاف رسول ﷺ قیامت والے دن گواہی دیں گے۔کیونکہ ان لوگوں کی وجہ سے ہی لوگوں نے قرآن پاک چھوڑ رکھا ہے۔اور کیونکہ قرآن پاک کو بدلنے کی یا قرآن پاک کے ساتھ اپنی بات پیش کرنے کی اجازت تو رسول ﷺ کو بھی نہ تھی۔بلکہ ایسا کرنے کی اصورت میں سخت عذاب کی دھمکی تھی۔تو کیا جنہوں نے رسول ﷺ کا نام لے کر باقاعدہ یہ کام کیا اور لوگوں کو گمراہ کیا۔تو کیا وہ اللہ تعالیٰ کے دردناک عذاب سے بچ پائیں گے۔ہرگز نہیں۔

خواتین و حضرات۔

قرآن پاک کو بدلنے کی یا قرآن پاک کے ساتھ اپنی بات پیش کرنے کی اجازت تو رسول ﷺ کو بھی نہ تھی۔بلکہ ایسا کرنے کی صورت میں سخت عذاب کی دھمکی تھی۔آئیں قرآن پاک میں غور کرتے ہیں۔

سورہ انعام آیات 114 تا 116 پارہ نمبر 8

کیا میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور انصاف کرنے والا تلاش کروں۔وہی تو ہے جس نے تمھاری طرف تفصیل سے ایک کتاب نازل کی ہے۔اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے۔وہ جانتے ہیں کہ یہ قرآن پاک تمھارے رب کی طرف سے سچائی کیساتھ نازل ہوا ہے۔اس لئے آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔اور تمھارے رب کی بات سچائی اور انصاف کے اعتبار سے مکمل ہے۔کوئی اُس کی باتوں کو بدلنے والا نہیں ہے۔وہ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے۔اور آپ دنیا کے اکثر لوگوں کی اطاعت کرتے رہے۔تو یہ لوگ آپ کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیں گے۔یہ صرف گمان کی اطاعت کرتے ہیں۔اور صرف خیالی باتیں کرتے ہیں۔

خواتین و حضرات:

آپ نے رسول ﷺ کا خطاب پڑھا۔جو تمام لوگوں کے نام ہے۔ان آیات سے ثابت ہوا۔کہ قرآن پاک بذات خود اللہ تعالیٰ کی باتوں کی ڈکشنری ہے۔اور کوئی اللہ تعالیٰ کی باتوں کو بدل نہیں سکتا۔اور قرآن پاک کی باتیں سچائی اور انصاف کے اعتبار سے مکمل ہیں۔اور قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تفصیل کے ساتھ نازل ہوا ہے۔کیا ان باتوں کے باوجود لوگ کوئی اور انصاف کرنے والا تلاش کرتے ہیں۔

خواتین و حضرات:

آپ نے غور کیا کہ قرآن پاک کی باتیں اللہ تعالیٰ کیلئے سند کا درجہ رکھتی ہیں۔ یہ رسول ﷺ کیلئے سند کا درجہ رکھتی ہیں۔ اور یہی ہمارے لے بھی سند کا درجہ رکھتی ہیں۔اگر ہم نے دنیا کے لوگوں کی اطاعت کی تو وہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیں گے۔کیونکہ حدیثوں اور سنت جیسی باتوں سے قرآن پاک کی باتوں کو بدلہ جاتا ہے۔

سورہ نساء آیت 44 پار 5

اگر آپ پر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہوتا۔تو ان میں سے ایک گروہ نے آپ ﷺ کو کو بہکانے کا ارادہ کر لیا تھا۔یہ لوگ صرف اپنے آپ کو گمراہ کر رہے ہیں۔اور آپ ﷺ کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے۔اور آپ ﷺ کو وہ باتیں بتائیں ہیں۔جو آپ کو معلوم نہ تھیں۔اور آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کا فضل بہت زیادہ ہے۔۔۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ لوگوں نے رسول ﷺ کو بھی نہیں چھوڑا۔اُن پر تو اللہ تعالیٰ کا فضل تھا اور قرآن پاک کی حکمت بھری تعلیم تھی۔تو کیا یہ دنیا والے ہمیں چھوڑ دیں گے۔اگر ہم نے ان گمراہ ہونے سے بچنا ہے۔تو ہمیں بھی قرآن پاک کی حکمت بھری تعلیم حاصل کرنا ہوگی۔سس

سورہ یونس آیات 15 تا 17 پارہ 11

جب ان پر ہماری واضح آیات پڑھی جاتیں ہیں۔تو وہ کہتے ہیں کہ اس قرآن کے سوا کوئی اور قرآن لاؤ یا اس میں تبدیلی کرو۔کہہ دو کہ مجھے یہ حق نہیں کہ میں اپنی طرف سے اسکو بدل دوں۔میں تو صرف اس کی اطاعت کرتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں بیشک میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔کہہ دو کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو میں تمھارے سامنے یہ قرآن نہ پڑھتا اور نہ تم کو اس کی خبر دیتا۔اور اس سے پہلے میں تم میں ایک عمر گزار چکا ہوں پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے۔پھر اس سے زیادہ بڑا ظالم کون ہے۔جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے یا اس کی آیات کو جھٹلائے۔بے شک مجرم کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ نے فرمایا۔کہ مجھے قرآن میں تبدیلی میں کا کوئی حق نہیں ۔میں تو صرف اسکی اطاعت کرتا ہوں۔جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔

خواتین وحضرات

رسول ﷺ کو حق نہیں دیا گیا تھا کہ وہ قرآن میں تبدیلی کرسکیں کہ پھر ہر فرقے کے نام نہاد مفسر اور نام نہاد عالم کو کس نے حق دیا کہ رسول کے نام پر قرآن کی تفسیر کی آڑ ے میں اللہ تعالیٰ کی سچی بات کو توڑ مروڑ کر پیش کرتا پھرے۔اور اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا جائے۔ایسے تمام لوگ ظالم ہیں اور یہ کبھی کامیاب نہیں ہونگے۔کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا کوئی خوف نہیں ہے اور نہ وہ بڑے دن کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔یہ اللہ تعالیٰ کے مجرم ہیں۔ظلم کا طوق ان کے گلے میں پڑ کر رہے گا۔

آپ نے دیکھا۔کہ قرآن پاک کے علاوہ کچھ بھی کہنا اللہ تعالیٰ پر جھوٹ ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کلام صرف قرآن پاک ہے۔اس کے علاوہ کچھ اور اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں ہے۔اور ہم کسی بھی بات سے قرآن پاک کو جھٹلا نہیں سکتے۔اگر ایسا کریں گے۔تو مشرک ہوں گے۔کیونکہ اس طرح ہم اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کسی اور لاتے ہیں۔

خواتین وحضرات

لوگوں نے رسول ﷺ سے کہا۔کہ اس قرآن پاک کے علاوہ دوسرا قرآن لاؤ۔تو رسول ﷺ نے جواب دیا۔کہ مجھے اس قسم کا کوئی حق نہیں دیا گیا۔مجھے صرف اتنا بتائیں۔کہ رسول ﷺ کے بعد یہ حق لوگوں کو کس نے دیا۔کہ وہ حدیثوں کو قرآن پاک بنا کر لے آئے۔اور قرآن پاک کے ساتھ ساتھ بیان کر دیا۔کیا لوگوں نے خود کو رسول ﷺ سے بڑا سمجھ لیا ہے۔

سورہ نساء آیات 13 تا 14 پارہ 4

یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اسے اللہ تعالیٰ ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی اور یہی بڑی کامیابی ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کریں گے اور اُس کی مقرر کی ہوئی حدوں سے نکلیں گے اللہ تعالیٰ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے رسوا کن عذاب ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں اطیعو اللہ و اطیعو الرسول کو کھول کھول کر سمجھایا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی حدوں میں رہنے والے کو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والا کہہ رہے ہیں اور جو قرآن پاک کی حدوں سے نکلتا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے نکل جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا نافرمان بن جاتا ہے۔کیونکہ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا پیغام تھا اس پیغام پر آپ ﷺ نے بھی عمل کیا اور ہم تک پہنچایا آپ ﷺ کی زبان سے ادا ہوا۔مثلاً اگر اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ قسم ہے قرآن کی جو حکمت سے بھرا ہوا ہے تو یہ پیغام اسی طرح ہمیں آپ ﷺ نے سنایا انہوں نے بھی فرمایا قسم ہے قرآن کی جو حکمت سے بھرا ہوا ہے دونوں کے الفاظ ایک ہیں پورا قرآن وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے رسول یعنی پیغام پہنچانے والے کے ذریعے ہم تک پہنچایا۔اسی لیے اللہ تعالیٰ سورہ الحاقہ کی آیت نمبر 40 میں فرماتے ہیں ۔کہ یہ قرآن پاک معزز رسول ﷺ کا کلام ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ یہ قرآن پاک معزز رسول ﷺ یعنی پیغام پہنچانے والے کا کلام ہے۔

اب اگر ہم قرآن پاک کی اطاعت کرتے ہیں تو اسے کہتے ہیں اطیع اللہ و اطیع الرسول۔یعنی قرآن پاک معزز رسول ﷺ کا کلام ہے۔

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں اطیع اللہ و اطیع الرسول پر عمل کرنے والا انسان قرآن پاک کی حدوں میں رہنے والا ہے۔اور قرآن پاک کی حدوں سے نکلنے والا اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کا نافرمان ہے۔

سورہ جن آیات 21 تا 23 پارہ 29

آپ ﷺ کہہ دیجیے۔ کہ میرے اختیار میں نہ تم کو نقصان پہنچانا ہے۔ اور نہ بھلائی دینا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دیجیے۔ کہ مجھے کوئی اللہ تعالیٰ سے نہیں بچا سکتا۔ اور نہ میں اس کے سوا کہیں پناہ کی جگہ پا سکتا ہوں۔صرف میرا کام اللہ تعالیٰ کے حکم اور پیغام پہنچا دینا ہے۔ اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے گا۔ تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین و حضرات۔

ان آیات میں رسول ﷺ کا قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام خطاب ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ میرے اختیار میں نہ تم کو نقصان پہنچانا ہے۔ اور نہ بھلائی دینا ہے۔ مجھے کوئی اللہ تعالیٰ سے نہیں بچا سکتا۔ اور نہ میں اس کے سوا کہیں پناہ کی جگہ پا سکتا ہوں۔ صرف میرا کام اللہ تعالیٰ کے حکم اور پیغام پہنچا دینا ہے۔ اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے گا۔ تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی دراصل قرآن پاک کی نافرمانی کو کہتے ہیں۔ یعنی اطیع اللہ اور اطیع الرسول کا مطلب قرآن پاک کی فرمابرداری ہے۔

سورہ یونس آیت 103 پارہ 11

پھر ہم اپنے رسولوں کو اور اسی طرح ان لوگوں کو بچا لیتے ہیں۔ جو ایمان لاتے ہیں۔ اور اس طرح ہم پر حق ہے کہ ہم ایمان والوں کو بچا لیں گے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ان آیات میں فرما رہے ہیں۔ پھر ہم اپنے رسولوں کو اور اسی طرح ان لوگوں کو بچا لیتے ہیں۔ جو ایمان لاتے ہیں۔ اور اس طرح ہم پر حق ہے کہ ہم ایمان والوں کو بچا لیں گے۔

خواتین و حضرات!

اگر ہم نے رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو قبول کیا۔ اور ایمان والے بنے۔ تو ہمارا بھی اللہ تعالیٰ پر حق ہے۔ کہ وہ ہمیں بھی رسول ﷺ سمیت بچا لیں گے۔

سورہ یونس آیت 47 پارہ 11

اور ہر ایک اُمت کے لیے ایک رسول ہے۔ پھر جب ان کا رسول آ جائے تو ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ اور ان پر ظلم نہیں کیا جاتا۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔۔ اور ہر ایک اُمت کے لیے ایک رسول ہے۔ پھر جب ان کا رسول آ جائے تو ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جاتا ہے

خواتین و حضرات!

ہمارے رسول ﷺ آ چکے۔ ہم رسول ﷺ کی امت ہیں۔ اگر ہم نے رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو قبول نہ کیا۔ اور قرآن پاک کی حکمت بھری تعلیم حاصل نہ کی۔ اور گمراہ رہے۔ تو اس کے بعد پھر اللہ تعالیٰ نے فیصلہ ہی کرنا ہے۔

سورہ شعراء۔ آیات 208 تا 212۔ پارہ 19

اور ہم نے کبھی ایسی بستی کو ہلاک نہیں کیا۔ جہاں کوئی خبردار کرنے والا نہ بھیجا ہو۔ جو نہیں نصیحت کرے اور ہم ظالم نہیں ہیں اور اس قرآن پاک کو لے کر شیطان نہیں اترے۔ یہ بات تو ان کے لائق ہے اور نہ ہی وہ ایسا کر سکتے ہیں وہ تو اسے سن پانے سے بھی دور رکھے گئے ہیں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ ہم نے کبھی ایسی بستی کو ہلاک نہیں کیا جہاں خبردار کرنے والا نہ بھیجا ہو۔ جو نہیں نصیحت کرے اور اس قرآن پاک کو شیطان لے کر نہیں آئے بلکہ جبرائیل لیکر آئے ہیں۔ اور شیطان تو قرآن پاک کو سن نہیں سکتے۔ اور ہمارا رویہ قرآن پاک کے ساتھ صرف ثواب حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے ہم نے کبھی بھی اسے نصیحت حاصل کرنے کیلئے نہیں کھولا کیا ہم شیطان ہیں جو اس قرآن پاک کو سمجھ نہیں رہے کیونکہ اللہ تعالیٰ شیطان کے بارے میں کہہ رہیں ہیں کہ شیطان اسے سن پانے سے دور رکھے گئے ہیں کہیں وہ شیطان ہم ہی تو نہیں ہیں۔ آپ جانتے ہیں شیطان کیسے کہتے ہیں شیطان نافرمان کو کہتے ہیں کہیں ہم بھی تو اللہ تعالیٰ کے نافرمان تو نہیں ہیں۔ ہم میں اور شیطان میں کیا فرق ہے۔

سورہ عنکبوت آیت 18 پارہ 20

اگر تم جھٹلاتے ہو تو تم سے پہلے بہت سی قومیں جھٹلا چکی ہیں۔ اور رسول کا کام تو واضح پیغام پہنچا دینا ہے۔

خواتین و حضرات

اگر ہم نے قرآن کو جھٹلا دیا تو گویا رسول کو جھٹلا دیا۔ کیونکہ رسول ﷺ نے ہی تو قرآن کا پیغام ہم تک پہنچایا ہے۔ پہلی اُمتیں رسول کا لایا ہوا پیغام بہانے بہانے سے جھٹلا دیتی تھیں۔ ہم لوگوں نے بھی رسول کی اطاعت کی آڑ کے بہانے سے قرآن کو جھٹلا رکھا ہے۔ اور فرقے بنا رکھے ہیں اور قرآن چھوڑ رکھا ہے یعنی رسول ﷺ کو جھٹلا رکھا ہے۔

سورہ انعام۔آیت 159 پارہ 8

جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور فرقہ فرقہ ہو گئے ہیں آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں بے شک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کی لاتعلقی کا اعلان کر دیا ہے رسولؐ کا ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یاد رکھیں کہ فرقے بنانے والے لوگ رسولؐ کے کچھ نہیں لگتے یہ اعلان لاتعلقی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا تعلق رسول ﷺ سے قائم ہو تو آج ہی فرقہ چھوڑ کر توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی رسی کو مظبوطی سے پکڑ لیں۔ ہمیں کب سمجھ آئے گی کہ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کی کتاب لے کر آئے تھے

آپ نے فیصلہ کرنے والے قرآن کا پیغام سنا کہ رسول ﷺ کا فرقہ بنانے والوں سے کوئی تعلق نہیں۔ تمام فرقہ والے قرآن پاک کا فیصلہ سن لیں۔ یاد رکھیں کہ قیامت والے دن فیصلے نام نہاد مفسر یا فرقہ پرست نہیں کریں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کرے گا۔ ان فرقہ پرستوں کے آپس کے تعلقات قیامت والے دن ٹوٹ جائیں گے۔ اور قرآن پاک کا فیصلہ چلے گا۔

سورہ فرقان۔آیت 30 تا 31۔ پارہ 19

رسول ﷺ کہیں گے اے میرے رب بیشک میری قوم نے اس قرآن پاک کو چھوڑ رکھا تھا اس طرح ہم نے ہر نبی کے لئے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں اور آپ کا رب رہنمائی اور مدد کرنے کو کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے رسول ﷺ کے مجرموں کے بارے میں دوٹوک جواب سنا۔ یہ گواہی رسول ﷺ نام نہاد مفسروں اور فرقہ پرستوں کے بارے میں دیں گے۔ جو مجرموں میں سے رسول ﷺ کے دشمن ہیں۔

جنہوں نے خود قرآن چھوڑا ہوا ہے اور لوگوں سے بھی چھڑا رکھا ہے ہم نے کسی سے بھی نہیں ڈرنا ہمیں کسی کی مدد اور رہنمائی نہیں چاہیے ہماری مدد اور رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔ یہ گواہی رسول ﷺ مفسروں اور فرقہ پرستوں کے بارے میں دیں گے۔ جو مجرموں میں سے رسول ﷺ کے دشمن ہیں۔

خواتین وحضرات!

مختلف قسم کے دشمن ہوتے ہیں۔ اور جو رسول کے دشمن ہوتے ہیں۔ وہ مجرموں میں چنے ہوئے دشمن ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ ذاتی دشمنی نہیں ہوتی۔ ذاتی دشمنی تو معاشرے کا ایک حصہ ہے۔ بلکہ اس دشمنی کا سبب اللہ تعالیٰ کے پیغام سے دشمنی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو نیچا دکھانا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو نیچا دکھانا ہوتا ہے

لوگوں کی گمراہی کا یہ حال ہے۔ کہ اب وہ سرعام کہنے لگے ہیں۔ کہ رسول ﷺ زمین اور آسمانوں کے مالک ہیں۔ ان کے کہنے سے ملکیت بدل تو نہیں جائے گی۔ صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغام سے دشمنی کر رہے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ پورے قرآن پاک میں کہتے ہیں۔ کہ زمین اور آسمانوں میں صرف اللہ تعالیٰ کی بادشاہی ہے۔ اور رسول ﷺ نے یہی پیغام سنایا۔ نام نہاد مفسر کا مقصد اس طرح کی باتوں سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے پیغام سے گمراہ کرنا ہوتا ہے۔ اس طرح کا رویہ ہر دور میں ہر رسول کے ساتھ رہا۔ جیسے موسیٰ کے مقابلے پر فرعون تھا۔ اور اب رسول ﷺ کے مقابلے پر نام نہاد مفسر اور فرقہ پرست کھڑے ہیں۔

اور اس طرح نام نہاد مفسر اور فرقہ پرستوں کا مقصد لوگوں کو اپنی خواہش کا تابعدار بنانا ہوتا ہے۔ حالانکہ ہمارے پاس قرآن موجود ہے۔ جس کا ایک صفاتی نام فرقان ہے۔ یعنی قرآن پاک سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب ہے۔

ور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ ان کے پاس نہ علم ہوتا ہے اور نہ ہدایت ہوتی ہے اور نہ روشن کتاب ہوتی ہے۔ یہ تینوں قرآن پاک کے صفاتی نام ہیں۔ یعنی ان لوگوں کے پاس قرآن پاک کا علم تو ہوتا نہیں۔ جبکہ صرف باپ دادا کے راستے کی خاطر اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے ایک احسان کرنے والے انسان کو دیکھا۔ جو قرآن پاک کی اطاعت کرنے والا ہے۔ جس نے اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکایا ہوا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار ہو۔ تو اُس نے ایک مظبوط رسی تھام لی۔ اور اس کے مقابلے میں ایک فرقہ پرست کو دیکھا۔ جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتا ہے۔ جو باپ دادا کے راستے کی اطاعت کرنے والا ہے۔ اس کے لیے اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرماتے ہیں۔ اور جو کوئی کفر کرے۔ یعنی فرقہ بنائے۔ تو اس کا کفر آپ ﷺ کو غم زدہ نہ کرے۔ پھر ہم انہیں بتا دیں گے۔ جو وہ کرتے تھے۔ بے شک اللہ تعالیٰ دلوں کے راز جانتا ہے۔ ہم انہیں تھوڑا فائدہ دیں گے۔ پھر ہم ان کو سخت عذاب میں دھکیل دیں گے۔

سورہ سبا آیات 20 تا 21 پارہ 22

اور بے شک شیطان نے ان کے بارے میں اپنے گمان کو سچا پایا۔ پس انہوں نے اس کی اطاعت کی۔ سوائے ایمان والوں کے ایک فرقے کے۔ اور شیطان کا ان لوگوں پر اس سے زیادہ غلبہ نہیں تھا۔ مگر ہم معلوم کر لیں۔ اُن لوگوں کو جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ ان لوگوں کی نسبت الگ کر دیں۔ جو اس میں شک کرتے ہیں۔ اور تیرا رب ہر چیز پر نگران ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایک فرقہ شیطان سے بچ پائے گا۔ یہ ایمان والوں کا فرقہ ہوگا۔ ایمان والے یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے فرقے کے علاوہ باقی تمام فرقے شیطان کی اطاعت کرنے والے ہیں۔

سورہ حج آیات 3 تا 4 پارہ 17

اور بعض لوگ وہ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں بغیر علم کے جھگڑتے ہیں۔ اور ہر شیطان سرکش کی اطاعت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے۔ کہ بیشک جو اسے دوست رکھے گا۔ تو بیشک وہ ضرور اسے گمراہ کردے گا۔ جہنم کے عذاب کی طرف اس کی ہدایت کرے گا۔

خواتین وحضرات!

علم قرآن پاک کو کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ لوگوں میں بعض وہ ہیں۔ جن کے پاس قرآن پاک کا علم نہیں ہوتا۔ ایسے لوگ جب اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ وہ سرکش شیطان کی اطاعت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے۔ کہ جو شیطان سرکش کو دوست رکھے گا۔ تو وہ شیطان اسے ضرور گمراہ کردے گا۔ اور جہنم کی طرف اس کی رہنمائی کرتا رہے گا۔

خواتین وحضرات

کیا ہمارے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔ اگر ہم نے قرآن پاک کا علم حاصل نہ کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کو اپنا دوست نہ بنایا۔ اا ور ہر شیطان سرکش کی اطاعت کرتے رہے۔ تو گمراہ ہو جائیں گے اور جہنم میں جا پہنچیں گے۔

فرقہ پرست اپنے منہ سے قرآن پاک کو بجھانا چاہتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی روشنی کو بجھانا چاہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کو اس کے سوا منظور نہیں۔ کہ وہ اپنی روشنی کو مکمل کردے۔ اگرچہ کافروں کو ناگوار ہو۔ یعنی فرقہ پرستوں کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو۔

سورہ توبہ آیات 32 تا 33 پارہ 10

وہ چاہتے ہیں۔ کہ اپنے منہ سے اللہ تعالیٰ کی روشنی کو بجھا دیں۔ اور اللہ تعالیٰ کو اس کے سوا منظور نہیں۔ کہ وہ اپنی روشنی کو مکمل کردے۔ اگرچہ کافروں کو ناگوار ہو۔ یعنی فرقہ پرستوں کو ناگوار ہو۔

وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔ تا کہ اسے تمام دینوں پر غالب کردے۔ اگرچہ مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔ یعنی فرقہ پرستوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔

خواتین وحضرات

روشنی اور ہدایت اور سچا دین قرآن پاک کو کہتے ہیں۔ اس پر میری پوری پوری کتابیں موجود ہیں۔ آپ دیکھ سکتے ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کافروں اور مشرکوں سے خطاب کررہے ہیں۔ یعنی فرقہ پرستوں سے خطاب کررہے ہیں۔

روشنی قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے ان آیات میں اللہ تعالیٰ کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں خطاب کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ فرقہ پرست اپنے منہ سے قرآن پاک کو بجھانا چاہتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی روشنی کو بجھانا چاہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کو اس کے سوا منظور نہیں۔ کہ وہ اپنی روشنی کو مکمل کردے۔ اگرچہ کافروں کو ناگوار ہو۔ یعنی فرقہ پرستوں کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ فرقہ پرست اپنے منہ سے قرآن پاک کو بجھانا چاہتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ اس سچے دین کو دنیا کے تمام دینوں پر غالب کرکے رہے گا۔ یہی وہ دین ہے جسے دے کر رسول ﷺ کو بھیجا گیا۔ چاہے فرقہ پرستوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔

سورہ نحل آیات 88 تا 89 پارہ 14

جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا۔ انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔ اس فساد کے بدلہ جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔ اور جس دن ہم ہر امت میں سے گواہ کھڑا کریں گے اور ان پر آپ کو گواہ لائیں گے۔ اور ہم نے آپ ﷺ پر ایسی کتاب نازل کی ہے۔ جس میں ہر چیز کا بیان وضاحت سے موجود ہے۔ اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔ ان لوگوں کے لئے جنہوں نے فرمانبرداری اختیار کرلی ہے۔ یعنی مسلم بن گئے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا۔ انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔ اس فساد کے بدلے میں جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ قرآن پاک میں ہر چیز کا وضاحت سے بیان موجود ہے۔ اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔ ان لوگوں کے لئے جنہوں نے فرمانبرداری

اختیار کرلی۔یعنی جو مسلم بن گئے۔
جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا۔انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔اس فساد کے بدلے میں جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔
خواتین وحضرات!
ان آیات میں فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔جو مسلم نہیں ہیں۔
فرقہ پرست تو اس بات کو نہیں مانتے کہ قرآن پاک میں ہر چیز کا وضاحت سے بیان موجود ہے۔اس طرح یہ لوگ فساد کرتے ہیں۔فرقہ پرستوں نے قرآن پاک کو جھٹلانے کے لیے اپنے نام نہاد مفسر جو قرآن پاک کے مطابق مسلم بھی نہیں ہیں۔ان کی دی ہوئی باتوں سے قرآن پاک کو جھٹلاتے ہیں۔یہ نام نہاد مفسروں کی قرآن پاک کے خلاف سازش ہے۔جس سے یہ قرآن پاک کو جھٹلاتے ہیں۔حالانکہ رسول ﷺ قیامت والے دن ان فرقہ پرستوں پر گواہی دیں گے۔کہ کہ قرآن پاک میں ہر چیز کا وضاحت سے بیان موجود تھا۔اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔ان لوگوں کے لئے جنہوں نے فرمانبرداری اختیار کرلی۔یعنی جو مسلم بن گئے۔
خواتین وحضرات!
آپ نے دیکھا کہ فرقہ پرست مسلم نہیں ہیں۔یہ فرقہ پرست اُن نام نہاد مفسروں کی ایک فوج ہے۔جو قرآن پاک سے روکنے کا کام کرتے ہیں۔اس کا ذریعہ انہوں نے نام نہاد مفسروں کی کتابوں کو بنا رکھا ہے۔اس طرح یہ فوجیں قرآن پاک کو سمجھنے سے روکنے کا کام کر رہی ہیں۔
خواتین وحضرات
جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا۔انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔اس فساد کے بدلے میں جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔
خواتین وحضرات
قرآن پاک کے خلاف یہ ایک بہت بڑی سازش ہے۔جو ان لوگوں نے کی ہے جو مسلم نہیں ہیں۔مسلم تو رسول ﷺ کے لائے قرآن پاک پر صدقے واری ہونے والی قوم ہے۔
خواتین وحضرات
یہ نام نہاد مفسر مسلم نہیں ہیں۔بلکہ شیطان کے قدموں کی اطاعت کرنے ولے ہیں۔جنہوں نے فرقہ پرستوں کو اپنے پیچھے لگایا ہوا ہے۔یہ نام نہاد مفسر اپنی اپنی قوموں کو لے کر ڈوبیں گے۔جب رسول ﷺ ان کے خلاف گواہی دیں گے۔
خواتین وحضرات
قرآن پاک میں فرقے بنانے والوں کو کافر کہا گیا ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرقہ پرستوں کا تعلق رسول ﷺ سے ختم کر دیا ہے۔
خواتین وحضرات!
اس کتاب کو لکھنے کا مقصد یہ ہے۔کہ شیطان بھی کافر ہے۔اور نام نہاد مفسر سمیت فرقہ پرست بھی کافر ہیں۔شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔اور اس نافرمانی کے لیے دلیلیں دیتا رہا۔اسی طرح نام نہاد مفسر اور فرقہ پرست بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے فرقے بناتے ہیں۔اور اس کے لیے دلیلیں دیتے ہیں۔اور اس پر دلیلیں دے دے کر شیطان کی طرح قائم ہیں۔
سورہ کہف آیت 50 پارہ 15
اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا۔کہ آدم کو سجدہ کرو۔تو سب نے سجدہ کیا۔سوائے ابلیس کے۔وہ جنات میں سے تھا۔اُس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی۔تو کیا تم اس کو اور اس کی اولاد کو اپنا ولی بناتے ہو۔حالانکہ وہ تمھارے دشمن ہیں۔ظالموں کے لیے بہت برا ٹھکانہ ہے۔
خواتین وحضرات
آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں شیطان کی بات کر رہے ہیں۔جس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی اور آدمؑ کو سجدہ نہیں کیا تھا۔تو جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے فرقے بنائے ہیں۔وہ بھی اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہیں۔اور کافر ہیں۔اور ہمارے دشمن ہیں۔جو لوگ ایسے لوگوں کو اپنا ولی بنائیں گے وہ بھی ظالم ہوں گے۔
چونکہ نام نہاد مفسر بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے فرقے بناتے ہیں۔اور اس کے لیے دلیلیں دیتے ہیں۔اور اس پر دلیلیں دے دے کر شیطان کی طرح قائم ہیں۔اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں۔اسی لیے تو اللہ تعالیٰ اسی طرح آیات کو جھٹلانے والوں کے بارے میں کہتے ہیں۔
قرآن پاک کے ساتھ حدیثوں پر عمل کرنے والوں کی حالت دیکھیں۔یعنی مرتد لوگوں کو دیکھیں۔

سورہ محمد۔آیات 23 تا 28۔پارہ 26
پھر کیا تم سے یہ توقع ہے۔کہ اگر پھر جاؤ۔تو زمین میں فساد کرنے لگو۔اور اپنے رشتوں کو توڑ ڈالو۔
یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی انہیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا کیا یہ لوگ قرآن پاک میں غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر قفل چڑھے ہوئے ہیں۔بیشک جن لوگوں پر ہدایت یعنی قرآن واضح ہو چکا پھر اس کے بعد وہ مرتد ہو گئے۔شیطان نے آسان بنا دیا ہے ان کیلئے یہ کام اور جھوٹی توقعات کا

سلسلہ دراز کرر کھا ہے یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب کو ناپسند کرنے والوں سے کہہ دیا کہ ہم بعض باتوں میں تمہاری اطاعت کریں گے۔اور اللہ تعالیٰ ان کی پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے پھر اس وقت ان کا کیا حال ہوگا جب فرشتے ان کی روح قبض کریں گے اور ان کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے انہیں لے جائیں گے۔ یہ اسی لئے تو ہوگا کہ انہوں نے اس کی اطاعت کی جس نے للہ تعالیٰ کو ناراض کر دیا ہے اور اس کی رضا کو پسند نہ کیا۔اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے ان کے سب اعمال برباد کردیے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو اندھا اور بہرہ کر دیا اور ان لوگوں پر لعنت کی جو قرآن پاک میں غور نہیں کرتے کیا ان کے دلوں کو تالے لگ گئے ہیں جو یہ قرآن پاک میں غور نہیں کرتے جن لوگوں کو ہدایت دی تھی قرآن پاک واضح ہو چکا تھا اس کے بعد وہ مرتد ہو گئے شیطان نے ان کے لئے جھوٹی توقعات کا سلسلہ دراز کرر کھا تھا اس لئے انہوں نے قرآن پاک کو ناپسند کرنے والوں سے کہہ دیا کہ ہم بعض باتوں میں تمہاری اطاعت کریں گے۔اللہ تعالیٰ ان کی خفیہ باتوں کو جانتا ہے پھر قرآن پاک کے ساتھ کچھ باتوں میں دوسروں کی مرضی کرنے والوں کی روحیں جب فرشتے قبض کریں گے تو ان کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے لے جائیں گے یہ اس لئے تو ہوگا کہ انہوں نے اس طریقے کی اطاعت کی جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا ہے اور اس کی رضا کا طریقہ اختیار نہ کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کے سب اعمال ضائع کردیے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جنہوں نے قرآن پاک کی اطاعت کے ساتھ دوسروں کی اطاعت کی انہوں نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر دیا آئیں دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کسے کہتے ہیں سورہ المائدہ آیت 15 کا آخری حصہ اور آیت 16 پارہ نمبر 6 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "بے شک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے روشنی آ گئی ہے اور ایک ایسی واضح کتاب جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اس کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں۔انہیں سلامتی کے راستے کی ہدایت دیتا ہے اور اپنی اجازت سے ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر دیتا ہے"۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا قرآن پاک ہے۔جو لوگ اس کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں۔انہیں سلامتی کے راستے کی ہدایت دیتا ہے اور اپنی اجازت سے ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر دیتا ہے"۔یعنی یہ لوگ اھد نا الصراط المستقیم والے لوگ بن جاتے ہیں۔اور جو لوگ کچھ باتوں میں قرآن پاک کی اطاعت کرتے ہیں اور کچھ باتوں میں لوگوں کی اطاعت کرتے ہیں تو انہیں مرتد کیا گیا ہے ان پر لعنت کی گئی اور انہیں اندھا اور بہرا کیا گیا ان کے تمام اعمال اللہ تعالیٰ نے ضائع کردیے۔

خواتین وحضرات!

یہ لوگ فرقہ پرست ہیں۔جو کہتے ہیں۔کہ ہم قرآن پاک کے ساتھ اپنے اپنے فرقوں کی دی ہوئی حدیثوں پر بھی عمل کریں گے۔کیونکہ انہیں قرآن پاک میں کچھ نظر نہیں آتا۔ایسے ہی لوگوں کے دلوں پر تالے لگ چکے ہیں۔وہ لوگ قرآن پاک میں غور نہیں کرتے۔اس لیے انہیں قرآن پاک میں کچھ نظر نہیں آتا۔ایسے لوگ ان آیات میں اپنا حشر دیکھ لیں۔کہ مرنے سے پہلے ہی ان پر عذاب کا آغاز ہو جائے گا۔ان آیات سے ہمیں پتہ چلا کہ قرآن پاک کے ساتھ کسی اور کی اطاعت کرنے والا مرتد ہے۔تمام فرقے اپنے اپنے فرقوں کی اطاعت کرتے ہیں۔اس طرح تمام فرقے مرتد ہیں۔

مرتد کا مطلب ہے۔اپنے دین سے پھر جانا۔اُلٹے پاؤں پھر جانا۔اُلٹے پاؤں پھر جانے کا مطلب ہے۔کہ انسان جس راستے پر چل کر آیا تھا۔اُسی راستے پر پھر واپس چل پڑے۔اسے مرتد ہونا کہتے ہیں۔اس کے لیے مثال دینا چاہوں گی۔کہ ساری دنیا مختلف قسم کے فرقوں پر تھی۔یعنی کافر تھی۔رسول ﷺ نے جب اعلان نبوت کیا۔تو جو لوگ آپ ﷺ پر ایمان لائے۔یعنی جنہوں نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی۔تو وہ ساری دنیا سے جدا ہو گئے۔اور مسلم بن گئے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے۔ اب اگر یہ مسلم قرآن پاک کے ساتھ کسی اور چیز کی اطاعت کریں گے تو پھر مرتد ہو جائیں گے۔اور اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہیں رہیں گے۔ یعنی جس راستے سے آئے تھے۔یہ اُسی راستے پر پھر واپس چل پڑے۔

رسول ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے زریعے جہاد کرنے کا حکم دیا اور تمام فرقہ پرست اپنے اپنے فرقے کی احادیث کے زریعے قرآن پاک کے خلاف جہاد کرنے میں مصروف ہیں۔ قرآن کہتا ہے فرقے نہ بناؤ اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مظبوطی سے تھام لو۔ تو حدیث کہتی ہے۔ تہتر فرقے بنیں گے۔ پھر کوئی بھی اللہ تعالیٰ کی ایت پر ایمان نہ لایا۔ بلکہ اپنے اپنے فرقوں پر ایمان لے آیا۔ اس طرح احادیث کے زریعے قرآن پاک کے خلاف جہاد جاری ہے۔

سورہ فرقان آیت 53 پارہ 19

آپ ﷺ کافروں کی اطاعت نہ کریں اور اس قرآن پاک کے ساتھ بڑا جہاد کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرما رہے ہیں۔ آپ ﷺ کافروں کی اطاعت نہ کریں اور ان سے اس قرآن پاک کے ساتھ بڑا جہاد کریں۔ کافر کا مطلب آپ ﷺ کے زمانے کے تمام فرقہ پرست ہیں۔ جو اپنے اپنے فرقوں پر تھے۔

خواتین وحضرات!

اس آیت کے مطابق رسول ﷺ کا لایا ہوا قرآن پاک قیامت تک آنے والے تمام فرقہ پرستوں سے جہاد کرتا رہے گا۔ انشاء اللہ۔

خواتین وحضرات

واضح دلائل قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔ اور قرآن پاک سے پہلے آنے والے اللہ تعالیٰ کے پیغام یعنی اللہ تعالیٰ کے واضح دلائل یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام ہر دور میں رسولوں کے زریعے بھیجا۔ یہ واضح دلائل اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے واضح دلائل کے سامنے کسی دوسرے کی دلیل کی کوئی حقیقت نہیں۔ قرآن پاک واضح دلائل ہے اور باپ دادا کا راستہ عذاب پانے والا ہے۔

سورہ مومن۔ آیات 83 تا 85۔ پارہ نمبر 24

تو پھر جب ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آئے تو جو علم ان کے پاس تھا وہ اس میں خوش رہے۔ اِن پر وہ عذاب آ پڑا جس کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔ پھر جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تو کہنے لگے ہم ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور جن چیزوں کو اس کا شریک ٹھہراتے تھے اس کا انکار کرتے ہیں۔ پھر جب وہ ہمارا عذاب دیکھ چکے تو ان کا ایمان لانا ان کے کچھ کام نہ آیا یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے جو اس کے غلاموں میں جاری ہے اور اس وقت کافروں نے بہت نقصان اٹھایا

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ان آیات میں لوگوں کا رویہ بتا رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ جب بھی رسول واضح دلائل یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات لوگوں کے پاس لائے۔ تو انہوں نے اس کا مذاق اڑایا اور جس باپ دادا کے راستے پر چل رہے تھے اسی پر قائم رہے اس طرح اللہ تعالیٰ نے پھر ان پر عذاب بھیج دیا۔ پھر ان پر جب عذاب آ گیا تو اُس وقت کہنے لگے۔ ہم ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور جن چیزوں کو اس کا شریک ٹھہراتے تھے اس کا انکار کرتے ہیں۔ پھر جب وہ ہمارا عذاب دیکھ چکے تو ان کا ایمان لانا ان کے کچھ کام نہ آیا یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے جو اس کے غلاموں میں جاری ہے اور اس وقت کافروں نے بہت نقصان اٹھایا۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی کتابوں سے لوگوں کو رویہ دکھایا گیا ہے۔ کہ جب بھی رسول اللہ تعالیٰ کی آیات لاتے ہیں۔ تو اُس دور میں موجود تمام فرقے یعنی کافر اُس کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ اور باپ دادا کے علم میں مگن رہتے ہیں۔ پھر جب ان پر عذاب آ جاتا ہے۔ تو ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے قائل ہو جاتے ہیں۔ مگر اُس وقت اس بات کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

آئیں خواتین وحضرات:

آئیں قرآن پاک سے چار ایک جیسی مثالوں سے ایمان کو سمجھتے ہیں۔ تا کہ قیامت والے دن ہمارا شمار ان لوگوں میں نہ ہو۔ جو پچھتانے والے ہوں گے۔ اور ہاتھ ملنے والے ہوں گے۔ یہ آیات تمام احادیث کی کتابوں کو مسترد کرتی ہے۔

مثال نمبر 1:

سورہ انعام آیت نمبر 27 پارہ 7

کاش آپ انہیں دیکھیں۔ جب انہیں جہنم کے کنارے کھڑا کیا جائے گا۔ تو وہ کہیں گے۔ کیا ہی اچھا ہوتا۔ کہ ہمیں دنیا میں واپس بھیج دیا جائے۔ اور ہم اپنے رب کی آیات کو کبھی نہ

جھٹلائیں۔اورایمان لانے والوں میں سے ہوجائیں۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کے مطابق قیامت والے دن جہنمی پچھتائیں گے۔کہ کیا ہی اچھا ہو۔کہ ہمیں دنیا میں واپس بھیج دیا جائے۔اور ہم اپنے رب کی آیات کو کبھی نہ جھٹلائیں۔اورایمان لانے والوں میں سے ہوجائیں۔یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اوراس کی اطاعت کرنے والوں میں شامل ہوجائیں۔

مثال نمبر2:

سورہ قصص آیت نمبر47 پارہ20

اگرایسا نہ ہوتا۔کہ ان کے اعمال کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت نازل ہوتی۔پھر وہ کہتے۔اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسولﷺ کیوں نہ بھیجا۔تاکہ ہم تیری آیات کی اطاعت کرتے۔اورایمان لانے والوں میں شامل ہوجاتے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کی اطاعت کرنا ایمان کہلاتا ہے۔اور رسول کو بھیجنے کا مقصد لوگوں تک اللہ تعالیٰ کی آیات پہنچانا ہوتی ہیں۔تاکہ وہ ایمان والے بن جائیں۔

مثال نمبر3:

سورہ طٰہٰ آیت134 پارہ16

اوراگر ہم انہیں اس سے پہلے عذاب سے ہلاک کردیتے تو وہ یہ کہہ سکتے تھے۔اے ہمارے رب تو نے ہمارے پاس رسول کیوں نہ بھیجا۔کہ ہم ذلیل وخوار ہونے سے پہلے تیری آیات کی اطاعت کرلیتے۔

خواتین وحضرات:

اگر ہم نے ذلیل وخوار ہونے سے بچنا ہے۔تو ہمیں رسولﷺ کی لائی ہوئی آیات کی اطاعت کرنا ہوگی۔یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرنا ہوگی۔

آئیں قرآن پاک سے ایک ایمان والے اور کافرانسان کے درمیان فرق دیکھتے ہیں۔کہ دونوں کے عمل کسطرح ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔

سورہ محمد۔آیات 1 تا3 پارہ26

جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا۔اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کردیے۔اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے اور جو کچھ محمدﷺ پر نازل ہوا ہے اس پر ایمان لائے وہی ان کے رب کی طرف سے سچ ہے اللہ تعالیٰ ان کی برائیاں دور کردے گا اور ان کا حال درست کردے گا یہ اس لئے کہ کافروں نے تو جھوٹ کی اطاعت کی اور ایمان والوں نے اُس سچ کی اطاعت کی جو ان کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔

خواتین وحضرات!!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ایمان والا اُسے کہہ رہے ہیں جس نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اوراس کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ مٹادے گا اوراس کی حالت سنواردے گا۔یہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والے یعنی قرآن کو سچ سمجھنے والے اوراس کی اطاعت کرنے والے کی حالت بتائی۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں کفر اور ایمان کی مکمل تشریح کی گئی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کردیے یعنی جن لوگوں نے قرآن پاک جیسے سچ کی اطاعت نہیں کی یعنی نافرمانی کی اور دوسروں کو بھی قرآن پاک سے روکا اللہ تعالیٰ ان کے اعمال ضائع کردیں گے اور جو لوگ ایمان لائے یعنی جنھوں نے محمدﷺ پر نازل ہونے والے سچ یعنی قرآن کی اطاعت کی ۔اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو مٹادے گا اوران کی حالت درست کردے گا اس کی وجہ اللہ تعالیٰ یہ بیان کرتے ہیں کہ کافروں یعنی فرقہ پرستوں نے تو جھوٹ کی اطاعت کی اورایمان والوں نے اُس سچ کی اطاعت کی۔جو ان کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دونوں کی حالت کو ٹھیک ٹھیک بیان کردیا تاکہ کوئی وہم یا شک نہ رہے۔

خواتین وحضرات

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے۔کہ فرقہ پرست کس طرح اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں۔

جب آپ اپنے کسی متعلقہ فرقے کی تفسیر پڑھتے ہیں۔تو آپ ذرا غور کریں کہ کسی آیت کو بھی خود پر لاگو نہیں کرتے۔کبھی کسی کا نام لیں گے۔اور کبھی کسی کا نام لے دیں گے۔اوراس طرح قرآن پاک سے روکتے ہیں۔حالانکہ قرآن پاک قیامت تک آنے والے ہر انسان کی ہدایت کے لیے آیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورہ البقرہ کے آغاز میں فرمادیا۔کہ اس کتاب میں کوئی شک نہیں اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے

خواتین وحضرات

قرآن پاک میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔فرقہ پرستوں کے لیے تو ہدایت نہیں ہے۔کیونکہ وہ تو قرآن پاک سے ہدایت حاصل نہیں کرتے۔کیونکہ وہ تو

قرآن پاک کے سچ کونہیں مانتے۔ وہ تو قرآن پاک کی ایک بات کو بھی نہیں مانتے۔ان کا کام اللہ تعالیٰ کو جھٹلانے کے سوا اور کوئی کام نہیں ہے۔رسول ﷺ کو جھٹلانے کے سوا کوئی کام نہیں ہے۔ان لوگوں نے اپنے مفسروں کو سچا کر دیا ہے۔اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کو جھٹلا دیا ہے۔اسی لیے قرآن پاک انہیں کافر کہہ رہا ہے۔

اِن آیات سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک کے سچ کو سمجھنے کے لیئے تعلیم کتنی ضروری ہے اور اردو میں سمجھنا کتنا ضروری ہے اور قرآن پاک کے سچ کی اطاعت کے بغیر ہم ایمان والے نہیں بن سکتے بلکہ کافر ہیں ان آیات میں دوٹوک جواب ایمان والوں کے بارے میں موجود ہے کہ یہ ایمان والے لوگ ہیں۔

ہم گواہی دیتے ہیں کہ قرآن پاک ہمارے لیے کافی ہے۔۔

سورہ عنکبوت۔آیت 51 اور 52۔پارہ 21

کیا انہیں یہ کافی نہیں ہے کہ ہم نے ان پر یہ کتاب نازل کی ہے۔جو انہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔بے شک اس میں بڑی رحمت ہے اور نصیحت ہے ان لوگوں کے لیے جو اس پر ایمان لاتے ہیں ہیں۔آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسے سب معلوم ہے اور وہ لوگ جو جھوٹ پر ایمان لاتے اور اللہ تعالیٰ سے کفر کرتے ہیں۔ہیں۔یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات:۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کیا لوگوں کے لیے یہ قرآن کافی نہیں ہے۔جس میں اللہ تعالیٰ کی نصیحت اور رحمت ہے ان کے لیے جو لوگ اسے مانتے ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔یعنی قرآن میں لوگوں کے لیے رحمت اور نصیحت ہے۔جس کی گواہی اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔کیا ہم اللہ تعالیٰ کی گواہی کو قبول کرنے والے ہیں۔ اور اگر ہم نے قرآن کی نصیحت اور رحمت کو کافی نہ سمجھا۔اا ور اللہ تعالیٰ سے کفر کیا یعنی فرقے بنائے۔اور جھوٹ کی اطاعت کرتے رہے تو نقصان اُٹھانے والے ہوں گے۔ایمان والوں اور رسول ﷺ کے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔کہ ایمان لانے والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں کے لیے قرآن پاک میں نصیحت اور رحمت ہے۔اور ایمان والوں کے لیے قرآن کافی ہے۔یہ رسول ﷺ کا پیغام تمام دنیا کے نام ہے اور قیامت تک کے لیے ہے۔

آئیں رسول ﷺ کا خطاب دیکھتے ہیں۔

سورہ بنی اسرائیل آیات 81 تا 82 پارہ 15

اور آپ ﷺ کہہ دو۔کہ سچ آ گیا اور جھوٹ مٹ گیا بے شک جھوٹ مٹنے والا ہی ہے۔اور ہم قرآن پاک میں جو کچھ نازل کرتے ہیں۔وہ ایمان لانے والوں کے لیے رحمت اور شفا ہے۔مگر ظالموں کے نقصان میں اضافہ ہی کرتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے فرما رہے ہیں۔کہ سچ یعنی کہ قرآن پاک آ گیا ہے۔اور جھوٹ مٹ گیا۔ بے شک جھوٹ مٹنے والا ہی ہے۔اس میں جو کچھ ہم نے نازل کیا ہے۔وہ ایمان لانے والوں یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت کرنے والوں کے لیے تو شفا اور رحمت ہے۔مگر ظالموں یعنی فرقہ پرستوں کے کے نقصان میں اضافہ ہی کرتا ہے۔

احاطہ کتاب

یہ ایات احادیث کا بائیکاٹ کرتی ہے۔۔

اللہ تعالیٰ نے ہم پر صرف قرآن پاک فرض کیا ہے۔اس کے علاو کوئی کتاب فرض نہیں کی۔

سورہ القصص۔آیت 85 تا 87۔پارہ نمبر 20

بے شک جس نے آپ پر یہ قرآن فرض کیا ہے۔وہ آپ کو ایک لوٹنے کی جگہ آپ کو لوٹانے والا ہے۔آپ کہہ دیجئے کہ میرا پروردگار خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت لے کر آیا ہے اور کون کھلی گمراہی میں ہے۔آپ ﷺ کو ہرگز یہ توقع نہ تھی کہ یہ کتاب آپ پر نازل کی جائے گی یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے لہٰذا آپ ﷺ ہرگز کافروں کے مددگار نہ بنیئے۔آپ کی طرف اللہ تعالیٰ کی آیات نازل ہونے کے بعد آپ کو اس پر عمل کرنے سے ہرگز نہ روکیں۔آپ ﷺ انہیں اپنے رب کی طرف بلاتے رہیے اور شرک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس نے یہ قرآن تم پر فرض کر دیا ہے۔وہ آپ کو ایک

لوٹنے کی جگہ آپ کو لوٹانے والا ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہمیں قیامت کے دن انجام دینے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمار ہے ہیں کہہ دیجئے یعنی رسول ﷺ لوگوں کو بتا دیں۔ کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں کہ کون ہدایت لے کر آیا ہے اور کون واضح گمراہی میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ سے فرمار ہے ہیں کہ آپ کو یہ توقع نہیں تھی کہ آپ پر کتاب نازل کی جائے گی یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ آپ ﷺ کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے مددگار نہ بنئے۔ یہ لوگ آپ کو قرآن پر عمل کرنے سے روک نہ دیں آپ انہیں اپنے رب کی طرف بلایئے اور شرک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔

خواتین وحضرات!

اگر ہم قرآن پاک سے رک جاتے ہیں اور کسی اور کی بات پر عمل کرتے ہیں۔ تو یہ شرک ہوگا۔ کیونکہ ہم نے قرآن پاک کے مقابلے میں کسی اور کی اطاعت کی۔ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کسی اور اطاعت کی۔ تو یہ شرک ہوگا۔

جس طرح لوگ اپنے فرقے کی طرف یا رسول ﷺ کی طرف بلاتے ہیں۔ تو یہ شرک ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کا حکم ہے۔

یہ تین مثالیں تمام احادیث کی کتابوں کا سر قلم کرتی ہے۔

آئیں تین مثالوں میں غور کرتے ہیں جو ایک جیسی ہیں۔۔۔ قرآن پاک کے علم کی اطاعت نہ کرنے والے مشرک ہیں ظالم ہیں۔ اور کافر ہیں۔۔۔ قرآن پاک کے علم کی اطاعت نہ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ سے کوئی نہیں بچا سکتا۔۔

سورہ رعد۔ آیات 36 تا 37۔ پارہ 13۔

اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ آپ پر نازل ہونے والی کتاب سے خوش ہوتے ہیں اور بعض فرقے اس کی بعض باتوں کا انکار کرتے ہیں آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں اُسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے اور اگر آپ نے ان کی خواہشات کی اطاعت کی اس کے بعد جب آپ کے پاس علم آ گیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی ولی ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں گروہ بندی یعنی فرقہ بندی کرنے والے لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ قرآن پاک کی کچھ باتیں نہیں مانتے تو نبی ﷺ نے ان کو جواب دیا کہ مجھے تو صرف اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی میں کسی کو شریک نہ کروں۔ ان گروہ بندی کرنے والوں کی بات کو رد کر دیا گیا اگر ان کی بات مان لی جاتی تو یہ شرک ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو حکم بنا کر عربی زبان میں نازل کیا ہے اگر ہم نے قرآن پاک کے علم آنے کے بعد کسی اور کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ ہمارا کوئی ولی ہوگا اور نہ بچانے والا۔

خواتین وحضرات!

اطیعواللہ واطیعوالرسول کو سمجھنے کے لئے ان آیات کو بار بار پڑھیں ان گروہ بندی یعنی فرقہ بندی کرنے والے لوگوں کی اطاعت سے منع کیا گیا ہے ان کی اطاعت کرنا شرک ہے۔ یعنی ان فرقہ پرستوں کی اطاعت شرک ہے۔ صرف اور صرف قرآن پاک کی اطاعت کا حکم ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ملا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی غلامی کے ساتھ کسی اور کی غلامی ہمیں مشرک بناتی ہے۔ اگر ہم فرقوں کی اطاعت کرتے ہیں تو مشرک ہیں۔

آئیں اسی طرح کی ایک آیت اور دیکھتے ہیں سورہ البقرہ آیات 145 کا آخری حصہ اور 146 تا 147 پارہ نمبر 2 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور اگر تم نے اس علم کے بعد جو تمہارے پاس پہنچ چکا ہے ان کے خواہشات کی اطاعت کی۔ تو یقیناً تمہارا شمار ظالموں میں ہوگا۔ جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اسے اس طرح پہنچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہنچانتے ہیں مگر ان میں سے ایک گروہ جانتے بوجھتے سچ کو چھپا رہا ہے یہ (قرآن) تمہارے رب کی طرف سے سچ ہے لہٰذا تم اس کے متعلق ہرگز شک میں نہ رہنا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کے ساتھ کسی اور علم کی اطاعت ہمیں ظالم بناتی ہے یہ قرآن سچ ہے اور ہمیں اس کے متعلق ہرگز شک نہیں کرنا چاہئے۔ قرآن پاک کے علم کے بعد کسی علم کی اطاعت ہمیں ظالم بناتی ہے۔

خواتین وحضرات آئیں اسی طرح کی ایک اور آیت دیکھتے ہیں سورہ البقرہ آیت 120 تا 121 پارہ نمبر 1 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور آپ سے یہود اور نصاریٰ اس وقت تک راضی نہ ہونگے جب تک آپ ان کے ملت کی اطاعت نہ کرنے لگیں۔ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے اور اگر آپ نے علم آنے کے بعد ان کی خواہشات کی اطاعت کی۔ تو اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ مددگار۔ جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے۔ وہ اسے اس طرح پڑھتے ہیں جیسے کہ پڑھنے کا حق ہے وہ اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور جو اس سے کفر کرے۔ وہی اصل میں نقصان اٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کو خطاب کرنے کے بارے میں حکم دیتے ہیں۔ رسول ﷺ فرمار ہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے اور

اگر آپ نے علم آنے کے بعد لوگوں کے خواہشات کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ مددگار۔ جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اسے اس طرح پڑھتے ہیں جیسے کہ پڑھنے کا حق ہے وہ اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور جو اس سے کفر کرے۔ یعنی نافرمانی کرے یعنی فرقے بنالے۔ وہی اصل میں نقصان اٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ تین مثالیں دی گئی۔ پہلی مثال میں قرآن پاک کے علم کے ساتھ کسی اور کی اطاعت کرنے والے کو مشرک کہا گیا۔ دوسری مثال میں قرآن پاک کے علم کے ساتھ کسی اور کی اطاعت کرنے والے کو ظالم کہا گیا۔ تیسری مثال میں قرآن پاک کے علم کے ساتھ کسی اور کی اطاعت کرنے والے کو کافر کہا گیا۔

تمام لوگ جو قرآن پاک کے ساتھ کسی اور علم کی اطاعت کرتے ہیں۔ وہ مشرک ہیں ظالم ہیں اور کافر ہیں۔ سب کے نام رسول ﷺ کا پیغام ہے۔ رسول ﷺ فرمارہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے۔ یعنی کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی اصلی ہدایت ہے۔

جو اللہ تعالیٰ کے علم کو ہدایت سمجھتا ہے۔ یعنی قرآن پاک کے علم کو ہدایت سمجھتا ہے۔ وہ ایمان والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ہم نے ان تین مثالوں سے سیکھا۔ کہ قرآن پاک آنے کے بعد جو لوگ اپنے فرقے کی کتابوں کی اطاعت کریں گے۔ وہ مشرک ہیں۔ وہ ظالم ہیں۔ اور کافر ہیں۔

قرآن پاک کی تعلیمات کو اُن لوگوں نے سمجھ کر بدلا۔ جن سے رسول ﷺ کو توقع تھی۔ کہ وہ رسول ﷺ کے لیے ایمان والے بن جائیں گے۔۔۔۔۔

:سورہ البقرہ— آیت 75

عربی: أَفَتَطْمَعُونَ أَن يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِن بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ

اردو ترجمہ:

کیا آپ ﷺ یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ آپ کے لیے ایمان لے آئیں گے؟ حالانکہ ان میں ایک گروہ ایسا بھی تھا جو اللہ تعالیٰ کا کلام سنتا تھا، پھر اسے سمجھ لینے کے بعد جان بوجھ کر اس میں تحریف یعنی تبدیلی کر دیتا تھا۔ اور وہ جانتے تھے۔۔۔۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اُن لوگوں کا ذکر ہے۔ جو قرآن پاک کی آیات میں تبدیلی کرتے ہیں۔ ان آیات میں غور کریں تو پتہ چلے گا کہ یہ وہ لوگ تھے۔ جن سے رسول ﷺ اُمید رکھتے تھے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیات سننے کے بعد ان لے لیے یعنی رسول ﷺ کے لیے ایمان لے آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے کہ حالانکہ ان میں ایک ایسا گروہ بھی تھا۔ جو اللہ تعالیٰ کا کلام سنتا تھا، پھر اسے سمجھ لینے کے بعد جان بوجھ کر اس میں تحریف یعنی تبدیلی کر دیتا تھا۔ اور وہ جانتے تھے۔۔

رسول ﷺ کے لیے اللہ تعالیٰ کی اور اس انسان کی گواہی کافی ہے۔ جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہو۔

سورہ رعد آیت 43 پارہ 13

اور جو کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے رسول نہیں ہیں۔ آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ اور اُس کی گواہی کافی ہے۔ جس کے پاس کتاب یعنی قرآن پاک کا علم ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کی گواہی کے لیے اس انسان کا انتخاب کر رہے ہیں۔ جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔ رسول ﷺ کے زمانے میں ہر اُس انسان کو کافر کہا جائے گا۔ جو مختلف فرقوں پر تھے۔ ان تمام لوگوں میں سے صرف اُس انسان کی گواہی کو منتخب کیا گیا ہے جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہے

گواہی کا یہ معیار قیامت تک کے لیے ہے۔ اس آیت میں رسول ﷺ کا خطاب قیامت تک آنیوالوں کے نام ہے۔ جو رسول ﷺ کو بطور رسول قبول نہیں کرتے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ میرے لیے اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ اور اُس انسان کی گواہی کافی ہے۔ جس کے پاس کتاب یعنی قرآن پاک کا علم ہے۔

قرآن پاک سے روکنے والے لوگ جو رسول ﷺ کے لیے قسمیں کھاتے اور گواہیاں دیتے ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے جھوٹا

کہا۔منافق کہا اور ایمان لانے کے بعد کفر کرنے والا کہا۔اور فرمایا کہ ان کے کام بہت برے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے۔اب وہ کچھ نہیں سمجھتے۔

سورہ منافقون آیات 1 تا 3 پارہ 28

جب آپ ﷺ کے پاس منافق آتے ہیں۔تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں۔کہ آپؐ بے شک اللہ تعالی کے رسول ہیں۔اور بیشک اللہ تعالی علم رکھتا ہے۔کہ بیشک آپ ﷺ اللہ تعالی کے رسول ہیں۔اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں۔کہ بیشک یہ منافق جھوٹے ہیں۔انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔اس طرح اللہ تعالی کے راستے یعنی قرآن پاک سے لوگوں کو روکتے ہیں۔بلاشبہ ان کے یہ کام بہت برے ہیں جو وہ کرتے ہیں۔یہ اس لیے کہ یہ لوگ ایمان لائے اور پھر کافر ہو گئے۔تو اللہ تعالی نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی اب وہ کچھ نہیں سمجھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک سے روکنے والے اور رسولؐ کے لیے گواہیاں دینے والوں کو اللہ تعالی نے منافق کہا ہے۔کیونکہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے۔یعنی انہوں نے پہلے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی۔مگر بعد میں کافر ہو گئے۔یعنی فرقے بنا لیے اور قرآن پاک سے روکنے لگے۔یعنی ایمان لانے کے بعد کفر کر لیا۔اللہ تعالی نے ایسے لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دی۔اب انہیں کچھ بھی سمجھ نہیں آتی۔ان آیات میں قیامت تک آنے والے منافقوں کی شکل دکھائی گئی ہے۔جو رسول ﷺ کے لیے تو گواہیاں دیں گے اور قرآن پاک سے روکنے والے ہوں گے۔

خواتین حضرات

میں نے اپنی کتاب آپ کے سامنے رکھ دی ہے۔فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کا حکم ماننا ہے۔یا اپنے اماموں کی اطاعت کر کے کافر ظالم فاسق بننا ہے۔

5) سورہ المائدہ — آیت 44

وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا ؟ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ

اردو ترجمہ:

اور میری آیات کو تھوڑی قیمت کے بدلے نہ بیچو، اور جو اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کرے وہی کافر ہیں۔

خواتین حضرات

جن اماموں نے اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر ہمارے دین کو بدلا یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا۔کہ فرقے نہیں بنانے اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑنا ہے۔۔تو جو لوگ اپنے فرقے کی خاطر تہتر فرقوں والی حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے فرقہ بنا لیتے ہیں، اس طرح اللہ تعالیٰ کی آیت کو بیچ کر لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روک دیتے ہیں۔۔۔یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ نہیں کیا۔لہذا وہ کافر ہیں۔

6) سورہ المائدہ — آیت 45

وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

اردو ترجمہ

اور جو اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کرے، وہی ظالم ہیں۔

خواتین حضرات

جن اماموں نے اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر ہمارے دین کو بدلا یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا۔کہ فرقے نہیں بنانے اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑنا ہے۔۔تو جو لوگ اپنے فرقے کی خاطر تہتر فرقوں والی حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے فرقہ بنا لیتے ہیں، اس طرح قرآن پاک سے روک دیتے ہیں۔۔۔یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ نہیں کیا۔لہذا وہ تمام امام ظالم ہیں۔

7) سورہ المائدہ — آیت 47

عربی متن:

وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

اردو ترجمہ:

اور جو اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کرے، وہی فاسق ہیں۔

خواتین حضرات

جن اماموں نے اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر ہمارے دین کو بدلا یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا۔ کہ فرقے نہیں بنانے اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑنا ہے۔۔ تو جو لوگ اپنے فرقے کی خاطر تہتر فرقوں والی حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے فرقہ بنا لیتے ہیں، اس طرح قرآن پاک سے روک دیتے ہیں۔۔۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ نہیں کیا۔ لہذا وہ فاسق ہیں۔